SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday May 26, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning with Mr. Acting Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یاایھاالذین امنو انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس
من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون انما یریدالشیطن ان
یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر و یصدکم عن
ذکراللہ و عن الصلوۃ فھل انتم منتھون۔

ترجمہ ، اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (یہ سب) ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں سو ان سے بچے رہنا تاکہ نجات پاؤ۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہاری آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوا دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو تم کو (ان کاموں سے) باز رہنا چاہیئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔جزاک اللہ۔جناب آفتاب احمد شیخ صاحبon point oforder۔

آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ ایک motion کی طرف دلاناچاہتا

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday May 26, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning with Mr. Acting Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یاایھاالذین امنو انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس
من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون انما یریدالشیطن ان
یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر و یصدکم عن
ذکراللہ و عن الصلوۃ فھل انتم منتھون۔

ترجمہ ، اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (یہ سب) ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں سو ان سے بچے رہنا تاکہ نجات پاؤ۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہاری آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوا دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو تم کو (ان کاموں سے) باز رہنا چاہیئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جزاک اللہ۔ جناب آفتاب احمد شیخ صاحب on point of order۔

آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ ایک motion کی طرف دلاناچاہتا

ہوں، جس پر میرے دستخط ہیں، پروفیسر خورشید کے دستخط ہیں، حافظ حسین احمد صاحب، سینیٹر اشتیاق اظہر صاحب، راجہ ظفرالحق کے بھی sign ہیں، اجمل خٹک صاحب کے بھی sign ہیں اور سینیٹر نسرین جلیل کے بھی sign ہیں۔ ساتھ movers ہیں اس motion کے۔ اور یہ motion ۱۸ تاریخ کو دیا گیا تھا ۱۹ کو ہم حاضر ہوئے آپ کے پاس چیمبر میں۔ یہ adjournment motion ہے اس کو take up کیا جائے۔ اس کا تعلق سندھ میں clean up operation سے ہے۔ اس کی further continuance سے ہے، اس کی variety سے ہے، اس کی desirability سے ہے۔ اور اس پر جو اخراجات ہو رہے ہیں، اس سے ہے۔ یہ بڑا urgent معاملہ تھا کیونکہ Army commit کی گئی ہے سندھ کے اندر اور بارڈر کی situation جو ہے وہ خراب ہے تو ہم یہ چاہتے تھے کہ اس بات پر سیرحاصل بحث ہو کہ آیا یہ desirable ہے کہ نہیں کہ Army further وہاں commit کی جائے۔ اور border situation انڈیا نے جو create کر رکھی ہے اس کے حوالے سے اور پھر اخراجات جو اس پر ہو رہے ہیں اس کے حوالے سے۔ اس motion کا جناب چیئرمین اب تک کوئی پتہ نہیں ہے کہ کیا ہوا حالانکہ آپ نے فرمایا تھا کہ urgent ہے اور اس کو out of turn لے لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی۔

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: As it is being discussed, it is all embarrassing, for all these aspects in these motions are covered in that. As far as the defence is concerned, I think, the Government and the Army is fully aware of its responsibility and there will be no compromise on that as far as those issues are concerned. So, he should not worry about the defence. All aspects are being discussed in the over- all motion on Sindh. So, I do not see why other red handed should now be let loose, I mean let do Sir, this time.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh : Sir, the Minister of Interior has not been asked, I am just putting a question with respect to the Chairman.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شیخ صاحب چیک کر لیتے ہیں اگر تھا تو میں دیکھ لوں گا پھر بات کرلیں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین! آج سیشن کی آخری تاریخ ہے

جناب قائم مقام چیئرمین۔ دیکھ لیتے ہیں چیک کر لیتے ہیں۔ جناب ڈاکٹر محمد ریحان on point of order۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا! آج آپ نے بھی اور اس معزز ایوان کے تمام ممبران صاحبان نے بھی یہ تشویش ناک خبر پڑھی ہو گی کہ ملک کے دارالخلافہ میں پانی کابڑا سنگین مسئلہ درپیش ہے یہ جناب سرکاری ذمہ دار افسران کی طرف سے رپورٹ ہے کہ اسمبلی ڈیم میں صرف دو تین فٹ تک پانی رہ گیا ہے اور اگر یہی سلسلہ چلتا رہا تومیرے خیال میں اگلے دو تین دنوں میں شاید بہت زیادہ مسئلہ ہو گا اور پانی کی سپلائی رک جائے گی۔ جناب والا ٹھیک ہے ہم دعا بھی کریں گے کہ اللہ تعالیٰ باران رحمت سے ہمیں نوازیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ انسانی عقل اور انسانی سوچ کے ساتھ لوگ منصوبہ بندی بھی کرتے ہیں جناب والا اگر خدانخواستہ ایسی صورتحال چل پڑی تو یہ ہمارے ملک کا دارالخلافہ ہے یہاں پر فارن مشنز ہیں اور ڈپلومیٹس ہیں یہ دارالخلافہ ہے تو ایک بڑی سنگین صورتحال پیدا ہو گی۔ تو جناب ہنگامی صورتحال کا اعلان ہو نا چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ جو پانی کی سپلائی ہے اس کی راشن بندی ہونی چاہئیے۔ یہ موٹروں کی صفائی یہ اپنے لان کو پانی دینا۔ یہ جو اس قسم کی فضول خرچیاں یا شہ خرچیاں ہیں ان پر پابندی ہونی چاہئیے اور حکومت کو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہئیے۔ جناب والا انسان کے جسم میں ستر فیصد پانی ہے اور پانی کے بغیر زندگی بالکل محال ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ کس سے شکایت فرما رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ سے۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے جی۔ حکومت کو اپنی ذمہ داری کو محسوس کرنا چاہئیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ ہمیں باران رحمت سے نوازے تا کہ بارش ہو اور ہمارا پانی بڑھ جائے۔ جی جناب چوہدری صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! کل حکومت نے یہاں ensure کرایا تھا کہ آج کے سوالات جو ہیں ان کو آئندہ کے لئے defer کر دیا جائے گا۔ لیکن بڑے افسوس کے بات ہے کہ آج تمام سوالات ٹیبل کر دیئے گئے ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں میں اس کا موشن move کر رہا ہوں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ نہیں موشن کی نہیں بات۔ جو بات کی جاتی ہے اس کا جواب دیا کریں۔ بات یہ تھی کہ کل آپ نے ہاؤس میں یہ کہا تھا کہ جو سوالات آج کے لئے ہیں وہ کل lay نہیں کئے جائیں گے بلکہ defer کر دیئے جائیں گے۔ لیکن ان کو ٹیبل کرنے کے بعد defer کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جناب اب -----

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں ہو جائے گا جی۔

جناب چوہدری شجاعت حسین۔ اب کیسے ہو سکتا ہے جی اب یہ تو ٹیبل ہو گئے ہیں deferتو نہیں ہو سکتے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں جی میں نے کل خود کہا تھا تمام ہاؤس کو کہا تھا کہ deferہو گا تو یہ ٹیبل پر نہیں آئیں گے۔ (سٹاف سے مخاطب ہو کر) ان کو اٹھا لیں آپ لوگ۔ ان کو اٹھا لیتے ہیں تاریخ تبدیل کر دیں گے۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے جی جب وعدہ کیا گیا تھاکہ defer کیا جائے گے اور defer ہونے چاہیں تو یہ واقعی غلطی ہے ان کو ٹیبل نہیں ہونا چاہئیے تھا۔ یہ تو میرا وعدہ تھا آپ سے۔ جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

Syed Iqbal Haider: Sir, May I move a motion Sir, regarding deferment of the questions and the suspension of the Question Hour. I move that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, that the requirement of Rule 38 of the said rules regarding Question Hour be dispensed with and all questions which are laid on the table be withdrawn forthwith and be deferred to next sitting.

Mr. Acting Chairman: It has been moved under Rule 236 of the

Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988 that the requirement of Rule 38 of the said Rule regarding questions be dispensed with. It was yesterday decided unanimously with the consent of both the sides, that there would be no Question Hour and questions would be deferred.

یہ سب فیصلہ ہو چکا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو اس پر پابند ہونا چاہیئے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ یہ آپ کا proposal تھا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔نہیں یہ تو میری request تھی A proposal was put up۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Now the House has rejected.

Mr. Acting Chairman: One thing proposal was put to the House in the evening yesterday, it was put by me and unanimously agreed...... This, I think would not create a good atmosphere. I would request Raja Sahib that he should say something about this.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: The motion is put to the House, and then it is the House to decide. Most of the things are decided by consensus. Consensus. Yesterday, consensus today, consensus tomorrow. It has to be decided by the sense of the House.

Syed Iqbal Haider: That was the mistake of the Secretariat, Sir, and it does happen that some time they are working till late at night and such a grave loss has been caused by the mere fact of distribution. All the questions have been withdrawn from the tables so the wrong has been rectified.

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ میں اخلاقاً اسے ایک زیادتی سمجھوں گا اگر میں اپنی کل والی بات سے انحراف کروں ۔ میں نے کل جو کچھ گزارش کی تھی ۔ گو کہ اس صورت میں نہیں تھی مگر وہ ہاؤس کا سنس لیا گیا تھا ۔ ہاؤس سے گزارش کی گئی تھی ۔ ہاؤس ہی نے

فیصلہ کیا تھا کہ ہم کل وقفہ سوالات Legislation کے لئے استعمال کریں گے۔

It was genteman's promise from both the sides and, of course, rather put by me to the House. This suggestion was put by me to the House

آپ اس میں دیکھ لیجیے مزید ۔

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Mr. Chairman, if you take it as a personal embarrassment we agree with you.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much.

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: Mr Chairman, yesterday I was also caused an embarrassment when I had to get up and speak against my colleague. The fact is that they were very happy at that point of time. Today, I do not know why he is so snudge about withdrawing his own commitment of last night. Always there is a explanation which is required.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Sir, if the Interior Minister is bent upon polluting the atmosphere after the decision has been made, well he is most welcome

(Interruption)

جناب قائم مقام چیئرمین: مجھ کو دوبارہ put کرنے دیں تاکہ ہم تمام چیز کو in order کرلیں۔ میں اپنی جو گزارش ہے اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے دوبارہ عرض کروں گا۔

It has been moved under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, that the requirement of Rule 38 of the said Rules regarding Question Hour be dispensed with.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Now, thank you very much both the sides.

LEAVE OF ABSENCE

جناب قائم مقام چیئرمین۔ رخصت کی درخواستیں ہیں میں عرض کر دیتا ہوں۔

جناب ساجد میر صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۲۴ مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ سردار محمد یعقوب ناصر صاحب ذاتی وجوہات کی بناء پر مورخہ ۱۲ تا ۱۹ مئی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے ۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شیخ ظریف خان مندوخیل صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۱۲ مئی تا حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب فتح محمد خان صاحب نے ذاتی مصروفیا ت کی بناء پر ۲۴ مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کی تھی ۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب عبدالستار خان نیازی صاحب نے بھی ایک پرچہ بھجوایا ہے ۔ فرماتے ہیں کہ مجھے کئی ماہ سے موہرے اور کمر کی تکلیف لاحق ہے آج تکلیف مزید بڑھ گئی ہے ۔ اپنے معالج سے رابطہ کیا ہے۔ اس وجہ سے سیشن میں شریک نہ ہو سکا ۔ برائے مہربانی میری اس غیر حاضری کو مستثنیٰ قرار فرمایا جائے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی ۔ میں کل علالت کی بناء پر حاضر نہیں تھا ۔ مہران بنک کے متعلق میں بھی کچھ معروضات پیش کروں گا ۔ آپ کی اجازت سے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ جب discussion شام کے سیشن میں ہو گی یا جب بھی ہو گی ۔ ابھی تو نہیں ہو سکتی ۔ جی جناب آفتاب شیخ صاحب ۔ Privilege Motions لیتے ہیں ۔ جناب آفتاب شیخ صاحب اور محترمہ نسرین جلیل صاحبہ ۔

PRIVILEGE MOTIONS

RE: ALLEGED FALSE CASES AGAINST THE SENATORS OF M.Q.M (HAQ PARSAT GROUP)

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, base'd on my political beliefs and perceptions which is directly in conflict with the Government in power in Sindh and in the Centre, a consistent pattern of persecution has started against me, my party (Haq parast) and the activists belonging to this group. The persecution has resulted into fabricated and false cases/multitude of open FIRs to fit anyone anytime in these FIRs, arrests without warrants of MQM workers (Haq Parast group) their parents/relations/elders/guests, merciless beating and untold torture at the hands of FIT, Police, Rangers/Army and Haqiqi activists with PPP supporters (activists). A number of cases have been fabricated against the undersigned in Karachi Police Stations/Hyderabad Police Stations. These are absolutely false, bogus, concocted and have been lodged to terrorize and deter us from demanding our and legitmate land constitutional rights in a democratic system. The privilege of the undersigned as Senator has been flagrantly breached on account of these false and fabricated FIRs/cases. Request is therefore made

that full particulars of these cases, names of the *thanas* whether challaned or not warrants issued or not, the courts where these are pending, the penal law applied/pressed into service, may kindly be inquired and found out to pin down the Provincial Government from arresting me in any after-thought cases, and there after the House may take proper steps to repair/redeem the loss of the privilege. At present I am in Jail in false cases pending before Special Court No 1, Karachi. I don't know in how many cases, I have been arrested and what further false cases are in store for me to keep me detained. My privilege as a member has seriously been breached. The House may proceed accordingly.

Maj.Gen.(Retd.) Naseerullah Khan Babar: I oppose it.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نسرین جلیل صاحبہ آپ کی بھی privilege motion ہے۔ پڑھ دیں۔

Mrs.Nasreen Jalil: I am a Senator of Haq Parast Group from Sindh. Based on my political beliefs and perceptions, the Government of Sindh being in disagreement with my political views and demands, constitutional and democratic in nature has started persecution involving me in false fabricated and concocted cases which are now registered in the different *thanas* of Karachi. Besides these cases there are scores of open FIRs where in workers, activists and persons holding similar political beliefs are being falsely involved. There have been persistent raids and every inmate of the house, elders, parents, guests, persons not required in any FIRs have been arrested. The Police, FIT and other law enforcement agencies, Haqiqi and PPP terrorists have let loose a reign of terror, murder and indiscriminate killings. Every voice of dissent and protest has been met with involvement of the person in false cases. It is not known as to in

how many *thanas* these cases have been registered against me, but all these cases against me are bogus, motivated and false. My privilege as a Senator has been breached. I request you to call for the entire details from the Provincial Government of Sindh regarding the number of cases pending against me, names of *thanas* sections applied, whether challaned or still under investigation, names of the courts, so that the Provincial Government may not be able to concoct any further cases against me. I am now in Jail custody from 25th April, 1994, in one such case, and rest of the details of these false cases are not known to me.

This matter may kindly be placed before the House for immediate proper action.

جناب قائم مقام چیئرمین - جنرل صاحب یہ تینوں حضرات کا privilege motion ہے---

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: Sir, we have already opposed it.

جناب قائم مقام چیئرمین- آفتاب شیخ صاحب آپ کچھ فرمائیں گے-

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: The persistent stand of the Government of Sindh and the Central Government is that the people have been involved in these cases or in other cases, they should face those cases in the courts. This is what the Government have been saying at the top of their voice. My submission is, sir, that it is true that for vindicating the position and honour of a person, he should approach the court of law for getting all these cases settled. But if these cases are examined, you will find, sir, that there are pet *Musheers*, there are Police witnesses, there is no man available of the locality who has to come and give evidence against we three Senators.

These are all Police concocted cases sir, you have remained a very

high ranking officer of Police. You know how the cases are concocted? So, sir, my humble submission is that a bare look ...

(interruption)

Mr Acting Chairman: He is also involving me.

(interruption)

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, you are also aware that the Police uses a method of taking out the cases, treating them as B class, C class and A class after examining the evidence, which is available, whether the cases should go to a court, should be challaned or not. My only humble submission is, sir, that in these particular cases the question of privilege is this that the evidence should be sorted out in a real case against us. If there is a real case to go to the court we are prepared to face. But if they are all concocted with the help of Police Musheer, court-birds ...

(interruption)

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Yes, I got the list. Because that list has been supplied here in Islamabad.

Mr. Acting Chairman: You are saying that there are sufficient cases against you.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I will just submit. When I moved this motion, we did not know the number of cases pending against us. But when we came to Islamabad we came to know that 16 cases have been registered against me, 8 cases have been registered against Senator Nasreen Jalil and 15 cases have been registered against Senator Ishtiaq Azhar..

(interruption)

Mr Aftab Ahmed Sheikh: Now, my submission is that in all these cases I am in jail and am burning buses, I don't know, I am meeting the President of Pakistan in Islamabad. Official record is available and I have been shown to have burnt a bus in Hyderabad. This is how the cases have been concocted and lodged against me. So, what I am submitting, I am not unreasonable, I don't want to be unreasonable, case is a case. It must go to a court. My apprehension, Mr. Chairman, is that they have changed all the Judges of the Civil Courts and the Session Courts. The nominees now are the appointees of the Government which is on that side governing the Centre and the Provinces. I am only submitting that if there is evidence levelled against us please rope us in cases. But as the entire matter shows there is nothing, there is absolutely nothing, then there is no question and that is where I am assertive that false cases are pending and the privilege of the Senators has been breached.

Now Sir, they will say that some of these cases are still under investigation because I have the list which shows that in 10 cases I am still under investigation and the rest of the six cases are now pending in various courts. Thus examination, the evidence available to connect us with these cases, if there is none, non- believable, no cogent, no plausible evidence is available, unless there is a case of interference, but if an evidence which is plausible, believable, independent evidecne is available, witness of the locality is available, sir, we are prepared to go to the court happily.

Mr Acting Chairman: Mohtarma Nasreen Jalil Sahiba.

Mrs. Nasreen Jalil: Sir, I have another privilege motion here. May

I read it out. I think it is related

Mr. Acting Chairman: There is no other privilege motion on the Order of the Day today.

مسز نسرین جلیل۔ جی میری درخواست ہے کہ اس کو adopt کیا جائے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔وہ تو ہے ناں۔ آپ نے پڑھ لیا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ہاں وہ پڑھ لیا ہے جی۔

مسز نسرین جلیل۔ لیکن وزیر داخلہ نے کہا تھا کہ ۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔جی منسٹر صاحب ہیں اور آپ بولیں۔

مسز نسرین جلیل۔ جناب میں نے اپنا پریولج موشن پڑھا تھا میرا خیال ہے کہ اس سے آپ کو اندازہ ہوا ہو گا کہ ہمیں false cases میں involve کیا گیا ہے۔ یہ سارے cases fabricated ہیں۔ اور اس سلسلےمیں بحث ہونی چاہیے اور ہمارے پریولج کو protect کیا جانا چاہیئے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب سید اشتیاق اظہر صاحب۔

سید اشتیاق اظہر۔جناب چیئرمین صاحب۔ ہم سب کے خلاف سب جھوٹے مقدمات ہیں۔ اور میری درخواست یہ ہے کہ اس کو پریولج کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب جنرل صاحب۔

Gen (Retd.) Naseerullah Khan Babar: No breach of privilege is involved because these are normal criminal cases and the fact that law will take its own course. They can go to the courts. They have a priority court in certain cases and in other cases some are under investigation and in others they have not even borthered themselves to go to the court and the courts in this

country I mean , we have seen in this very Government whether it was Murtaza Bhutto or any other individual, we have not allowed him to get away from the course of law. He is also held to appear in the court of law to fight his own battle over there. So, I mean we will be even handed; this is what I can promise that we will be even handed, there will no prejudice against them and there will be no excesses or breach of privilege and this does not constitute a breach of privilege because they cannot be certain and claim in which there can be a breach of privilege.

Syed Iqbal Haider: There is no question of victimization , Sir, if I may be allowed to say. There is no question of any kind of victimization and there is no question of making a case against any individual on the basis of their political affiliation or prejudice and let me assure you Mr Chairman, that we had such respect for the honourable Senators that , though cases were there but we did not try to harrass them or arrest them just because of the fact that they may not say that the political opponents are being victimized. It is a irrefutable fact, Mr. Chairman, that though cases were there but the respect to the ellected members and to keep the political atmosphere cool, we preferred not to arrest them. We preferred not to arrest them so that the atmosphere of negotiations and atmosphere of reconciliation succeed they had volunteered to court arrest Sir, it was their own will to go into the prison. We did not arrest them at all. They came forward so the question of victimization and *mala fide* or ulterior motive does not arise. God forbid, if we had any such ill will or *mala fide* motive we would have, in the first opportunity arrested them and taken them away So , the second occasion was that they wanted to appear and attend these proceedings The Government did not make a single day's delay and though in

the past our prisoners were produced after one year, one and a half year but after one week honourable Senators were presented here.

So, technically sir, Rule 60 is clear. Rule 60 provides four kinds of privileges. That not more than one question shall be raised. Another is that the question shall relate to a specific matter and shall be raised at the earliest, the matter shall be such as requires the intervention of the Senate and the question shall not refle ct on personal conduct of the Rule ...... There is no privilege under any law against arrest or trial of any member. There is only one privilege in case of detention, that ten days before the summoning of the House and ten days after, a member enjoy the protection of the law. I have all the respect and sympathy with the honourable members. If they are sure that those cases are frivolous and baseless, it will be very easy for them to apply for quashment of the proceeding. There is a specific procedure in law provided and God forbid, first of all, all the court are independent, they can go to the High Court, they can go to the Supreme Court and they can rest assure that there will be no interference with the independence of the judiciary at any level and that is the pride that we take that the judiciary is completely independent at all levels. They have nothing to worry about. In those cases, it will be more honourable for them, Mr. Chairman, to get an acquittal through a court of law. And this honourable Senate can not investigate into the vires and the validity of the charges as the proceedings are pending in a court of law. If they are right then they will be released and I will be happy .....

جناب قائم مقام چیئرمین - اقبال حیدر صاحب نے جو statement دیا میں سمجھتا ہوں وہ کافی ہے۔ جی شیخ صاحب ارشاد فرمائیں۔

Mr Aftab Ahmad Sheikh: Two points, Sir. It has been said that the Senate is not an institution to investigate the cases. I have told you Sir, that two categories of cases, one relating those of the Challans, those which are now under investigation.

Mr. Acting Chairman: How can you say, at this stage that the cases are false. How could you say at this stage?

Mr Aftab Ahmad Sheikh : Sir, kindly permit me to submit that those cases which are under investigation........., the assurance that we want from my brothers who said, that the privilege that we claim is that cases should not be cooked up.

Mr. Acting Chairman: He has very categorically spoken. He has spoken..

Syed Iqbal Haider: That assurance I can give that there will be no..

Mr. Aftab Ahmad Sheikh: That is the assurance that we want that which is the case made out against her. Well, it is in good but don't take up cases against her. Don't find out false charges.

Mr. Acting Chairman: The cases which have been challaned against you people, you see, those are in the court. The cases which are still pending with the Police under investigation, well, the honourbale Minister is saying.....

Syed Iqbal Haider: I can make one more offer, Sir, to facilitate my honourable member, after all they are members of the Senate that they can name all those cases which they feel, are cooked up. I will personally call for the

investigation. I will personally see that if there is no evidence, then those cases has to be dropped.

ADJOURNMENT MOTIONS

Mr. Acting Chairman: Not pressed. Thank you very much. Now we come to the adjournement motions No.25.

مسز نسرین جلیل۔جناب چیئرمین میرا دوسرا privilege motion بھی تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔دوسرا تو کوئی بھی نہیں آیا۔

مسز نسرین جلیل - وہ اسی سے متعلق تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین- ویسے بھی قواعد کے تحت ایک ممبر کا ایک دن میں ایک ہی موشن آتا ہے ۲ نہیں آسکتے جی تحریک التواء نمبر ۲۵

حافظ حسین احمد- جناب چیئرمین! میری ایک تحریک استحقاق تھی۔

قائم مقام چیئرمین- کب دی تھی آپ نے جی؟

حافظ حسین احمد-یہ تو ۱۸ سے پہلے دی تھی- جی سرگودھا میں ایک شہرہ آفاق ڈاکہ اور رہزنی کے متعلق تھا- صدر صاحب نے اس کو معاف کیا اگرچہ آئینی طور پر صدر پاکستان کو اختیار بھی نہیں ہے - مگر شرعی قوانین کو انہوں نے stay دے دیا ہے جی چیف سیکرٹری نے۔

جناب قائم مقام چیئرمین- آپ کی جو تحریک ہے وہ زیر غور ہے دیکھ لیتے ہیں - حافظ صاحب یہ انگریزی میں ہے شاید آپ نے پڑھا نہیں یہ disallow کیا ہے جی -

حافظ حسین احمد- یہی تو جناب میں پوچھتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین- اس کا فیصلہ رولز کے مطابق ہو چکا ہے - آپ چیمبر میں تشریف لائیں وہاں بات کر لیں گے -

حافظ حسین احمد- جناب والا! یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے - آپ مجھے پڑھنے دیں - صدر پاکستان

کو آئین کے تحت اختیار نہیں ہے کہ وہ شرعی قوانین کے تحت دی گئی سزاؤں کو معاف کرے ۔

Syed Iqbal Haider: This cannot be raised here. This is a gross violation of the decision of the Chair.

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین صاحب ! یہاں ہر ہم قانون سازی کرتے ہیں ۔ آئین میں واضح طور پر موجود ہے کہ قرآن و سنت کے خلاف ہم کوئی قانون سازی نہیں کر سکتے ۔ ایوان بالا نہیں کر سکتا ، قومی اسمبلی نہیں کر سکتی ۔ لیکن یہاں سرگودھا میں ڈاکہ زنی ہوئی تھی اور اس میں شرعی عدالت نے فیصلہ دیا تھا میرے پاس اس کا پورا کیس ہے ---

(مداخلت)

حافظ حسین احمد ۔ چیف سیکریٹری پنجاب نے اسے stay order دے دیا ہے ۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے ---

Mr. Acting Chairman: I think, it is only for the consumption of the Press.

حافظ حسین احمد ۔ جناب ! میں اس پر احتجاج کرتا ہوں اور اگر یہ ایوان بھی آئین کی دفعات کا تحفظ نہیں کر سکتا تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ ہم صرف اس لئے یہاں بیٹھے ہیں کہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں یا آئینی طور پر اس کا ہمیں حق حاصل نہیں۔ اگر میں یہ ثابت نہ کر سکا تو آپ اسے مسترد کر سکتے ہیں ۔ لیکن میں یہ گزارش کروں گا کہ صدر پاکستان کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ کسی بھی شرعی حد کو ، قانون کو ، تعزیر کو معاف کر سکے ۔ جناب ہم یہاں چھوٹی سی بات کر دیتے ہیں تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ توہین عدالت ہوتی ہے وہاں پر اگر ایف آئی آر کٹتی ہے ، چالان پیش ہوتا ہے اس کے بعد سیشن کورٹ میں جاتا ہے ، ہائیکورٹ میں جاتا ہے ، سپریم کورٹ میں جاتا ہے ، شرعی عدالت تک پہنچتے ہیں اور کوئی بھی صدر صاحب اسے اٹھا کر معاف کر دیں تو یہ آئین اور عدالتوں کی توہین نہیں ہے ؟ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ تحریک استحقاق بنتی ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ جناب! آپ نے بول لیا -----

حافظ حسین احمد ۔ جناب! اگر ہمیں تحریک پیش کرنے کی اجازت نہیں تو ہمارا یہاں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں لہذا میں واک آوٹ کرتا ہوں۔

(حافظ حسین احمد واک آؤٹ کر گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ قانون کے تحت ہم نے اس کو reject کیا ہے ۔ آپ چیمبر میں تشریف لائیں آپ سے بات کی جا سکتی ہے ۔ اگلی آئٹم تحریک التوا نمبر ۲۵ ہے ' ڈاکٹر محمد ریحان۔

i) RE: ALLEGED EMBEZZLEMENT OF FOOD STAMPS WORTH THOUSANDS OF RUPEES IN A POST OFFICE

Dr . Muhammad Rehan: Sir , I beg to move that the daily "Mashriq", Peshawar has reported in its issue of 27th March , 1994, that food stamp worth thousand of rupees have been embezzled by the staff of Post Office "Chokara" District Karak, of Frontier Province.

The matter is of grave concern for the citizens of Pakistan, concerns the Federal Government and is of recent occurence Sir, in the light of this statement , I beg leave of this honourable House to adjourn and take up for discussion this important issue. Thank you Sir.

Syed Iqbal Haider: Opposed.

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا! سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یہ خبر سرکاری اخبار میں چھپی ہے جو مقبوضہ پریس کا ایک حصہ ہے ۔ عام لوگ اس "مشرق" اخبار کو سرکاری گزٹ کہتے ہیں اس میں کوئی ایسی بات نہیں چھپ ہی نہیں سکتی جو حکومت کے مفاد کے خلاف ہو۔ تو "مشرق" نے جو کچھ چھاپا ہے وہ حقیقت ہی ہوگی ۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں جس میں حکومت کی پوزیشن خراب ہو ۔ اس بنا پر میں سمجھتا ہوں کہ جو الزامات لگائے گئے ہیں وہ بالکل حقیقت ہیں ۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ یہ بیت المال کے فوڈ سٹیمپس ہیں یہ سابق وزیر اعظم نے

بیواؤں ۔ یتیموں ۔ ناداروں ۔ فقیروں اور دوسرے جو غریب لوگ ہیں ان پر رحم کرکے ان کے مفاد میں ایک نہایت اچھا کارنامہ کیا انہوں نے بیت المال فنڈ قائم کیا تاکہ نادار لوگ اپنی ضروریات زندگی پوری کرنے کے لئے کچھ سہولت حاصل کر سکیں اور ان کو مدد پہنچے ۔ موجودہ وقت میں جس طرح یہ اخبار میں چھپ چکا ہے اس کو embezzle کیا گیا ہے اور وہ نیک مشن جس کے لئے یہ قائم کیا گیا تھا لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی بجائے انھیں نقصان پہنچایا جا رہا ہے ۔ جناب والا! اس میں با قاعدہ لوگوں نے تحریری بیانات دئیے ہیں کہ وہاں کا جو پوسٹ ماسٹر ہے اس نے کوئی گڑ بڑ کر کے ایک گاؤں کو اپنے ڈاکخانہ چوکارہ میں شامل کیا اور اب جب لوگ اس کے پاس جاتے ہیں تو وہ مکمل طور پر انکاری ہے کہ اس کے پاس کوئی food stamps جیسی چیز ہے ۔ جناب اس سارے واقعہ کی روشنی میں میں یہ کہوں گا حکومت کو چاہئیے کہ یہ جو اچھی سکیم ہے اس کو چلنا چاہیے تا کہ لوگ اس سے مستفید ہوں اور پاکستان کا نادار طبقہ اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس کو admit کیا جائے تاکہ اس پر discussion ہو جائے اور اگر اس میں کچھ خرابیاں اور بے قاعدگیاں ہیں تو ان کی درستگی ہو سکے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب آپ کے پاس embezzlement کا کوئی ثبوت ہے؟

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب یہ خبر ایک سرکاری اخبار میں چھپی ہے اور لوگوں نے اپنے نام بھی دیئے ہوئے ہیں اس طرح اس کی investigation بھی ہو سکتی ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب میری گزارش یہ ہے کہ کیا یہ بتا سکتے ہیں food stamps کب issue ہوئے ؟ ان کو یہ بھی نہیں پتہ کہ اس دفعہ رمضان المبارک میں یہ food stamps استعمال نہیں ہوتے ہیں اور نہ ہی اس کا کوئی فنڈ تھا ۔ یہ گزشتہ حکومت کے دوران ایک دفعہ دیئے گئے تھے اور اگر اس میں کوئی خورد برد ہے تو ان کو پتہ ہو گا ۔ Sir, it is not a matter of recent occurrence یہ ۱۹۹۲ کے رمضان المبارک کی بات کرتے ہیں اسوقت یہ food stamps دیئے گئے تھے اور یہ صورتحال ایسی تھی کہ تقسیم بھی اسی وقت ہوئے اور اس کے بعد جب ہماری حکومت آئی تو اس کے لئے کوئی فنڈ نہیں دیا گیا اور نہ ہی کوئی فوڈ سٹیمپ دی گئی ہے ۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا! میں آپ کی وساطت سے وزیر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہوں کہ یہ خبر ۲۷ مارچ ۱۹۹۴ میں چھپی ہے لیکن وہ پچھلے سال کی بات کرتے ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ پچھلے ماہ کی بات کر رہے ہیں یا پچھلے سال کی بات کر رہے ہیں؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اسی لئے جناب والا! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک چیز پڑھتے ہیں تو دوسری چیز پڑھتے ہی نہیں ہیں۔ اس "مشرق" کو اگر آپ پڑھیں تو اس میں ۲۸ مارچ ۱۹۹۴ کو ایک تردید دی ہوئی ہے کہ فوڈ سٹیمپ میں کوئی خورد برد نہیں ہوئی ۔ یہ تردید ان کے نوٹس میں نہیں آئی لیکن یہ بات ان کے نوٹس میں آئی کہ خورد برد ہوئی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب میرے خیال میں اس تردید کے بعد آپ اسے پریس نہیں کریں گے۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب! یہ تردیدیں تو آتی رہتی ہیں لیکن اگر اس پر discussion ہو جاتی تو اس کا فائدہ ہو جاتا تا کہ جو گھپلے اور بے قاعدگیاں ہوتی ہیں اس طرح ان کا سد باب ہو جاتا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ہمیں discussion میں بھی کوئی تکلیف نہیں ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ بعد میں ناراض ہونگے کیونکہ گھپلے تو انہی کی دورحکومت کے نکلیں گے ہمارا تو اس سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔

It is not pressed. Next stands in the name of Mr. Sartaj Aziz, No.31.

ii) RE: ALLEGED DECLINE IN THE WATER LEVEL OF DAMS.

Mr. Sartaj Aziz: I beg to move Mr. Chairman, that the normal business of the House be suspended in order to discuss the serious situation arising from the sharp decline in the level of water in Mangla and Terbela dams.

According to Newspapers report, this decline in the water level would

lead to a serious crisis in agricultural and power sectors. It is necessary, therefore, for the Senate to discuss the causes, magnitude, and implications of this crisis.

Mr. Acting Chairman: Is it being opposed?

Syed Iqbal Haider: Yes, it is opposed. The report is also not correct and there is now full supply of water.

Mr. Acting Chairman: It is opposed then let the mover speak.

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, according to newspaper reports there is of course shrotage of rain in this season 1993-94 but there is also no proper management for the withdrawal of water and according to the figures given in the newspaper, reports attached to my adjournment motion, the withdrawal from October to December for the purposes of agricultural production resulted in excessive bringing down of the Tarbela and Mangla reserviors far below the prescribed minimum level. The net result has been that the Tarbela Reservior which was required to touch the prescribed level of 1355 feet on March 31, has actually gone down to that extent on February 28, that is one month earlier. As a consequence the release of water now taking place have encroached upon half a million acre feet of Tarbela stored water reserved for the early *Kharif* sowing and the low level of 1320 is, therefore, expected to be reached on March 20. The news report also says - recent press reports have alleged that water has been diverted to the lands in Rahim Yar Khan and Muzaffargarh where two of the most powerful PPP landlords have their lands.

Syed Iqbal Haider: Question.

Mr. Sartaj Aziz: A number of allegations are there in the story. Also

rain can always be less or more but the question of proper management of water resources is a very important issue and this is something that the House should discuss its impact on the current *Rabi* and future sowing of the *Kharif* crops and has implications of crisis in the power sector. So, it will be a useful discussion and, therefore, I hope that the motion will be admitted

Mr. Acting Chairman: Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider: Sir, the only part of the story which is true is that there was shortage in the lakes on account of the drought condition but the water level and the water accumulation has been restored to normal after the rain in April. There is no shortage of water in any of the reserviors. The release of water has been monitored according to the requirement of the Provinces and not according to the likes or dislikes of any MNA or any leader. Such allegations are highly condemnable. This is really unfortunate that in every issue they try to bring in politics, they always forget that we are unlike them. We are not like them, we are not Muslim Leagures. We are Peoples Party's people. We do not release water on the basis of the requirement of any Chaudhry or Wadera or Mian.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Point of order Mr. Chairman.

Mr. Acting Chairman: Raja Zafar-ul-Haq Sahib on a point of order.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Mr. Chairman, the Ministers are expected to be responsible people. They are expected to answer questions relevantly. They are not here to unnecessarily spoil the atmosphere in the House and make statements which are wholly irrelevant and false and wrong

Mr. Acting Chairman: Iqbal Haider Sahib please restrict yourself

to your reply

Syed Iqbal Haider: Right, Sir I do like to confine to the basic subject matter which was about the condition of water in Mangla and Tarbela reservoirs which is satisfactory, there is no point of alarm, the release of water was not motivated for any political consideration to any individual. It was motivated by the needs of the Provincial Government and that has been normal and we are monitoring the situation of the reservoirs of water regularly and we are ensuring that its level does not drop tremendously. We are also trying to make efforts that the release of water is monitored and released in equittable manner and in accordance with the requirement of each Province. There is no truth in the story.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ موشن تو یہ تھا کہ منگلا اور تربیلا میں پانی کا لیول کم ہو گیا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ کم ہو گیا تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ تو حکومت کیا کچھ کر رہی ہے اس بارے میں؟

سید اقبال حیدر۔ یہی تو میں نے آپ سے کہا ہے کہ

There was a position upto 29th March that the reserviors had dropped that is the only part of the story which is correct but the later part, the truth is that those reserviors have made up and the level has improved after the rains in April and the Mangla and Tarbela reserviors now do not have that shortage which was alleged. So there is no point of concern or issue which may require any detailed discussion. On 29th of March it was low, I do admit but that has been made up.

Mr. Acting Chairman: So, Sartaj Aziz Sahib, would you like to press the motion after the statement of the Minister?

Mr Sartaj Aziz: Mr Chairman. I am surprised that it is time when even in Islamabad ...

(interruption)

دیکھیں یہ چیزیں صاف ہو جائیں گی جب discussion ہو گی

Because we can give the facts and figures. The whole question of water shortage and water management is a major crisis in the country at the moment, I mean there are newspaper reports every day that even in Islamabad water runs over in one week's time. Similarly the irrigation water for sowing of *Kharif* crops in lower Sindh and elsewhere are know in jeopardy. So, I do not see why the Government is avoiding the discussion on such an important issue. We will present our facts. I would, therefore, suggest....

جناب قائم مقام چیئرمین - نہیں میرے خیال میں جو انہوں نے فرمایا وہ جی--

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Areas are different of both for Islamabad and for the Tarbela and Mangla dams, nothing is in common. The result that with the melting of snow....

(interruption)

Mr. Sartaj Aziz: Will he mention the releases in April according to the Water Accord?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: And then can you tell me that Punjab has not held releases for cotton croping?Have they had not enough water for cotton cropping.

Mr. Sartaj Aziz: I am ready to prove that the releases in April were less then those under the Water Accord. Accordingly to the Water Accord minimum releases are given on a monthly basis and they had not enough. I

mean, one has to and ask the farmers who have been affected. But this is something with which we can come up , we can come up with the correct facts and figures when the discussion takes place.

admissibility کا سوال یہ ہے کہ

It is an urgent issue. It is a single issue, the water management and therefore if it is, you take the sense of the House, if they want to discuss, it can be discussed and we will present facts and figures.

Mr. Acting Chairman: The adjournment motion I think, is based on a press report. According to the statement of the Minister in which he has, you see, categorically told that the water level is coming up. I , see no reason for admission, I rule it out.

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب میں گزارش کرنا چاہ رہا ہوں میں زیادہ بحث میں حصہ نہیں لیتا لیکن خصوصاً ہمارے قائد حزب اختلاف ہمارے لیڈر ہیں۔ پاکستانی قوم میں اس ہاؤس میں ان کا بڑا مقام اور عزت ہے یہاں آج یہ ہوا ہے کہ سرتاج عزیز صاحب جومسلم لیگ کی پارلیمنٹری پارٹی کے بھی لیڈر ہیں انہوں نے ایک ایڈجرنمنٹ موشن پڑھا اور اس میں ایک الزام براہ راست گورنمنٹ پر تھا آپ دیکھیں کہ ملک کے لئے کتنا بڑا یہ الزام ہے کہ دوضلعوں میں سارا پانی کاشتکاروں کا بہاولنگر کے کاشتکاروں کا بہاولپور کے کاشت کاروں کا چلا گیا رحیم یار خان اور مظفرگڑھ میں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ تو میں نے رولنگ دے دی ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب میں آپ کی وساطت سے ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کے سامنے میرے فاضل قائد حزب اختلاف کو یہ الزام اتنا بڑا گراں نہیں گزرا ورنہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایسے قائد ہیں کہ انہیں اپنی سائیڈ کو بھی روکنا چاہیئے اب معزز وزیر قانون نے جواب میں دو جملے کہہ دیئے جو ان کی طبع پر گراں گذرے اگر فضا کو درست رکھنا ہے ہم تو صرف چاہتے ہیں کہ فضا اچھی رہے وہ بھی معزز ہیں ہمارے بھی لیڈر معزز ہیں اور یہ میں چاہتا ہوں بڑی اچھی بات کی قائد حزب اختلاف نے کہ فضا اچھی رہے لیکن یہ نہ ہو

تیری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی
وہ تیرگی جو میرے نامہ سیاہ میں تھی

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں وہ تو انہوں نے پریس کی رپورٹ پڑھی تھی۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Acting Chairman: But I have given my ruling Sir.

راجہ محمد ظفر الحق۔ اس پر میں نہیں کہوں گا میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ فاضل ممبر نے یہ کہا ہے کہ دونوں جانب ایک سا سلوک ہونا چاہیئے ایک معیار ہونا چاہیئے اس میں کوئی شک نہیں لیکن گزارش صرف یہ ہے کہ یہاں لیجسلیشن ہوتی ہے اس ہاوس میں وہاں قومی اہمیت کے امور کو بھی لانا وہ بھی ہاوس کے ممبران کی ذمہ داری ہوتی ہے اور اگر کوئی اخباری رپورٹ کے اوپر جیسا طریقہ کار ہے، پارلیمنٹری پریکٹس ہے۔ کوئی ایسی رپورٹ لائی جاتی ہے جس میں بذات خود اگر یہ لکھا ہوا ہو کہ کسی خاص جماعت کے لوگوں نے اپنی زمینوں میں پانی divert کر دیا ہے یہ صوبائی اسمبلی پنجاب میں معاملہ اٹھا اور یہ اسی رپورٹ کے اوپر اس ہاوس میں بھی معاملہ اٹھا وہ اپنی طرف سے کوئی الزام نہیں لگا رہے تھے، پریس رپورٹ پڑھ رہے تھے۔ اب اس میں یہ کہا جا سکتا ہے اور میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر حکومت ایک مروت کا رویہ اختیار کرے تو یقیناً ملک کے اندر کی فضا بہت جلدی بہتر ہو سکتی ہے لیکن اگر مزاج اس قسم کا ہو کہ اگر کوئی ذرا سی چیز mention بھی ہو جائے اور پھر اس کے بعد وہ sarcastic ہو کر اس قسم کی باتیں کرنے لگیں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ نہیں دونوں طرف سے یہی کہا جا رہا ہے کہ ہمیں ہاوس کو ٹھیک رکھنا ہے، پیار سے رہیں، وہ تو دونوں طرف سے ہو رہا ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ وہ تو درست ہے۔ ہاوس کو بھی اور ملک کی فضا کو بھی، یعنی عام آدمی یہ سمجھ رہا ہے کہ جماعتیں اور لیڈر اور سیاستدان آپس میں لڑ رہے ہیں اور قومی مفاد جو ہے وہ تباہ ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ انہوں نے بھی یہی کہا ہے، آپ نے بھی یہی فرمایا

ہے، تو اس فضا کو مکدر نہ ہونے دیا جائے۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جناب چیئرمین! اس کا لیول اور اس کی کنجی جو ہوتی ہے وہ گورنمنٹ کے پاس ہوتی ہے، اگر وہ ذرا فراخدلی سے کام لیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ماحول بہت بہتر صورتحال اختیار کر سکتا ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز ۔ جناب میں یہ عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ پریس میں ایسی allegation آتی ہے کہ ہم اس کو پڑھتے ہیں تو حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ کہے کہ یہ allegation غلط ہے، اس پر یہ کہنا کہ ہم کبھی ایسے کام کر ہی نہیں سکتے وہ تو آپ کر سکتے ہیں یہ insinuation جو ہے---- کیونکہ ان کا ایک image ہے اپنے بارے میں کہ وہ ہر fact اور ہر رپورٹ کو اس کے مطابق adjust کرنے کا ایک مخصوص انداز ہے۔ جس کو ہر دفعہ یہ اپناتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔اگلی تحریک التوا نمبر ۹۴، جناب شہزاد گل۔

iii) RE: ALLEGED RISE IN THE PRICES OF ESSENTIAL COMMODITIES

Mr. Shehzad Gul: Please take notice of the following adjournment motion.

I beg to move a motion for the adjournment of the business of the House to discuss a specific urgent matter of general public importance and of recent occurrence, i.e. the recent unprecedented rise in the prices of all the essential commodities generally and of edible articles of daily use such *ATTA* and *GHEE* in particular has caused a wave of anger and bitterness in the minds of the people at large and compelled them to take out and organize processions

and meetings in protest all over the country.

جناب قائم مقام چیئرمین - جی کون سے وزیر صاحب بولیں گے ' آپ بولیں گے اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جی opposed۔

جناب شہزاد گل - جناب والا! یہ تو ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس کا تعلق پاکستان کی ساری قوم سے ہے - ان کو چاہیئے تھا کہ اس کو اپوز نہ کرتے اور اس پر جنرل بحث ہوتی اور حکومت اپنی پوزیشن واضح کرتی۔ جناب والا! جیسے کہ ہم سب کو معلوم ہے کہ آٹے کی ایک بوری کی قیمت آج کل ۵۵۰ روپے سے تجاوز کر چکی ہے' کہا جا رہا ہے کہ آٹا اس وجہ سے مہنگا ہوا کہ حکومت نے کاشتکاروں کے مفاد کے لئے گندم کی قیمت زیادہ کی' حالانکہ یہ حقیقت ہے اور حکومت اس سے انکار نہیں کر سکتی کہ اس دوران گندم کی امپورٹ کی اجازت چند مخصوص افراد کو دی گئی' چند منظور نظر افراد کو گندم امپورٹ کرنے کی اجازت دی گئی' اور اس کے لئے گندم کی قیمت کو زیادہ کیا گیا تا کہ ان کو فائدہ پہنچے' حالانکہ ابھی تو نئی گندم مارکیٹ میں آئی نہیں تھی تو پہلے ہی سے انہوں نے کہا کہ ہم نے تو کاشتکاروں کے مفاد کے لئے یہ سب کچھ کیا ہے حالانکہ یہ غلط ہے' اس وجہ سے عام لوگوں کو گندم اور آٹے کی سپلائی جو تھی وہ بہت ہی مہنگی پڑ گئی۔

دوسرے جناب چیئرمین ہم نے یہاں پر اعتراض اٹھائے تھے اور تحریک التوا پیش کی تھی کہ وزیر داخلہ صاحب نے پرمٹ دیئے ہیں اور آٹا اور گندم افغانستان کو بھیجا جا رہا ہے' سمگلنگ ہو رہی ہے اور اس سے یعنی صوبہ سرحد میں خاص طور پر اور ملک میں گندم اور آٹے کی قلت پیدا ہو رہی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جناب والا اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ قبائلی علاقوں میں ------

Maj . Gen . (Retd .) Naseerullah Khan Babar: A point of personal explanation, Sir, I have not issued a single permit for even one bag of *Aata*. That is proved that before this House, otherwise as decided yesterday, one of us should quit or he should withdraw his words, even if I have issued one single for a bag of Aata for export to Afghanistan. I am categorically saying on the floor of the House. So, let him also make his commitment

جناب قائم مقام چیئرمین ۔جی جناب سردار یعقوب ناصر صاحب ۔

سردار محمد یعقوب ناصر ۔ Frontier Region پرمٹ جاری کرتی ہے ۔ اور کافی پرمٹ ایشو کئے ہیں تو یہ فیڈرل گورنمنٹ کی collective ذمہ داری ہے ۔ اس سے تو وزیر داخلہ صاحب اپنے آپ کو مُبرا نہ سمجھیں ۔

(مداخلت)

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر ۔ ان کو تکلیف یہی ہے کہ جنوری میں میں نے ان کے پرمٹ بند کئے تھے جوکہ ان کی حکومت NWFP میں ایشو کرتی رہی ہے ۔ ان پر میں نے پابندی لگائی تھی وہ میں مانتا ہوں ۔ ان کو وہی تکلیف ہو رہی ہے ۔ کہ ان کے پیسے بند ہو چکے ہیں ۔ (مداخلت)

جناب شہزاد گل ۔ اور اب آپ کو پیسے جاری ہو چکے ہیں۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman. Kindly discuss the issue please.

جناب شہزاد گل ۔میں یہی گزارش کر رہا ہوں کہ وفاقی حکومت اپنے آپ کو بری الذمہ نہیں کر سکتی اس سے جو situation پیدا ہوئی ہے ۔ اب جناب والا! آپ کو حیرت ہوگی کہ جلال آباد میں گندم کی ایک بوری کی قیمت ۱۵۰۰ روپے ہے اور یہاں پر ۱۰۰ ۔ ۱۰۰ بوری کے پرمٹ دے دیئے جاتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ عرض یہ ہے جناب آپ نے اپنے آپ کو confine کرنا ہے admissibilityپر آپ وہ بات کریں ۔

جناب شہزاد گل۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ آٹا جو ہے آج کل حکومت کی غلط اقتصادی پالیسیوں کی وجہ سے بہت مہنگا ہے ۔ حکومت نے ابھی تک عام لوگوں کی ضروریات زندگی پوری کرنے کے لئے کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں کیا ہے ۔ اسی طرح گھی ہے ۔ گھی کا ایک ٹین ۵۲۰ روپے تک مارکیٹ میں فروخت ہو رہا ہے ۔ کیوں ہو رہا ہے ؟ چینی دیکھیں ۔ خشک دودھ دیکھیں ۔

روز مرہ استعمال کی ہر چیز عوام ------

جناب قائم مقام چیئرمین ۔پوائنٹ آف آرڈر ۔ جی فرمائیے ۔

جناب منظور احمد گچکی ۔ جناب والا! یہ جو Adjournment Motion ہے یہ ۱۹۴ کے تحت move ہو چکا ہے اور یہ admit بھی ہو چکا ہے اب میرے سمجھ میں نہیں آ رہا کہ بہ یک وقت Adjournment Motion پر بھی بحث ہوگی پھر وہ ۱۹۴ کے تحت بحث ہوگی ۔ یہ already admit ہو چکا ہے ۔ یہ Adjournment Motion کی صورت میں آ ہی نہیں سکتا ۔ یہ ٹیکنیکلی غلط ہے ۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ نہیں نہیں آ سکتا ہے ۔

جناب شہزاد گل ۔ اس پر تو کوئی بحث نہیں ہوئی ہے ۔ کب admit ہوا ہے کس تاریخ کو آیا؟ ہمیں بتایا جائے کہ کب اس پر بحث ہوئی ہے یا کس دن کے لئے رکھا گیا ہے؟

جناب منظور احمد گچکی ۔نہیں وہ رکھا ہوا ہے وہ rota day میں آیا ہوا ہے ۔ اور وہ Private Member's Day میں رکھا ہوا ہے ۔ اب یہ ۱۹۴کے تحت admit ہو چکا ہے ۔

جناب شہزاد گل ۔ جناب والا! میری یہ گزارش ہے کہ اس سے عوام میں سخت پریشانی اور مایوسی ہے ۔ حکومت اپنے آپ کو اس بری الذمہ نہیں قرار دے سکتی اس کو admit کیا جائے تاکہ اس پر ہاؤس میں سارے ممبران کو بحث کا موقع ملے اور اس کے ساری پہلوؤں پر بحث ہو ۔

(مداخلت)

جناب منظور احمد گچکی ۔ I have raised. Point of order. جناب میں آپ سے گزارش کرتاہوں کہ آپ یہ رولنگ دے دیں کہ اگر ۱۹۴ کے تحت کوئی چیز admit ہو چکی ہے کیا اس پر Adjournment Motion ہو سکتی ہے ؟ آپ اس پر رولنگ دے دیں ۔ جب تک آپ رولنگ نہیں دیں گے ۔ ہاؤس کی proceedings آگے چل ہی نہیں سکتی ۔ یہ رول ہے ۔

سید اقبال حیدر ۔ جناب ان کے معزز رکن نے جو اعتراض اٹھایا ہے وہ بہت بھاری

ہے لیکن اس سے زیادہ بھی ایک اور اعتراض ہے ہمارا' کہ رول ۷۵ (ڈی) کے تحت یہ Adjournment Motion چیمبر میں حل ہو جانا چاہیئے تھا۔

It shall not revive discussion on a matter including the discussion on the admissibility of an adjournment motion which has been discussed in the Senate or in the National Assembly within last 4 months. This issue has been discussed at length only in the last session of the National Assembly, Sir

جناب شہزاد گل۔ یہاں پر تو کوئی ثبوت ہے ہی نہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ Thank you very much, so please تشریف رکھیں آپ۔

جناب شہزاد گل۔ یہاں پر تو کوئی ثبوت ہے نہیں کہ یہ discuss ہوا ہے وہاں پر۔ ثبوت فراہم کریں تو ٹھیک ہے جی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جنرل صاحب On point of order۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیراللہ خان بابر۔ اس میں یہ تھا کہ اگر آپ کو پرسوں کا یاد ہو' تو الیاس بلور صاحب یہی complaint کر رہے تھے کہ چار گاڑیاں جو کہ NWFP سے گئی' جو بھری ہوئی تھیں۔ طورخم پہ آٹھ دن کے لیے روکی گئی تھیں۔ اگر ہم روکتے ہیں تو تب بھی ہم گنہگار ہیں' اگر جانے دیتے ہیں تو تب بھی گنہگار۔ اب کسی کی بات یہ کر رہے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: That is not point under discussion, that is not point. Please sit down. Let me give my ruling. Such matters are of continuous nature and do not form a legtimate subject matter of an adjournment motion. I, therefore rule it out.

اچھا جی اگلا ہے آپ کا نمبر ۱۰۱۔ حافظ اور سردار محمد یعقوب ناصر صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ میں پڑھ دوں جی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب پڑھیں۔

iv) RE: ALLEGED LOSS OF CRORES OF RUPEES OF FARMERS OF BALOCHISTAN DUE TO SUSPENSION OF RUPPLY OF ELECTRICITY

حافظ حسین احمد ۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ درج ذیل اہم قومی مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔ روزنامہ "جنگ" کوئٹہ، "مشرق" کوئٹہ کے مطابق محکمہ واپڈا کی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے بلوچستان کے زمینداروں کا کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ برقی رو میں تعطل اور کمی بیشی کے سبب ٹیوب ویلوں سے بروقت پانی نہ ملنے سے نہ صرف فصلیں اور باغات تباہ و برباد ہو گئے ہیں بلکہ وولٹیج کی کمی بیشی سے ٹیوب ویل اور موٹریں جل گئی ہیں۔ اس طرح لاکھوں ایکڑ اراضی تباہ و برباد ہو گئی ہے جبکہ زمینداروں سے فلیٹ ریٹ کے حساب سے واپڈا لاکھوں روپے وصول کرتی ہے مگر بجلی سے صرف دو گھنٹے فراہم کی جاتی ہے۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اس لیے جاری کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ پڑھیں جناب سردار صاحب۔

سردار محمد یعقوب ناصر ۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ درج ذیل اہم قومی مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔ روزنامہ جنگ کوئٹہ، مشرق کوئٹہ کے مطابق محکمہ واپڈا کی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے بلوچستان کے زمینداروں کا کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ برقی رو میں تعطل اور کمی بیشی کے سبب ٹیوب ویلوں سے بروقت پانی نہ ملنے سے نہ صرف فصلیں اور باغات تباہ و برباد ہو گئے ہیں بلکہ وولٹیج کی کمی بیشی سے ٹیوب ویل اور موٹریں جل گئی ہیں۔ اس طرح لاکھوں ایکڑ اراضی تباہ و برباد ہو گئی ہے جبکہ زمینداروں سے فلیٹ ریٹ کے حساب سے واپڈا لاکھوں روپے وصول کرتی ہے مگر بجلی سے صرف دو گھنٹے فراہم کی جاتی ہے۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اس لئے جاری کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب ڈاکٹر صاحب oppose کرتے ہیں آپ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ہاں بالکل۔

Mr. Acting Chairman: It is being opposed.

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین صاحب! واپڈا کے متعلق میرے خیال میں اس

ایوان میں یا ایوان زیریں میں کوئی ایسا ہفتہ نہ گزرا ہو گا کہ کوئی نہ کوئی شکایت نہ آئی ہو۔ جہاں تک صوبہ بلوچستان کا تعلق ہے وہاں کے زمیندار اس وقت انتہائی مشکل میں ہیں کیونکہ صرف دو سال قبل وہاں فلیٹ ریٹ جو تھے وہ ۵۰ روپے تھے۔ انہیں فوری طور پر ۱۷۸ روپے کیا گیا صورتحال یہ ہے کہ اعلانیہ لوڈشیڈنگ صرف دو تین گھنٹے کے لئے اعلان کیا جاتا ہے لیکن بلوچستان میں تقریباً صرف دو سے تین گھنٹے تک بجلی فراہم کی جاتی ہے۔ ان میں خصوصی طور پر پشین، کانگ، مستونگ اور لورالائی وغیرہ کے جو علاقے ہیں جہاں پر صرف ٹیوب ویل کے ذریعے آبپاشی کی جاتی ہے۔ ان کے تمام باغات اور فصلیں تباہ ہو چکی ہیں۔ اور دوسری بات چیئرمین صاحب یہ ہے کہ بلوچستان میں تقریباً پانچ سو فٹ کی گہرائی پہ پانی بمشکل دستیاب ہوتا ہے۔ وہاں پر یہ صورتحال ہے کہ اگر بجلی نہ بھی ہو تو آپ کو ۱۷۸ روپے فلیٹ ریٹ کے حساب سے بل دینے پڑتے ہیں۔ بجلی کی وولٹیج میں کمی کی وجہ سے وہاں کی موٹریں جو ہیں وہ جل چکی ہیں اور اس سلسلے میں وفاقی وزیر واپڈا جو ہیں وہ تشریف لائے تھے اور انہوں نے اس کا اعتراف کیا کہ واقعی وہاں پر لاکھوں کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے اس کا ازالہ کیا جائے گا۔ لیکن اس کے باوجود اب صورتحال یہ ہے کہ وہاں پر جو نادہندگان ہیں وہ صرف چند افراد ہوتے ہیں لیکن ہوتا یہ ہے کہ چند نا دہندگان کی وجہ سے پورے فیڈر کی بجلی بند ہوتی ہے جس علاقے میں جہاں پر سکول ہیں جہاں پر مساجد ہیں جہاں پر مدارس ہیں جہاں پر عام شہری رہتے ہیں ہسپتال ہیں وہاں پورے علاقے کی بجلی اس وجہ سے بند کی جاتی ہے کہ کچھ لوگوں کے اوپر واجبات ہیں۔ جناب چیئرمین! کچھ ایسے چھوٹے زمیندار ہیں جنھوں نے اپنے واجبات نہ صرف ادا کئے ہیں بلکہ غلط بلنگ کی وجہ سے ان کے پیسے واپڈا کے اوپر ہیں۔ لیکن کے اس کے باوجود کہانے، دے، مست، پشین، ان علاقوں میں پورے فیڈر سے بجلی بند کی جاتی ہے۔ جبکہ صورتحال یہ ہے کہ چند جو بڑے بڑے زمیندار ہیں وہ واپڈا کہ اہلکاروں سے ملے ہوئے ہیں ان کی شکایت بھی کی گئی اور ثبوت بھی پیش کئے گئے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آپ ایک میان میں دو تلوار نہیں سمو سکے اور چیئرمین واپڈا کی بھٹی ہوئی۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ آخر بلوچستان کی طرف کیوں توجہ نہیں دی جاتی وہاں پر اس وقت پورے کانگ، دے، اور پشین کے علاقے میں بجلی بند ہے اور وہاں پر صرف دو گھنٹے تین گھنٹے کے لئے بجلی آتی ہے روزانہ اور اس میں بھی یہ ہے کہ کبھی وولٹیج کم ہے اور اس سے کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اس پر پورے ایوان

میں بحث کی جائے اور اسے متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے تا کہ ایک وفد جا کر وہاں کا جائزہ لے اس وقت صورتحال یہ ہے کہ وہاں پر تمام زمینداروں نے بلوچستان میں ہڑتال کی انہوں نے راستے کو روکے رکھا اور کئی گھنٹے تک ٹریفک جام رہی ۔ اس کا شاید آپ کو بھی علم ہے اور پورے صوبے میں یہ واقعات ہو چکے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ قبل اسکے کہ وہاں حالات پھر خراب ہوں اور چھوٹے زمیندار سڑکوں کو بند کریں اور وہاں احتجاج کریں اس سے بہتر ہے کہ اسے بحث کے لئے منظور کیا جائے ۔ اور ان تجاویز کی روشنی میں سٹینڈنگ کمیٹی میں اس پر غور کیا جائے اور اس مسئلے کو مستقل طور پر حل کیا جائے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔جناب سردار یعقوب ناصر صاحب۔

سردار محمد یعقوب ناصر ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔جناب چیئرمین ! یہ جو adjournment motion پیش کیا گیا ہے اس سلسلے میں بلوچستان کے زمینداروں نے واپڈا احکام سے رابطے کئے ہیں اور بہت کوششیں کی ہیں اور متعلقہ وزیر کو بلوچستان سے ٹیلیگرام دی گئی ہے اب یہ معاملہ ہم سینٹ میں لے آئے ہیں اگر ان کی آواز سینٹ میں بھی دبائی جاتی ہے اور ان کا مسئلہ یہاں سے بھی حل ہونے کی امید نہیں ہوتی یا کہ ان کی آواز نہیں سنی جائے گی تو پھر یہ زمیندار کتنے مایوس ہوں گے اور یہ لوگ کہاں جائیں گے میرا خیال یہ ہے کہ اس اہم مسئلہ پر سینٹ میں ضرور بحث ہونی چاہیے اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ بلوچستان میں زمینداری صرف ۱۵ اپریل سے ۱۵ اکتوبر تک ہوتی ہے ۔ فروٹ اور باغات کے لئے یہی پانچ چھ مہینے ہوتے ہیں بقایا جو پانچ چھ مہینے ہیں اس میں کسی قسم کی زمینداری نہیں ہوتی کسی قسم کی فصلات نہیں ہوتیں پانی کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی اور یہ پانچ چھ مہینے ہوتے ہیں جن میں چیری ، سیب اور خرمانی اس قسم کے دوسرے فروٹ ہوتے ہیں ۔

حاجی فرید اللہ خان۔ اگر یعقوب صاحب adjournment motion کے mover ہیں پھر تو وہ بحث کرسکتے ہیں

Mr. Chairman: He is the mover, you have come late. You have come just now, yes please.

سردار محمد یعقوب ناصر ۔ جناب چیئرمین! اس کے علاوہ یہی نہیں کہ صرف

لوڈشیڈنگ کی وجہ سے چوبیس گھنٹے میں صرف پانچ گھنٹے بجلی جاتی ہے، بلکہ پانچ سے دس گھنٹے تک پھلوں پر اتنا اثر پڑتا ہے کہ ان کے ذائقہ میں بھی فرق آ جاتا ہے پرورش بھی صحیح نہیں ہوتی اور جیسا کہ آپ کو خود معلوم ہے کہ آٹھ نو سال تک درخت کے ساتھ محنت کرتے ہیں، تو نہ درخت پھل دینا شروع کرتا ہے پورے ۱۵ سال کی عمر میں وہ پھل دیتا ہے۔تو یہ سالہا سال کی محنت واپڈا کی لوڈشیڈنگ کی وجہ سے ضائع ہو جاتی ہے اور لوڈشیڈنگ کے علاوہ جناب چیئرمین وہاں کے جو واپڈا حکام ہیں ہیں۔ آفیسران ہیں۔وہ بھی ان پانچ مہینوں کی تاک میں بیٹھے رہتے ہیں کہ کس طرح ان کو تنگ کیا جائے، ان سے پیسے وصول کئے جائیں، ان کاپانی بند کیا جائے اور ناجائز طور پر ان کاشتکاروں سے، غریب کاشتکاروں سے یہ لوگ منوائیں۔ وزیر صاحب نے ایک بڑا اپریشن واپڈا میں شروع کیاہے تو وہ کیوں مخالفت کرتے ہیں۔ ہم بھی انکو واپڈا کی خامیاں گنوا سکتے ہیں۔، بلوچستان کے غریب کسانوں کے جو مسائل ہیں یہ پورے پاکستان کے غریب کسانوں کے مسائل ہیں۔ وہ ان کے سامنے ہم پیش کردیں گے اور ان کے جتنے بھی واپڈا کےمسائل ہیں۔ ان کے سامنے آ جائیں گے اور وہ جتنے مسائل حل کر سکتے ہیں۔ حل کرلیں گے۔ اس میں کیا نقصان ہے اگر ہم سینٹ میں اس کو اٹھائیں؛

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وزیر صاحب بلوچستان گئے تھے۔ انہوں نےوہاں پر ان کوسنا اور لوگ بڑے خوش ہوئے۔ انہوں نے وہاں پر کافی قرضے معاف کئے۔

سردار محمد یعقوب ناصر۔ وزیر صاحب تو وہاں گئے تھے۔ مگرجو واپڈا والوں کی کارستانیاں یہ ہیں کہ وہ لوگ غلط بل تیار کرتے ہیں وہاں پر ہر شہر میں ہڑتال ہے۔ پشین میں ہڑتال ہے۔ مسلم باغ میں ہڑتال ہے اورمستونگ میں ہڑتال ہے تو ان مسائل کو زیر بحث لایا جائے تاکہ اس پر بحث کی جائے۔

جناب قائمقام چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب آپ کچھ ارشاد فرمائیں گے؛

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں تھوڑی سی گزارش کروں گا۔ پہلی بات یہ ہے کہ ہماری حکومت کی پہلی ترجیح توانائی کے بحران کو ختم کرنا ہے۔ آپ کوعلم ہے کہ ہماری حکومت کوشش کر رہی ہے کہ قلیل مدت میں جتنا ممکن ہو ڈیم بنائے جائیں اوربجلی پیدا کی جائے ہمارا زور زیادہ سے زیادہ اسی پر ہے اور کوشش بھی ہے۔ جہاں تک

بات لوڈشیڈنگ کی ہے یا یہ کہ بلوچستان کے ساتھ discriminatory treatment ہو رہا ہے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ تمام صوبوں کے ساتھ لوڈ شیڈنگ کا سلوک مساوی ہے ۔ اس میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ ایک قسم کا شیڈول ہے کیونکہ واپڈا نے کوئی نیا شیڈول نہیں بنایا جو بلوچستان پر لاگو کیا ہو بلکہ تمام صوبوں کے لئے یکساں ہے۔ بات یہ ہے کہ وہاں پر فیڈر کا بند کرنا یا چند کو مفادات دینا اور دوسروں کو تنگ کرنا قابل فہم بات نہیں ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ جن کے واجبات ہیں وہ ادا نہیں کرتے اور قانون و قاعدے کے مطابق واپڈا حکام ان کے کنکشن کاٹ دیتے ہیں ۔ پھر ہمارے معزز اراکین کے اپنے بیانات میں تضاد ہے۔ حافظ صاحب نے کہا دو گھنٹے کے لئے بجلی جاتی ہے اور انہوں نے فرمایا کہ پانچ گھنٹے کے لئے جاتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہڑتال جاری تھی اب ختم ہوگئی ہے پھر خطرہ ہو گا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہڑتال جاری و ساری ہے۔ تو اصل صورت حال یہ ہے کہ وہاں پر پرانی لائنیں ہیں---- اس کو energise کرنے کے لئے ٹرانسمیشن لائن کی ضرورت ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب وہاں بحران ہے تو سہی۔ چونکہ میرا بھی تعلق اسی صوبے سے ہے ۔ اس کا اثر کاشتکار پر بہت زیادہ ہو رہا ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ بحران تو ملک میں ہے لیکن ان کے ساتھ کوئی الگ نہیں ہے ۔سب صوبوں میں لوڈشیڈنگ سے مشکلات ہیں ۔ اس میں کوئی شک و شبہ والی بات نہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب سردار بشیر صاحب' آن پوائنٹ آف آرڈر ۔

سردار بشیر احمد خان ترین۔ جناب چیئر مین صاحب ! یہ معلوم نہیں کہ جب بھی کوئی بلوچستان کا مسئلہ یہاں آتا ہے تو حکومت کی طرف سے ایسے رویے کا مظاہر ہوتا ہے جیسے وہ اس ملک کا کوئی حصہ ہی نہیں ہے ۔ جب کہ آپ کا تعلق بھی بلوچستان سے ہے اور تحریک پیش کرنے والوں کا تعلق بھی بلوچستان سے ہے ۔ یہ کوئی جھٹلانے والی بات نہیں ہے کہ وہاں پر باغات خشک ہو گئے ہیں ۔ لوگوں نے ہڑتال کی ہوئی ہے اور یہاں یہ ٹیکنیکل پوائنٹ پر بات کر رہے ہیں ۔ یہ بات صاف کرنی چاہئیے یا تو ہمیں اس ملک کا حصہ سمجھا جائے یا ہمیں آزاد کیا جائے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ ۔ تشریف رکھیں ۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی۔ جناب والا ! آپ کو معلوم ہے کہ کھر صاحب بلوچستان گئے تھے انہوں نے باتیں کیں سنیں ۔ تمام علاقوں میں خواہ پنجاب ہو ' خواہ صوبہ سرحد ہو یا سندھ ہو بجلی کی کی صورت حال ایک جیسی ہے ۔ اب بلوچستان کے لئے جو لائنیں درکار تھیں ۔ اس پر کام ہو رہا ہے اور ان کو بھی معلوم ہو گا کہ ڈی جی خان ' لورالائی' اورشچا۔ کوئٹہ ٹرانسمیشن لائن قائم ہو رہی ہے اس لیے کہ وہاں صورت حال خراب ہے ۔ ہر جگہ ہے ۔ یہ ایک جگہ کی بات نہیں ہے۔ لوڈشیڈنگ مساویانہ طور پر ہر جگہ موجود ہے ۔ یہی حالات پنجاب کے ہیں ' میانوالی میرا اپنا حلقہ ہے اس میں بھی لوڈشیڈنگ کی یہی صورت حال ہے ' تکالیف ہیں۔ جہاں تک مجموعی طور پر یہ کہنا کہ خصوصی طور پر ایک فیڈر کو بند کر دیا جائے ۔ جہاں اہلکاروں کی انہوں نے بات کی ہے ۔ ان کے بارے میں اگر شکایات ہیں تو کھر صاحب بھی گئے تھے اگر آپ کو اور زیادہ واقفیت ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بلکہ اچھی بات ہے کہ مل جل کر ہم اس کو دور کرنے کی کوشش کریں ۔ حکومت کی تو ہمیشہ کوشش ہوتی ہے کہ امن رہے اور اگر کوئی چیز وہاں پر مل سکتی ہے تو دینے کے لئے ہر وقت تیار ہوتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کھر صاحب سے میں کہہ دوں گا اور میں انہیں یقین دہانی کرتا ہوں کہ ان کے مسائل پر خصوصی توجہ دی جائے گی ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں نے movers کو بھی سنا اور وزیر صاحب کو بھی سنا۔ I hold the adjourment motion in order and admitted. آئٹم نمبر ۲ سید اقبال حیدر صاحب۔ جناب مخدوم صاحب ۔ .on point of information۔

مخدوم سید محمد اسرارحسین شاہ۔ پانچ دن سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ مارگلہ کی پہاڑیوں میں آگ لگی ہوئی ہے بڑے وسیع پیمانے پر۔ آیا گورنمنٹ نے اس کا نوٹس لیا ہے ؟وزیر داخلہ صاحب کے گھر سے بھی وہ پوائنٹ نظر آتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یہ مسلسل دیکھا جا رہا ہے ۔ یقیناً یہ صحیح ہے ۔ آپ میں سے کوئی بول دے جی۔

سید اقبال حیدر ۔ بالکل اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ گزشتہ چند دن سے مارگلہ کی

پہاڑیوں پر مختلف مقامات پر ۔ پہلے جو آگ لگی تھی اس کا مقام مختلف تھا جو کل رات کو آگ ہم نے دیکھی ہے اس کا مقام مختلف ہے ۔اس کا بالکل سختی سے نوٹس لیا ہوا ہے۔CDA نے اور ہمارے تمام متعلقہ اداروں نے اس کے بارے میں فوری طور پر کارروائی کی ہے ۔ اور جس سے آگ پر قابو پایا جا رہا ہے یہ واقعات ہمیشہ گرمیوں کے موسم میں کئی دفعہ ہوتے رہے ہیں اور بڑی تشویش کا باعث ہیں۔ اور حکومت نے پورا نوٹس لیا ہوا ہے اور اس کو روکنے کے لئے تمام تر تدابیر کی ہیں۔ CDA ہے، محکمہ جنگلات ہے تمام متعلقہ اداروں نے فوری طور پر کارروائی کی ہے ۔ ان کی کارکردگی کو جا کر دیکھ بھی سکتے ہیں ۔ اور جس کی وجہ سے وہ آگ بند بھی ہو گئی ہے اور کہیں کہیں سلگ رہی ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ اس میں کہیں یہ تو نہیں ہے کہ محکمہ جنگلات کا جو چھوٹا عملہ ہے اس کا ذاتی فائدہ ہو۔ اس میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لکڑی اکٹھی کرنے کے لئے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے ۔

سید اقبال حیدر۔جی ہم اس کے بارے میں بالکل inquiry کروا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔اس کی تحقیقات کرا دیجئیے ۔ مہربانی جناب۔شکریہ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔جناب یہ جو adjournment motion admit فرمائی گئی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔جی اس پر دو گھنٹے کی discussion کسی دن کر لیں گے ۔ آج نہیں جناب ۔مجھے احساس تھا اس کا۔ یہ admit ہو گئی ہے جی۔ چلئے جناب۔

ORDINANCES LAID

Syed Iqbal Haider: Item No 3 Sir, With your permission, Sir, I lay before the Senate the following Ordinances as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan:-

1. The National University of Sciences and Technology Ordinancs, 1994 (XXVIII of 1994).

2. The Senate (Election) (Third Amendment) Ordinance, 1994

(XXIX of 1994).

3. The Civil Laws (Reforms) Ordinance, 1994 (XXX of 1994).

4. The Dangerous Drugs (Second Amendment) Ordinance, 1994 (XXXI of 1994).

5. The Prohibition (Enforcement of Hadd) (Second Amendment) Ordinance, 1994 (XXXII of 1994).

6. The Labour Laws (Amendment) Ordinance, 1994 (XXXIII of 1994).

Mr. Acting Chairman: No. 4.

Syed Iqbal Haider: Sir, with your permission, Sir.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Point of order, Sir.

Mr. Acting Chairman: Ch. Anwar Bhinder on point of order.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Before the Minister move this motion, Sir, I want to bring it to your notice and to the notice of this august House that the Order Of The Day is changed everyday indiscriminately without realising how difficult it becomes for the Opposition to work and make contribution in this House Now, sir so far as item No.4 is concerned yesterday, you are well aware, we were discussing the Civil Procedure Code. The first reading was on and that has been put at No.12 and 30 and a new Bill has been brought which was at a very late stage and it was not expected of us that we should make contribution and we should make speeches on this Sir, so far as the rules are concerned, the rules are, of course, they give the powers to them to repair the Order Of The Day but in Rule 23, "The Secretary shall arrange the government business in such order as the Leader of the House or the Minister for

Parliamentary Affairs or any other Minister authorised by the Leader of the House may intimate provided that such order shall be intimated to the Secretary a day before the commencement of the sitting to which the order relates " So, what was required was that they should intimate to the Secretary Of course, we received the notice from the Secretary and at least one day before they should intimate that in such and such case we will be first deliberation on this particular statute or we would bring in this item It is not permissible that in the last night we went home at about 12'0 clock and early in the morning when we received this agenda we came to know that we have to discuss this Sir, it is not permissable and the Parliamentary practice before that is, sir, that whatever you are doing and the business in which order it is arranged, that is discussed in that order Of course, I don't deny that, that is their privilege but so far as Parliamentary practice is concerned i e. whenever we want to change the sequence or the Order Of The Day they consult the Leader of the Opposition and with consensus that is changed. And if that is not changed in that way that puts us in very difficult position and I would very humbly submit that so far as the preparation of the Order Of The Day is concerned that is not in accordance with the rules and so, this should not have been done.

Mr. Acting Chairman: Chaudhry Sahib I may tell you one thing that as per rules the agenda was given to us a day before. No doubt about it Of course, notices were also issued because we were here till 10'0 clock last night. So, I think, it was circulated to all of us at 11 or 12'0 clock, it is true. But the agenda was given to us according to the rule a day before, this is correct. Yes please........

(interruption)

Syed Iqbal Haider: Sir, let me reply that these are all time wasting issues.....

(interruption)

Mr. Acting Chairman: Sheikh Sahib kindly

تھوڑا سا صبر کیجئے۔

Syed Iqbal Haider: No. There will be a ......

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب۔ چلیں، شیخ صاحب کو بولنے دیں۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, what I am saying is this that we were discussing the Civil Procedure Code. Therefore I say that ....

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ وہ بات تو ہو گئی ہے ۔ وہ تو انہوں نے فرما دیا ہے

(مداخلت)

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب والا ! دوسری بات یہ ہے کہ صبح ساڑھے چھ بجے ہمیں جیل میں ایجنڈا مہیا کیا جاتا ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ میں جب اسی issue پر تقریر کر رہا تھا' اور میں اسی پر تقریر کے لئے تیار ہو کر بھی آیا ہوں لیکن یہاں مجھے دوسرا ایجنڈا دے دیا گیا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! یہاں ایک بڑا عجیب trend ہے' میں تمام ممبران کی بڑی عزت کرتاہوں لیکن نئے معنی اپنی مرضی سے آئین میں ڈالے جا رہے ہیں اور rules میں ڈالے جا رہے ہیں ۔ اپنی مرضی سے تو کوئی بھی قانون تبدیل نہیں کیا جا سکتا ہے۔اس میں جس rule کا حوالہ دیا ہے اس میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ

Such Order Of The Day shall be intimated to the Secretary a day before and we did intimate it a day before. Then the second proposition goes The Parliamentary tradition is that Government shall not do anything without the Order Of The Day or the Opposition. That is not the Parliamentary practice.

Mr. Acting Chairman: Keeping in view the precedents of this House it is better for both sides to move in the same sequence.

Syed Iqbal Haider: Those issues are also of this Order Of The Day and are being repeated since last two weeks. I had last night made personal request to the honourable Leader of the Opposition that there are certain Bills which are of national importance and they should be given priority. Day before yesterday, when I had mentioned and drawn attention of the honourable Leader of the Opposition, he had rightly pointed out that, Iqbal! those important Bills should have been placed before and I bowed before that observation and I am not legislating for the personal reasons. It is my national duty. Sir, this is a Bill of utmost importance to preserve and protect the territorial limits of our country. This is a Bill of much importance, that is why I placed it on the Order Of The Day earlier. With your permission, Sir, I move that......

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: On point of order. The law Minister is not competent to move this motion.....

Syed Iqbal Haider: I am very much competent to move this motion.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: He is not the Minister In-charge. Notice was given to us by Mr. Aftab Shabaan Mirani, the notice stands in his name that was circulated and he is only competent as he is the Minister In-charge, he has to move this motion and not Mr.Iqbal Haider.

Syed Iqbal Haider: Sir, which rule prevents Iqbal Haider to move this motion.

Mr.Acting Chairman: Please quote the rule.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, Rule 110. On the day on which the motion for consideration is set down in the Order Of The Day which shall, unless the Chairman otherwise directs, be not less than two days from the receipt of the notice, the Minister or, as the case may be, the member giving notice, may move that the Bill be taken into consideration.

The member, the Minister who had given the notice, not any Minister. This is the language of Rule 110. Sir, there is a sense behind it, that the Minister who had given the notice, he should be present in the House, he had given the notice, he wanted to move this motion and he should move this motion and we should......

Syed Iqbal Haider: Read Rule 109 also, Sir.

Mr. Acting Chairman: I would request you Mr. Bhinder, please read rule 109 also.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Yes, Sir, I have read Rule 109. At any time after the Bill has been circulated, any Minister in the case of his own Bill and in any case any member may give a notice of his intention. Yes, I do not deny, that any Minister can give a notice, but here the notice has not been given by Mr.Iqbal Haider. That notice is given by Mr.Aftab Shahban Mirani.

Syed Iqbal Haider: At any time the Bill has been circulated, after the circulation, Mr. Aftab Shahbaan Mirani has given a notice for circulation of that Bill. The occasion, after circulation only arises which I give a notice of moving the Bill for discussion in the House.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: So far, sir, that is not motion that Mr. Iqbal would move for consideration of this Bill. Whatever we have

received that is on the Order Of The Day, even in the Order Of The Day which has been circulated today it has been mentioned that Mr Aftab Shahbaan Mirani will move this motion.

قاضی حسین احمد۔ جناب چیئرمین۔ ہمیں تو یہاں پر اب چھ سال سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ یہاں پر ایک پریکٹس ہے کہ جب ایک منسٹر نہیں ہوتا تو دوسرا کام دیکھتا ہے کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے اپوزیشن کو اس طرح کی چیزوں پر نہیں لڑنا چاہئے۔ جو خود وہ کرتے رہے ہیں۔ یہاں پر خود ان کی حکومت تھی اور وہ خود کرتے رہے ہیں۔ تو اس طرح کی چیزوں پر جھگڑنے کی بجائے جو کام کی بات ہو اس پر کوئی جھگڑا چھیڑیں۔ گورنمنٹ کے اندر بہت بڑے بڑے سوراخ اور غار ہیں ان کو پکڑیں، چھوٹی چھوٹی چیزوں کے بجائے جو گورنمنٹ نے اس ملک کا سارا بیڑا تباہ کیا ہوا ہے اس کو پکڑنے کی کوشش کریں۔

(interruption)

Mr. Acting Chairman: Jam Sahib on point of order.

Jam Kararuddin: Sir, 110 is quite clear, on the day some motion for consideration is set down in the Order of the Day which shall, unless the Chairman otherwise directs, be not less than 2 days from the receipt of the notice, the Minister, any Minister, not the concerned Minister,. the Minsiter or as the case may be, the member giving the notice may move, as the case may be, any Minister, not the concerned Minister. Therefore, Syed Iqbal Haider can move.

Mr. Acting Chairman: You (Syed Iqbal Haider) kindly proceed on.

Syed Iqbal Haider: Sir, I am on my legs, there is no point of order while I am standing.

Mr. Acting Chairman: Gen. Saeed Qadir Sahib, what is your point of order?

Lt. Gen (Retd.) Saeed Qadir: Mr. Chairman, the Government thinks that we are trying to be obstructionists instead of helping them out to move these Bills. Then what the impression the Government has and the Minister of Law has just stated very categorically that he has spoken to the Leader of the Opposition and made a request that Bills of greater importance should be taken up first and he thinks that this Bill which is now being taken up is of greater importance. I am surprised to hear this from the Government. When the session started and the Bills were to be introduced then the Govenment did not have the ability to point out which Bills are of greater importance and that they could not put these on the agenda first when the session started and we could have taken these on. Suddenly daring the last 24 hours or may be 36 hours the Minister of Law realizes that this Bill is particularly of great importance and the point that Qazi Hussain Ahmed has raised with regard to helping the Government, there is a tradition, a decorum of the Parliament, and there is no reason to disrupt Sir, when 'Azan' was announced yesterday, suddenly we decided that the speaker has not the right to finish the speech. I think, it is a very bad tradition that we are setting up by not allowing the speaker to at least finish his speech and, therefore, there is no reason why that Bill should now be taken up first and after that this Bill may be taken up. Let us finish that Bill and then take up this one. So, I would request you not to allow the Minister to move his motion. That is very important, otherwise, you must take the sense of the House.

جناب قائم مقام چیئرمین۔یہ عذر لنگ ہے۔

Lt.Gen.(Retd.) Saeed Qadir: No, Then Sir, take the opinion of

the House and the majority can decide it.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جنرل صاحب ! آپ ذرا اپنا غصہ ٹھنڈا کریں ۔ اس ہاؤس کی روایت رہی ہے ۔ ہم اس سے قبل تین سال سے دیکھتے آئے ہیں ۔ ہم کرتے آئے ہیں ۔ ایسی بات نہیں ہے ۔ and there is no bar at all. Any Ministr can move and we have been observing this for the last three years.

(interruption)

Mr. Acting Chairman: Let the agenda come.

Lt.Gen.(Retd.) Saeed Qadir: I am using a different logic.

قاضی حسین احمد۔ جناب چیئرمین! میں عرض کروں گا ۔ میں جنرل صاحب کی تائید کرتا ہوں ۔ میں نے اس پر بات نہیں کی تھی ۔ وہ جو ایک مسئلہ چل رہا تھا جس پر ایک ممبر تقریر کررہا تھا اور اس کی تقریر آدھی رہ گئی تھی اس مسئلے کو چھوڑ کر دوسرا لینا یہ صحیح نہیں ہے ۔ یعنی وہ کسی اور کا نیا بل move کرنا چاہیں اس کے بعد move کرسکتے ہیں۔ لیکن یہ کہ ایک مسئلہ چل رہا ہے اس پر ایک آدمی تقریر کررہا ہے ۔ میرا خیال ہے یہ اس کا استحقاق ہے کہ وہ اپنی تقریر مکمل کرے ۔ میں ان کی اس بارے میں تائید کرتا ہوں ۔

Lt.Gen.(Retd.) Saeed Qadir: After the member finishes his speech we can then take this Bill. We don't think that we won't take it on.

(interruption)

Mr. Acting Chairman: Let Raja Sahib say something.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Sir, Maritime Security Bill shall also be discussed today. It will be given preference but the commenced business of the House shall be finished first. We never said that something which is already under discussion shall be incomplete and a new shall be taken up. It is never done. This day is fixed primarily for legislation and we will do legislation.

Legislation means that the pending Bills would be taken up and then this Maritime Security Bill will also be taken up. So....

(interruption)

Syed Iqbal Haider: Sir, it is a well established practice of this House that several issues and motions pending.........

(interruption)

Syed Iqbal Haider: Please allow me to complete my words also. I will prove it to this House without any iota of doubt that innumerable motions and debates are inconclusive which are pending in this House even today and the discussion on those pending matters never takes place.

Secondly, even on the Order of the Day repeatedly the business of the first discussion had already started on the policy of Yellow Cab Scheme, that was over taken by the discussion on Sindh situtation. Sindh situation remained inconclusive, it was overtaken yesterday by the Mehran Bank situation. Every day you are doing it.

(interruption)

Syed Iqbal Haider: Please allow me to finish. There cannot be double standard. I yesterday said that before we start Mehran Bank, allow the honourable member Aftab Sheikh Sahib to complete the speech. The Order of the Day was very much intact. The same member said, no, no, it cannot be done, if the conclusion of the speech was of such importance then they should have allowed it to be completed yesterday also before Mehran Bank's discussion. If Mehran Bank's discussion can intercept and over take the honourable member's speech then these are the matters.... I am not asking for any personal favour. If

they do not want to pass any legislation . let them do so, I am not doing it for the sake of my personal gain or loss. I am doing it for the sake of the country and these are the legislations for the whole nation and for the whole country. Let the people of Pakistan see and check themselves that who are opposing the legislation and who are retarding and preventing legislation through Assemblies Let the people know. Please have patience Mr. Bhinder. I respect you being a senior parliamentarian but I cannot allow a whimsical interpretation of the Constitution and the Rules Sir, I have pleaded with utmost humility at my command. Every day for the last two weeks I have been pleading that please, co-operate with us in the paramount and most pivotal and important function of the Parliament i.e. legislation. I have been asking for that. Maritime Security Bill or any kind of Bill is not going to protect my personal self. On the one hand the honourable member says that why Ordinance are being promulgated. I say, yes, I don't like promulgation of the Ordinance but at the same time they say no, when the time of legislation will come all kind of most frivolous, capricious and rediculous objections and point of orders are raised by senior Parliamentarian. Then, I deeply pained when such senior Parliamentarian tries to prevent and retard legislation in this House. This is very unfortunate and this is very unfair sir.

(interruption)

Raja Muhammad Zafar -ul-Haq.. Mr Chairman, I know, and I have full sympathy with Mr. Iqbal Haider. He is over worked. He is tired and most of the work has been heaped on his shoulders. And when a man is tired, I think, he is not in his elements then. Now, all that he has said is not normal. So, I

would request you to erase that from the record of the House. all the apithets, all the abuses. ..

Syed Iqbal Haider: I have not abused anybody.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: You do not know what you were saying. So, I would say that this is also business of the House. It is also legislation. The Civil Law Reforms Bill is also legislation. And the new Bill that they want to introduce is also legislation. We are not asking anything else beyond that. So, there is no question of retarding any legislation in the House. This is also legislation and that is also legislation

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Unfortunately, there is a lot of double talk. Because certain things were agreed in the evening and then the next morning with just as much argument, they try to riggle out of it. Last night these sentences were used that please bring in legislation which have no amendments and which can be passed easily. That should be brought at priority...

Syed Iqbal Haider: Sir, at 1.30 they will say that the time is over. They said so yesterday, when I tried to pursue legislation yesterday in the evening they refused to co-operate with me. Now, they want to bring the Bill which will be discussed for 2 to 3 hours and at the end they will say the time is over. Azan is there, we have to offer prayers. Sir, I know all the tricks of that side. This is precisely what happened yesterday.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب اگر آئٹم نمبر ۱۲ کو پہلے لے لیا جائے تو کیا فرق پڑ جائے گا۔

میجر جنرل(ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ کل کیوں نہیں لیا گیا۔

When we requested that those are the ones which can be passed easily. They said, no, go according to the list. Now, why should the values change today.

راجہ محمد ظفر الحق۔ آج کا دن قانون سازی کے لئے رکھا گیا تھا۔ اسی لئے آج Question hour بھی نہیں رکھا گیا we agreed to this اور اسی لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ قانون سازی کریں۔ پہلے وہ کر لیں اور جانے سے پہلے وہ دوسرا بل بھی کر لیں۔ اس میں کوئی دقت نہیں ہو گی۔

جناب منظور احمد گچکی۔جناب آپ اس کو ہاؤس میں put کر دیں۔

Mr. Acting Chairman: I think let us take the sense of the House. The question before the House is whether we should take item No.12 first......

Syed Iqbal Haider: Sir, it should be put again. Civil Law Bill should not be taken first. We should take item No. 4 first. Let my members be clear.

Mr. Acting Chairman: The question for consideration in which should take item No.12 on today's agenda

Syed Iqbal Haider: Please read out the Bill.

Mr. Acting Chairman: I put Item No. 12 before the House. The question is that the Bill to amend certain laws for bringing procedural reforms [The Civil Laws (Reforms) Bill, 1994], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: Those who want to take this Bill which I have just put before the House, they may stand please.

(At this stage counting was done and there were 23 members in favour of the motion)

Mr. Acting Chairman: Those who do not want to take this Bill, they may stand.

(There were 21 members against the motion)

Mr. Acting Chairman: In favour of the motion are 23 and against it 21, therefore, we should take item No.12 first.

Barrister Kamal Azfar: Sir, I refer to Rule 27. My submission is that the procedure which is being followed is contrary to Rule 27(2)(a) of the Rules of Procedure of the Senate. It clearly provides, "that the business for the day shall be transacted in the order in which it appears in the Order of the Day" So, this question can't be put to the House because once the Order of the Day is before the House then the business should be done according to the Orders of the Day. This is my submission.

جناب قائم مقام چیئرمین۔یہ رول ۲۱۰ کے تحت کی گئی ہے اور اس میں سب کچھ آ جاتا۔

THE CIVIL LAWS (REFORMS) BILL, 1994.

Mr. Aftab Ahmad Shaikh: Sir, we were discussing last time the present proposed amendments to the Civil Procedure Code. I had in fact covered upto item No.8, then I had come to item No.9 which related to the amendments in Section 102 of the Code. Sir, for item No.9 relating to the amendments to Section 102, I fully agree, fully adopt the principles herein initiated by my colleague Mr. Bhinder and I adopt them as such by my colleague Mr. Bhinder and adopt them as such. But as regards item No. 10 relating to the amendments in section 115 of the Civil Procedure Code I would in fact submit that this

amendment proposes to give concurrent jurisdiction to both the High Courts and the District Judges. In fact this amendment creates a facility to the litigent public and I feel that the Government...

(interruption)

Mr. Acting Chairman: Just a minute Shaikh Sahib. Raja Sahib a learned Senator's speech is on and I have given floor to him. Please order in the House.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, as regards this proposed amendment on behalf of the Government I think I will give them the credit for proposing because now they have proposed the spirit of the amendment is that in a concurrent jurisdiction conferred on the District Judge and the High Courts, I think the Government was considering the difficulties of the litigent public which is residing in far off places and they cannot reach the seat of the High Court, so therefore, keeping that in view the Government has given the jurisdiciton to the District Judges to have the powers under section 115. So far as the spirit of the amendment is concerned, the soul of the amendment is that justice should be brought to the door of the people. I think I agree with this amendment. I go over to No. 5. Sir, this is item No. 11 - now in this order I have nothing to add, I have not proposed any amendment.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ amendments تو بعد میں آئیں گی اس وقت تو آپ اغراض و مقاصد بیان کریں۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, my submission is that the main purpose of keeping order 8 in view as regards the amendment was that people used to take lot of time in filing the written statement in courts. Therefore, for

taking any penal action against them the proposed amendment is that the time should be shortened. A short period should be fixed for filing of the written statements and that if a person doesn't take benefit of filing of the written statement within that short period of 90 days he must be penalized. Now that period again has further been lessoned and it has now been proposed that from 90 days the period should be reduced to 30 days. The prupose only Mr. Chairman, is that speedy disposal of the cases should be achieved. As regards 10(2) the object is good for eliminating the real controversy betwen the parties for finding out the document, I think, the principle is alright for Order 10(2) and 13(1) and (2) also. Similarly for Order 16 also the amendment only has one object in view and the object is that those who want to delay the disposal of the cases that delay should be cut short as far as possible.

Now, sir, proceeding further a very important amenndment has been suggested, I am not coming to the main amendment that will be discussed later on but the spirit, the underlined principle is that a mandate has been given to the presiding officer of the court to announce their judgements after hearing their cases and for that a duration has been fixed. Perhaps the purpose, the object, the motive is that the delay which comes in the way of the pronouncement of cases, of the hearing of arguments that should be cut short. Now this requires debate and which will do in the second reading of the Bill. Mr. Chairman similarly Order 21, some of the amendments, I don't know, I am not able to understand, the word 'civil' has been removed from every Order, from every rule of the court without going into the consequances that will follow. The purpose, the aim and the object, when a party on the civil litigation and the question of rights are involved, question of money is involved, question of properties is

involved. putting persons in prison and without giving further explanations the principle, the underlined object, that is not very clear from the amendments. As regards the validity, as regards the correctness, the propriety, of these amendments we will see them when the amendments are discussed threadbare later on. Similarly Sir, much has to be said in what has now been proposed and the way the laws to be amended as regards the grant of injunctions under Order 39 of the amendment of the CPC. There are cases where no doubt parties had abused the grant of injunction, there are case no doubt when the injunction granted by the court and these cases have remained pending in the courts for years, perhaps to stop that practice, to check that practice and to see that these case are disposed of early and that should be no abuse of the process of court. Order 39 has been proposed to be amended but the principle which has been adopted is very crude. It is so crude that the object that they want to achieve is to deliberate speedy justice but I am afraid and I feel that this might not result into a somersault, this might not give entirely a different result, a different consequence. Therefore, I would in principle not favour the object...

Mr. Acting Chairman: Sheikh Sahib, I would like a brief history because we have to only give ......

Mr. AftabAhmad Sheikh: I am at the last amendment.

Mr. Acting Chairman: Yes please. Amendment should be discussed ...

Mr. AftabAhmad Sheikh: Sir, I am not discussing the amendment, sir, I have not read the amendment. The amendment that I have proposed, I am only going through the clauses step by step that have been proposed to be

amended. So, in Order 39 also the object or purpose or amending Order 39, is to avoid the abuse of grant of injunction. I think to avoid cases injunction is granted and the proceedings are protracted. The object is good but in very crude manner in which the object is going to be achieved and I think the result might be different. So for the time being that is what I had to submit, Mr. Chairman, amendment, the principle, the object, the rule, and the objectives of these amendments. We will go through these amendments step by step, when they are taken up. Thank you.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ بولنا چاہیں گے' جی ارشاد فرمائیے۔ جناب شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل ۔ جناب چیئرمین! شکریہ ۔ یہ Civil Laws Reforms Act کے بارے میں کافی عرصے سے محسوس کیا جا رہا تھا کہ عدالتوں میں مقدمات کے فیصلے جلدی نہیں ہوتے، مقدمات کے جلد فیصلے کے لئے اور فریقین کی سہولت کے لئے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی اور اس ضرورت کے پیش نظر ۱۹۹۲ء میں ایک کمیشن کا تقرر کیا گیا۔ کہ کمیشن مقدمات کے جلد تصفیے کے لئے رپورٹ تیارکرے جس کی سفارشات کی روشنی میں حکومت ایک بل تیار کرے تا کہ عدالتوں میں مقدمات کے فیصلے جلد ہوسکیں۔

جناب والا! اس میں شک نہیں کہ اس کمیشن کے ممبران میں پاکستان کے چیف جسٹس ہیں لیکن اس کمیشن نے جو سفارشات پیش کیں ان سفارشات کے مطابق یہ بل تیار نہیں کیا گیا اور ان سفارشات کو اس بل میں پورا کا پورا سمویا نہیں گیا۔ جناب والا! اس موجودہ بل کے ذریعے دو قوانین میں ترمیم کی جارہی ہے ایک ہے Provincial Small Causes Court Act اور دوسرا ہے Civil Procedure Code' جو پہلا قانون ہے Provincial Small Causes Courts Act اس میں ایک اچھی بات یہ ہے کہ صوبائی حکومت سے ججوں کے تقرر کا اختیار لے کر ہائی کورٹ کو دیا گیا ہے' یہ ایک اچھی بات ہے اگر صوبائی حکومت کوئی تقرری کرتی تو وہ لازمی طور پر سیاسی تقرریاں ہوتیں' وہ جج گورنمنٹ کے oblige ہوتے اور شاید وہ جو فیصلے کرتے ان میں سیاسی

وجوہات زیادہ ہوتیں۔ اس وجہ سے اگر ہائی کورٹ ایڈیشنل ججوں کی تقرری کرے گی تو وہ میرٹ کی بنیاد پر ہو گی، قابلیت کی بنیاد پر ہو گی اور ان کی صلاحیت پر ہو گی، اس لئے یہ بات تو اچھی تھی لیکن اس میں جو اور باتیں آئی ہیں اس میں بھی بہت سی خامیاں رہ گئی ہیں۔

جناب والا! میں ایک بات کی ضرور نشاندہی کروں گا کہ موجودہ بل میں Provincial Small Causes Courts Act کی jurisdiction میں اضافہ کیا گیا ہے، پہلے وہ ۲۰۰۰ تھا اور اب وہ ۵۰۰۰ کیا گیا ہے، اسی طرح ۵۰۰۰ کی جگہ ۲۵۰۰۰ کیا گیا ہے تا کہ زیادہ مالیت کے، ۲۰۰۰ کی بجائے ۵۰ مالیت مقدمے اور ۵۰۰۰ کی بجائے ۲۵۰۰۰ مالیت کے مقدمات جو ہیں وہ آسانی سے Provincial Small Causes Courts میں دائر ہو سکیں اور فیصلے ہو سکیں۔ اس میں ایک دو غلطیاں رہ گئی ہیں وہ یہ ہیں کہ جناب والا! سیکشن 27(A) جس میں ترمیم کی جا رہی ہے، اور اس میں ۲۵۰۰۰ کی رقم رکھی گئی ہے jurisdiction value عدالت کی، کہ اتنی مالیت کا مقدمہ جو ہے وہ اس عدالت میں آ سکے گا، وہ تو ٹھیک ہے کہ مالیت زیادہ ہو گئی لیکن اس مالیت کی تشریح نہیں ہے کہ یہ اس مقدمے کی jurisdiction value ہو گی یا مارکیٹ ویلیو ہو گی، ایک مارکیٹ ویلیو ہوتی ہے ایک jurisdiction value ہوتی ہے تو ان دونوں کا کوئی فرق واضح نہیں ہے۔ اس موجودہ ترمیمی بل میں کہ اس سے کونسا مطلب لیا جائے گا کہ ایک مقدمے کی مارکیٹ ویلیو یا اس مقدمے کی jurisdiction ویلیو جو خود فریقین مقرر کرتے ہیں۔

دوسری ایک بات ہے کہ پہلے یہ تھا کہ اگر رینٹ کا مقدمہ ہو اور رینٹ ایک سال سے زیادہ کا بقایا ہو تو اس کا مقدمہ سمال کورٹس میں نہیں آ سکتا تھا کہ جب اس بل میں ترمیم کی جا رہی ہے جناب والا! میں اقتباس پڑھ رہا ہوں آپ کے سامنے

"The application shall be supported by an affidavit or a permission to the effect in form (A), nothing inthis section shall apply to any rent due to government , any rent which has been due for more than 12 months".

اب یعنی اگر رینٹ کیس ہے، ایک شخص جو ہے خود کہیں باہر گیا ہے بیرون ملک گیا ہے، کوئی بیمار ہے یا اور اسی قسم کی مجبوریاں آ گئی ہیں کہ وہ فوری طور پر عدالت نہیں جا سکا ہے اور جب وہ عدالت میں جاتا ہے تو ۱۲ مہینے اگر گزر چکے ہوں اور وہ ۱۲ مہینے کے لئے arears of rent کا دعویٰ کرتا ہے تو پھر وہ Small cause courts میں نہیں جا سکتا پھر وہ عام دیوانی عدالت

میں جانے گا اور عام دیوانی عدالت میں طریقہ کار بہت لمبا ہے تو یہ خامی رہ گئی ہے چاہئے تھا کہ جب اس ایکٹ میں ترمیم کی جارہی ہے تو پھر ان خامیوں کو بھی دور کیا جاتا تاکہ عوام کو اس سے فائدہ پہنچتا تو ایک یہ ہے ۔ دوسری جناب والا ! جو سول پروسیجر کوڈ میں ترمیمیں لائی گئی ہیں ایک تو وہ jurisdicion value کے متعلق ہیں عدالتوں کی اختیار کے متعلق ہیں لیکن اصل بات جو ہے وہ ہے جناب والا! کہ جس طرح میرے ساتھی یعنی بھنڈر صاحب نے وضاحت کے ساتھ سیکنڈ اپیل کے متعلق کہہ دیا تھا کہ جو سیکنڈ اپیل ہوگی اس کے متعلق اس میں جو ترمیم لائی گئی ہے اس کی بھی وضاحت نہیں کی گئی ہے کہ وہ جو pending cases ہیں ۔ ان کے متعلق کیا ہوگا ۔ دوسرا ایک سیکشن ہے سیکشن ۱۱۵ ضابطہ دیوانی کا ۔ جناب والا! اس کے لئے سخت نگرانیاں ' ہم اردو میں نگرانی بولتے ہیں ' revision ہوتے ہیں ۔ revision کے متعلق جناب والا ایک یہ ہے کہ عدالتوں میں زیادہ تر جو مقدمات جاتے ہیں اور فیصلہ ہوتے ہیں کہ آیا اس کیس میں اپیل ہوئی ہے یا اس کیس میں نگرانی ہوتی ہے اور نگرانی ہوتی ہے تو وہ ۱۱۵ کے تحت یا یعنی ۹۶ کے تحت تو ۱۱۵ میں ایک پرویژن یہ درج ہے کہ case decided اور اسی case decided کے لفظ پر بہت سی revisions آئی ہے یہ کیس decided کے متعلق ہے یا کیس pending سے متعلق ہے ۔ تو کیس decided کی کوئی definition نہیں جب ترمیم لائی جارہی ہے تو پھر چاہئے تھا کہ کیس decided کے متعلق بھی اس میں وضاحت کی جاتی کہ کیس decided کا کیا مطلب لیا جائے گا ۔ ایک طرف تو کہتے ہیں کہ مقدمات کا تصفیہ جلدی ہونا چاہئے لیکن دوسری طرف پہلے سے بھی زیادہ وقت دیا گیا ہے جناب والا ! کہتے ہیں کہ

"In sub section (1) in second proviso after the word subordinate the following shall be added namely. which shall provide a copy of such decision within 3 days thereof and the High Court shall dispose of such application within 6 months".

اب ہائی کورٹ کو ۶ مہینے کا ٹائم دیا گیا ہے لیکن جناب والا! اگر آپ جو original یعنی جس میں یہ ترمیم کی جارہی ہے وہ سیکشن دیکھیں تو اس میں ہے کہ "provided further that such application shall be made within 90 days". پہلے تھے ۹۰ دن ۔ تو ۹۰ دن ۳ مہینے تو دائر کرنے کے لئے میعاد مقرر ہے ۔ اور ۶ مہینے میں ہائی کورٹ فیصلہ کرے گی تو ایک revision

جو ہے وہ ۹ مہینے میں فیصلہ ہو گا۔ پہلے یہ نہیں تھا۔ پہلے تو یہ تھا کہ جس وقت وہ ان کے سامنے آ جاتا وہ فوری طور پر اگر فوری نوعیت کا کیس ہو یا اس میں stay writ-petition کوئی آ جائے تو فوری طور پر ہائی کورٹ یا ڈسٹرکٹ جج تاریخ مقرر کر دیتے اور اس کی سماعت ہو جاتی ہے۔ اب تو یہ ہے کہ ۹ مہینے تو کم از کم ایک revision کے فیصلے میں لگیں گے۔ باقی ڈسٹرکٹ جج کے پاس جو revision کے اختیارات ہیں یہ پہلے ہی سے in-corporated ہیں یعنی آپ دیکھیں تو یہ جو سابقہ Act ہے اس کے verbatim کو موجودہ بل میں کاپی کیا گیا ہے۔ تو یہ پہلے ہی سے اس میں موجود تھا اس کی کوئی ضرورت ہی نہیں تھی۔ پہلے ہی سے جو Civil Procedure Code میں amendment کی گئی تھی اور وہ provisions جو تھی وہ موجود تھی۔ جناب والا! یہ ہے ایک بات

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جناب، اختصار سے کام لیجئے۔

جناب شہزاد گل۔ اختصار سے، جناب والا! یہ تو ایسے ہے کہ میں--

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی ارشاد فرمائیے، چلیں آپ۔

جناب شہزاد گل۔ میں general principles پر بات کرتا ہوں میں نے تو amendment پر ابھی تک بات کی ہی نہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ amendment discuss کریں جی۔

جناب شہزاد گل۔ کہ اصل مسئلہ جو مقدمات میں پیش آتا ہے litigant class کو وہ یہی ہوتا ہے کہ فریقین کی تعمیل نہیں ہوتی۔ ایک شخص مقدمہ دائر کر لیتا ہے۔ مدعا علیہ کے پیچھے سمن جاتا ہے، وہ حاضری نہیں دیتا یا avoid کرتا ہے اور پھر اس کے خلاف ایک ex-party proceeding ہو جاتی ہے۔ پھر کہیں جب مقدمہ شروع ہو جاتا ہے تو پھر وہ آتا ہے۔ درخواست دیتا ہے اور عدالت کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتا ہے کہ کوئی reasonable cause تھا جس وجہ سے میں حاضر نہیں ہو سکا۔ اور پھر عدالت cost لگا کے وہ ex-party proceeding منسوخ کر دیتی ہے اور پھر اس کو مقدمہ میں شامل کر کے جواب دعویٰ دینے کے لئے تاریخ دے دیتی ہے۔ درخواست میں جو causes ظاہر کی جاتی ہیں ex-party proceeding یا ex-party degree منسوخی کے لئے ہے آرڈر ۵ اور دوسرا آرڈر ۹ جہاں پر ex-party degree

منسوخ کی جاتی ہے۔ تو دونوں میں causes جو ہیں وہ اس کے متعلق ذکر نہیں ہے اور نہ reasonable grounds کے متعلق کوئی ذکر ہے کہ اس قسم کی reasonable ground اگر ہوں تو پھر عدالت یکطرفہ ڈگری یا یکطرفہ کارروائی جو ہے وہ منسوخ کرنے کی مجاز ہو گی۔ کیونکہ litigant شخص جو ہے اس کو cost جو ہیں وہ نہیں ملتے۔ cost جو ہیں وہ وکیل لیتا ہے۔ وہ شخص جو مقدمہ چلاتا ہے، مقدمہ کرتا ہے اور جب اس کے حق میں ڈگری ہو جاتی ہے پھر اس ڈگری پر عملدرآمد اور اجرا کے لئے جب درخواست آتی ہے اور عدالت سماعت کے بعد جب convince ہو جاتی ہے کہ ہاں اس طرح کا کوئی reasonable cause موجود تھا جس وجہ سے یہ حاضر نہیں ہو سکا ہے جس کی وجہ سے اس کے خلاف یکطرفہ کارروائی ہوئی تھی یا یکطرفہ ڈگری پاس ہوئی ہے۔ تو وہ cost لگا کر منسوخ کر دیتا ہے۔ لیکن یہ cost جو ہے یہ فریقین کو نہیں ملتا۔ بلکہ وہ وکیل لے لیتا ہے اور اس فریق کے پیسے اور جتنا اس کا وقت ضائع ہوتا ہے اس کا معاوضہ اسے نہیں ملتا۔ تو ایک یہ ہے کہ اس کا معاوضہ کے متعلق بھی موجودہ بل میں کسی قسم کا کوئی ذکر موجود نہیں ہے کہ اگر ایسے حالات موجود ہوں تو ex-party proceeding اگر ہو جائے تو چاہیئے تھا کہ ------

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شہزاد گل صاحب، کافی ٹائم ہو گیا۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ ----

جناب شہزاد گل۔ میں دہرا نہیں رہا جناب والا! میرے پاس تو یہ notes ہیں۔ جو کچھ بھنڈر صاحب نے کہا، میں نے ابھی تک وہ بات نہیں دہرائی۔ چاہیئے تھا کہ اس بل میں، چونکہ یہ نیا بل آ رہا ہے یہاں پر، civil courts میں process server ہوتے ہیں، وہ جاتے ہیں موقع پر یا وہ فریق کے ساتھ مل جاتے ہیں یا کوئی پیسے وغیرہ لے کر لکھ دیتے ہیں کہ موجود نہیں تھا یا نشاندہی کسی نے نہیں کی۔ اس قسم کی اور تعمیل نہیں ہو سکتی ہے۔ جناب والا! یہاں پر میرے سارے دوست اور وکلاء صاحبان بیٹھے ہیں Criminal Procedure Code میں جب Amendment نہیں ہوئی تھی اور commitment کی proceeding نہیں ہٹائی گئی تھی تو commitment کے بعد کے مقدمہ directly سیشن کورٹ میں آتا تو سیشن کورٹ میں مقدمے کی hearing کے لئے صرف ایک دن مقرر ہوتا تھا۔ اور تمام گواہ کی پولیس کے ذریعے تعمیل کرائی جائے۔ ان سے warrant پر bailable bonds لے لیتے تھے اور سارے گواہ جو تھے ایک دن پر حاضر ہوتے تھے اور ایک ہی دن میں سماعت ہوتی تھی۔ اور فیصلہ ہوتا تھا اسی طرح اگر ان process servers کی بجائے اگر تعمیل مدعاعلیہ فریقین یا گواہوں کی، پولیس کے ذریعے کرائی جائے تو پھر کوئی بھی شخص غیر حاضر نہ ہوتا اس کے خلاف ex-parte proceedings نہ ہوتی اور نہ مقدمہ میں یک طرفہ ڈگری ہوتی اور نہ اس کے منسوخی کے لئے کاروائیاں ہوتیں اور مقدمہ لمبا نہ ہوتا۔

جناب والا! ایک اور بات یہ ہے کہ پہلے آرڈر ۲۰ کے تحت جج فوری طور پر حکم سنا سکتا تھا۔ وہ arguments سنتے اور کہتے کہ فیصلہ میں سناتا ہوں۔ اسی وقت short order

کے ذریعے بعد میں detailed judgement لکھتا ۔ اب اس کو تیس دن کی مہلت دی جا رہی ہے اس کو یہ اختیار دینا چاہئیے کہ اگر وہ اسی وقت فیصلہ سنانے یا اس قسم کی اگر کوئی بات ہو تو وہ فیصلہ کر سکتا ہے ۔ اس کے لئے مدت کا تعین اچھی بات نہیں ہے ۔ جناب والا ! اس کے علاوہ جس مقصد کے لئے یہ بل لایا جا رہا ہے وہ اس سے قطعاً حاصل نہیں ہوتا ۔ وہ کہتے ہیں کہ Justice delayed is justice denied تو اسی مقصد کے لئے یہ لایا جا رہا تھا کہ delay in justice نہ ہو ، مقدمہ جلد ختم ہو ۔ فریقین کو سہولت ہو فریقین کو آسانی ہو لیکن جس طرح سے یہ بل ترتیب دیا گیا ہے ۔ اس سے مقصد قطعاً حاصل نہیں ہوتا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ شہزاد گل صاحب اختصار سے کام لیجئے آپ relevant جا رہے ہیں آپ ذرا اختصار سے کام لیں ۔ مہربانی کر کے ۔ آپکو دو منٹ اور دیتا ہوں پھر آپتشریف رکھیں ۔ چلئیے جی ۔

جناب شہزاد گل ۔ جناب والا اگر میں نے بل سے باہر کوئی بات کہی ہو تو پھر آپ جو بھی حکم فرمائیں وہ سر آنکھوں پر ۔ بل سے باہر میں نہیں گیا ۔ میں تو یہی کہتا ہوں کہ جس مقصد کے لئے یہ بل لایا گیا ہے وہ اس سے قطعاً حاصل نہیں ہوتے ۔ لہذا اس بل کو کمیٹی میں بھیجا جائے ۔ تا کہ اس میں amendments تجویز کی جا سکیں اور ہم نے جو amendments دی ہیں وہ اس میں شامل ہو سکیں ۔ تا کہ جو مقصد ہے وہ حاصل ہو جائے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ شکریہ جی ، کسی اور صاحب نے بولنا تو نہیں ؟ میں put کروں گا ۔ جی جناب شفقت محمود صاحب ۔ آپ اس بل پر بولنا چاہیں گے ۔

جناب شفقت محمود ۔ میں سب سے پہلے آپ کو مبارک دیتا ہوں کہ آپ نے معزز اراکین کو اختصار سے کام لینے کی ہدایت کی ہے اس لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ ہمیں اس طرف سے اختصار کسی چیز میں نظر نہیں آ رہا ۔ عرض یہ ہے کہ ہم نے پچھلا آدھا گھنٹہ سنا ہے آپ دو منٹ تو ہماری بات سن لیں جی ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ اپنے وزیر قانون سے بات کر لیں ۔ تو اس کی consideration کو ہم oppose نہیں کریں گے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ آپ تشریف رکھیں جی ۔ میں put کرتا ہوں ۔

جناب شفقت محمود ۔ چلیں جی put کر دیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ ہاں put کرتا ہوں ۔ So, kind of you مہربانی آپ دونوں کی

Mr. Acting Chairman: It hs been moved by Syed Iqbal Haider, Minister for Law and Parliamentary Affairs that the Bill to amend certain laws

for bringing procedural reforms. (The Civil Laws(Reforms) Bill, 1994.), as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: The motion is carried.

Syed Iqbal Haider : Sir, please defer the second reading, I am saying this after the agreement with the Opposition.

Mr. Acting Chairman: So, should we go to item No.4.

Syed Iqbal Haider: Yes, item No.4.

Mr. Acting Chairman: Now item No.4, Syed Iqbal Haider Sahib.

ذرا آپ توجہ دیں ۔ میں ایک منٹ کے لئے عرض کرنا چاہوں گا کہ ملک قاسم صاحب ۔ توجہ فرمائیں گزارش یہ ہے کہ جب سے ہمارا اجلاس شروع ہوا ہے یا اس سے قبل بھی جناب آفتاب شعبان میرانی صاحب کبھی تشریف نہیں لائے اور اتنی اہم Legislation پر بحث ہو رہی ہے ۔ یہ ان سے متعلق ہے ۔ کیا آپ بتا سکیں گے کہ وہ تشریف کیوں نہیں لاتے ۔ میں ایسے ہی اپنے طور پر پوچھ رہا ہوں ۔ کیا وہ باہر کسی ملک گئے ہیں؟

ملک محمد قاسم ۔ وہ حج کے لئے گئے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ ماشاء اللہ ۔ مجھے معلوم نہیں تھا۔ شکریہ جی ۔ Now item No.4. Syed Iqbal Haider.

The Maritime Security Agency Bill, 1994 (Consideration)

Syed Iqbal Haider: Thank you Mr. Chairman, I move that the Bill To Provide For Constitution And Regulation Of The Maritime Security Agency[The Maritime Security Agency Bill, 1994], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ آپ ایوز کرتے ہیں ۔ ایوز کیسے کرتے ہیں؟ کیا amendment ہے اس میں ؟۔ آپ اس پر بولیں

Syed Iqbal Haider: Sir, the basic objectives are that in 1980 the United Nations Convention on the Law of Sea had allowed the Coastal States to extend their territorial waters from 12 miles to contiguious zone up to 24 miles and Exclusive Economic Zone (EEZ) up to 200 miles. Pakistan has also declared its exclusive Economic Zone up to 200 miles through Pakistan Territorial Water and

Maritime Zone and has accordingly acquired a Sea Area of about 2 ,40,000 square miles The enormous economic wealth in this vast area belongs to Pakistan Sir However, after declaration of our exclusive Economic Zone upto 200 miles there was no Agency or Department in the country to protect this economic wealth and enforce country's sovereignty over its Exclusive Economic Zone. The Defence Committee of the Cabinet had decided to establish Maritime Security Agency for the purpose which was inaugurated by the then Prime Minister on 1st January, 1987 The legal cover of this Agency was provided through a government resolution. The Maritime Security Agency Personnels were made subject to Pakistan Navy Ordinance, till such time a separate law was made for their governance. The Maritime Security Agency Act has, therefore, been drafted to provide legal cover to the Agency and diciplinary control of Maritime Security Agencies Personnels Sir. The draft Bill was approved by the Federal Cabinet on 6th December, 1993 . It was tabled in the National Assembly on 16th January, 1994. It was referred to the Standing Committee of the National Assembly and the Standing Committee of the National Assembly after examining the Bill approved its contents on 13th April, 1994 and then it was passed by the National Assembly in the end of April, 1994. Sir, the brief objects of the Bill are, (1), to provide the legal cover for activities of Marri-time Security Agency which already exists sir. It is already there, it is functioning since 1st January, 1987. This concept was approved by all the Governments i.e. Mr. Junejo's and by as the first Government of PPP in 89, as well as by Mr. Nawaz Sharif's Government in 1990 and the only omission to provide a legislative cover, statutory cover, was ignored which necessity was felt by our government on immediately coming into power on 6th December, 1993 . Our cabinet approved the legislation on this, for the providing cover to the MSA, that is Marri-time Security Agency. This is an undisputed thing sir. We have an enormous area which we have acquired in the sea of about 24000 square miles and that Agency is alreay functioning . It is necessary to provide a statutory cover. All the four governments starting from Mr. Junejo's time till today have approved the idea and it was the duty of the government to provide the statutory cover. So, the omission of the past

is being fulfilled and it is being acted upon now in the national interest. It is a question of sovereignty of Pakistan. It is a question to protect the national wealth of the country. It is for this primary reason that I was most anxious that since all the governments in the past had approved the idea of the Mari-time Security Agency, therefore, a statutory cover should be provided by this House also unanimously and I hope the Leader of Opposition and members on the Opposition side will help the Government in providing this statutory cover by passing this Bill unanimously and show to the world that on national interest on the issue of soverignty of Pakistan we are all one. And with this hope I request them to pass this Bill, sir.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر گجکی صاحب۔

جناب منظور احمد گجکی۔ جناب والا ! پہلے بھی ہاؤس کے اندر دو تین مرتبہ چیئرمین صاحب کی رولنگ بھی ہے ۔ وہ یہ کہ جو بل ہاؤس میں put کئے جاتے ہیں اور جو amendments ہوتی ہیں ۔ ان کے ساتھ ایک سائڈ پر original Bill رکھا جاتا ہے اور دوسرے سائڈ پر اس کی amendments رکھی جاتی ہیں ۔ ایسا نہ ہونے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے فرض کریں دس دن پہلے ایک چیز موو ہو چکی ہے اور original Bill چونکہ ہمارے پاس نہیں ہوتا جب آخر میں ہم discussion پر آتے ہیں تو comparison کے لئے دونوں کو side by side ہونا چاہئیے ۔ یہ Chair کی رولنگ ہے اور میری گزارش یہ ہے کہ آئندہ اس طریقے کو اپنایا جائے ۔ اس سے آسانی یہ ہوگی کہ ممبران کو کوئی تکلیف نہیں ہو گی وہ comparison کر سکیں گے کہ کس معزز ممبر نے کیا amendment کی ہے۔ اور کس لئے کی ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی ارشاد فرمائیں بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جہاں تک ان اصولوں کا تعلق ہے، ان عوامل کا تعلق ہے جو اس بل کا محرک بنے ۔ میں ان پر زیادہ شدت سے اعتراض نہیں کروں گا ۔ لیکن جناب والا کچھ باتیں ایسی ہیں کہ جو ایک احسن طریقے سے بھی حل ہوسکتیں ہیں۔ اور اس کے لئے ہمیں دیکھنا یہ ہو گا کہ بحیثیت ایک قانون ساز ادارے کے، کہ ہم اس طرح سے ان Bills کو لائیں، ان Ordinances میں ترامیم کرائیں جو کہ ایک مسلمہ اصول قانون سازی ہے۔ جناب والا! اس میں ہمارے ہاں ایک یہ ریت چل نکلی ہے کہ جب بھی ہم کوئی چیز لانا چاہتے ہیں، کوئی بل یا کوئی ترمیم لانا چاہتے ہیں تو ہم اس کے لئے independent اور الگ بل لے آتے ہیں۔ جناب آپ نے یہ دیکھا ہوگا کہ labour laws میں یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ ایک بل کے ذریعے آٹھ قوانین میں ترمیم کی گئی لیکن جب یہ وقت آئے گا تو میں عرض کروں گا لیکن اس بل کے متعلق میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے Territorial Waters and Maritime Zones Act

1976 موجود ہے۔ اس کے علاوہ The Pakistan Navy Act 1961 موجود ہے لیکن ان Acts میں ترمیم کرنے کی بجائے ہم ایک independent legislation لا رہے ہیں۔ اس سے بہت سارے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ جناب والا! اگر آپ امریکہ کے ایک subject پر laws دیکھیں تو ایک law میں ہی جتنی بھی ترامیم وہ چاہتے ہیں، کرتے چلے جاتے ہیں تا کہ کسی پڑھنے والے کو یہ دقت نہ ہو کہ نیوی کے متعلق قوانین کو کیسے تلاش کیا جائے۔ اسی لئے وہ نیوی کے متعلق جتنے بھی قوانین ہیں، ان کو نیوی کے basic Act میں رکھتے ہیں۔ اس سے کسی بھی پڑھنے والے، ایک وکیل، ایک جج، ایک پارلیمنٹرین یا جو بھی ہو، کو یہ دقت محسوس نہیں ہوتی کہ اس نے نیوی ایکٹ کو الگ پڑھنا ہے، Maritime Zone Act کو الگ پڑھنا ہے۔ Maritime Security Agencies Act الگ پڑھنا ہے۔ جناب والا! اس سے بہت ساری دقتیں پیش آتی ہیں، خاص طور پر وکلا اور ان لوگوں کو جن کا ان قوانین سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے زیادہ بہتر ہوتا کہ جو یہ ترامیم لانا چاہتے تھے، یہ ان Acts میں لے آتے کیونکہ انہوں نے ان Acts کی تعریفات تو اپنا لی ہیں۔ اگر وہ تعریفات اپنا لی ہیں تو کیا یہ اصول جو ہیں، یہ ان Acts میں نہیں دئے جا سکتے تھے؟ جناب یہ ان Acts میں دئے جانے چاہیئے تھے۔ میری پہلی یہ گزارش تھی۔

جناب والا! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ Territorial Waters, Contiguous Zone, Exlusive ECO Zone ان سب کی تعریف پہلے دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس بل کے ذریعے حکومت یہ اختیارات بھی لینا چاہتی ہے کہ اس کے علاوہ بھی جو Zones ہیں، وہ گورنمنٹ مقرر کرے گی، یا extend کرے گی۔ یہ اختیار بھی گورنمنٹ کو ہوگا۔

جناب والا! اگر بیرونی ممالک کے قوانین کو دیکھیں تو ان میں ہر وہ چھوٹی سے چھوٹی چیز جو ہمارے ہاں executive order سے serve ہوتی ہے، وہاں وہ legislation سے ہوتی ہے۔ وہاں Houses کو confidence میں لیا جاتا ہے۔ اگر چھوٹی سے چھوٹی encroachment ہٹانے یا ٹریفک کا کوئی قانون بدلنے کی ضرورت ہوتی ہے تو اسے بھی پارلیمنٹ کے سامنے لایا جاتا ہے لیکن جناب والا! یہاں ایک طریقہ چل نکلا ہے کہ powers لے لی جاتی ہیں اور پھر delegated legislation ہوتی ہے۔ اس سے بہت سارے معاملات میں پارلیمنٹ بے دخل ہو جاتی ہے اور تمام قوانین پر عمل درآمد اور ان کے اختیارات جو کہ پارلیمنٹ کے ہوتے ہیں، وہ delegated legislation کے ذریعے سے گورنمنٹ استعمال کرتی ہے۔ جناب والا! میں اس اصول کی مخالفت کرنا چاہتا ہوں کہ پارلیمنٹ سے قانون سازی کے اختیارات کو لیا جائے اور ایک ایکٹ میں ایک شق کے ذریعہ سے حکومت کو اختیارات دئے جائیں۔ اس سے حکومت کو یہ اختیار ہوگا کہ یہ Zone جو ہے، یہ بڑھا دے گی اور حکومت کو یہ اختیار ہوگا کہ اس میں یہ کارروائی کر دے، جناب والا! یہ بات جو ہے یہ اصولی طور پر درست نہیں ہے۔ قانون میں تبدیلی زیادہ سے زیادہ قانون سازی سے لائیں کیونکہ اگر اس طرح تبدیلی لائیں گے تو اس سے بہتری ہو سکے گی اور اگر آپ یہ تمام اختیارات دے دیں گے تو یہ درست نہیں ہوگا یا پھر آپ ایسے کریں کہ ایک بل

میں ایک ہی ایسی کلاز رکھ دیجئے کہ اس قانون کے لئے تمام اختیارات جو ہیں ' یہ فیڈر ل گورنمنٹ کو ہوں گے۔ جناب والا! اس پر مجھے اعتراض ہے۔

جناب والا! تیسری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آفیسر یا چھوٹے ملازم میں distinction ہے لیکن انہوں نے آفیسر کی جو تعریف کی ہے ' اس میں کوئی pay scale یا pay grade نہیں لکھا ہے کہ کون سا آفیسر ہو گا؟ میں defination کی کلاز (h) پڑھتا ہوں۔

(h) "Officer means a person appointed or in a pay scale or in order of the agency but does not incluse a member of the staff"

Member of the staff, inculde نہیں کرے گا لیکن Officer جو ہے ' یہ کون سا Officer ہو گا ؛ Officer تو بیس/بائیس گریڈ کے بھی ہوں گے۔ ۲۱ گریڈ کے بھی ہوں گے ۔ کیسے آفیسر کی اور اس کی کیسے distinction ہو گی ۔ اس کے متعلق یہ واضح نہیں ہے ' یہ واضح ہونا چاہئیے تھا۔ اس کے علاوہ میں عرض کروں گا کہ اس بل کا ایک اصول یہ ہے کہ اس میں ایک ڈائریکٹر جنرل کی تقرری کا اختیار حکومت کو ہو گا کہ وہ اس فورس کو چلانے کے لئے ایک ڈائریکٹر جنرل مقرر کرے گی اور وہ نیوی کا ملازم ہو گا۔ لیکن اس کے علاوہ ایک ڈائریکٹر اپریشنز ہو گا ' ایک ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن ہو گا ' ایک ڈائریکٹر ٹیکنیکل ہو گا ' ایک ڈائریکٹر بجٹ اینڈ اکاؤنٹس ہو گا اور ایک ڈائریکٹر لیگل افیئرز ہو گا۔ یہ مختلف ڈائریکٹرز ہیں جو اس سارے قانون کے تحت مقرر کئے جائیں گے اور یہ اختیارات بھی حکومت کو ہیں ۔ جہاں تک تعلق ڈائریکٹر جنرل کا ہے مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہونا چاہئے' نیوی کا آدمی ہونا چاہئے ۔ کیونکہ وہی competent آدمی ہے ۔ باہر کا آدمی وہاں پر جا کے کوئی کارآمد کام نہیں کر سکتا۔ لیکن جہاں تک ان افسروں کا تعلق ہے ان افسروں کے بارے میں یہ نہیں لکھا گیا اس قانون میں کہ یہ بھی نیوی کے ملازم ہوں گے اور یہ بھی نیوی سے لئے جائیں گے۔ یہ بھی ٹیکنیکل کام ہیں ۔ یہ جو ڈائریکٹر ٹیکنیکل ہے یہ نیوی کے علاوہ کون کر سکے گا۔ اور اگر ادہر سے کوئی آدمی وہاں لے لیا جائے یا گورنمنٹ کی یا حکومت کی صوابدید پہ ہو تو میرے خیال کے مطابق یہ اصول بھی درست نہیں ہے جو اس میں رکھا گیا ہے کہ صرف ڈائریکٹر جنرل نیوی کا ملازم ہو گا اور دوسرے کے لئے یہ قید نہیں رکھی گئی ۔ میرے خیال کے مطابق اس کے لئے بھی یہ قید ہونی ضروری تھی۔ اس کے علاوہ اس میں اگلا اصول یہ رکھا گیا ہے کہ سٹاف بھرتی کرنے کے اختیارات ' تمام محکموں میں سٹاف رکھنے کے اختیارات ' بھرتی کرنے کے اختیارات ' چھوٹا سٹاف رکھنے کے اختیارات اس ڈائریکٹر جنرل کو ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے ۔ لیکن یہ بھی حکومت کی منظوری کے تابع بنائے گئے ہیں کہ اگر اس نے نچلے ملازم بھرتی کرنے ہیں تو یہ بھی حکومت کی منظوری سے ہی وہ بھرتی کر سکے گا۔ وہ ازخود نہیں کر سکتا۔ حالانکہ وہ بھی ان کا appointed ہے ۔ وہ بھی نیوی کا ملازم ہے۔ لوئر سٹاف بھرتی کرنے کے جو اختیارات ہیں کم از کم وہ اس کو دیجئے کہ وہ اس کے لئے دست نگر حکومت کا نہ ہو کہ ہر وقت وہ حکومت

سے ہی یہی کہتا رہے کہ جی حکومت مجھے منظوری دے تو پھر میں اس کو رکھ سکوں گا۔

ایک provision اور ہے جو حلف وفاداری کے متعلق ہے۔ مجھے نیوی کے پوائنٹ آف ویو سے کوئی اتنی زیادہ واقفیت نہیں ہے ۔ میں Frankly confess کرتا ہوں۔ لیکن یہ جو حلف وفاداری ہے یہ چھوٹے سے چھوٹے ملازمین کے لئے بھی رکھا گیا ہے۔ جو آدمی ان پڑھ ہو گا اس کے آگے آگے ایک آدمی حلف پڑھے گا اور وہ بعدمیں حلف پڑھے گا ۔ کیا یہ حلف ان سے بھی لیا جائے گا ۔ چھوٹے سے چھوٹے ملازم کے لئے بھی یہ رکھا گیا ہے کہ وہ حلف لے گا ۔ پتہ نہیں کس حد تک یہ بات درست ہے ۔ حلف وفاداری جو اوپر کے لیول سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے ملازم کے لئے بھی رکھا گیا ہے اس کی میرے خیال کے مطابق ضرورت نہیں تھی۔

استعفیٰ دینے کا اس میں ایک اصول ہے کہ استعفیٰ نہیں دے سکتا۔ اس میں کلاز ۸ ہے کہ کوئی ملازم اپنی ٹرمز آف اپوائنٹمنٹ کے مطابق ' اگر بھرتی ہو گیا' اگر اس نے غلطی کر لی ' اگر وہ لے لیا گیا' اگر وہ سروس میں چلا گیا تو پھر اس کے بعد وہ استعفیٰ نہیں دے سکتا۔ ہرکسی کے اپنے اپنے حالات ہوتے ہیں۔ کوئی ملازم تلاش روزگار میں اور مصیبت میں اورمشکل میں وہاں جوائن کر ہی جاتا ہے تو کم از کم اتنی پابندی تو نہیں ہونی چاہئے کہ وہ استعفیٰ ہی نہیں دے سکتا۔ جہاں تک اصولوں کا تعلق ہے وہ تو جناب یہ ہے کہ اگر ہم اصول بیان کریں گے تو اصولاً جتنی کلازز ہیں ان میں سے ہر ایک کلاز میں کم از کم ایک اصول تو ضرور ہے۔ اس اصول کو اگر ہم ڈسکس کریں گے پہلی ریڈنگ میں تو پہلی ریڈنگ تو اسی لئے ہوتی ہے ۔ جناب! ایک کورٹ آف اپیل ہے ۔ کورٹ آف اپیل کا اصول رکھا گیا ہے ۔ لیکن اس میں معلوم نہیں کہ کون ہو گا۔ اور اس میں معلوم نہیں کہ تعداد کیا ہوگی Court of appeal کی؟ یہ بل اس لحاظ سے بھی نامکمل ہے ۔ اس کے علاوہ ریگولیشنز جناب ' ایک تو رولز ہیں ' رولز بنانے کا حکومت کو اختیار ہے لیکن ریگولیشنز بنانے کے لئے یہ اختیار ڈائریکٹر جنرل کو دیا گیا ہے ۔ لیکن عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ رولز بنانے کے لئے بھی وہ چیزیں مختص کر دی جاتی ہیں۔ کہ ان ان معاملات میں حکومت رولز بنائے گی ۔ لیکن ریگولیشنز کے لئے کوئی وضع نہیں کیا گیا ہے کہ ڈائریکٹر جنرل کن کن امورات کے لئے ریگولیشنز بنائے گا ۔ اس لحاظ سے بھی میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل نامکمل ہے ۔ اور اس میں یہ واضح ہونا چاہئے تھا کہ ڈائریکٹر جنرل کو کن کن معاملات میں ریگولیشنز بنانے کا اختیار ہے ۔ جناب والا! میں ان خامیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اس بل کی مخالفت کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد۔جناب چیئرمین! جہاں تک اس بل کا تعلق ہے اور جہاں تک میں سمجھا ہوں وہ یہ ہےکہ پاکستان کی بحری دفاعی حدود کا تحفظ تو نیوی کرتی ہے۔ لیکن اب ایک ایجنسی بنائی جارہی ہے ۔ جو بحری سلامتی کے لئے کوشش کرے گی۔ اس میں جناب چند چیزیں ایسی ہیں جن کے لئے میں گزارش کروں گا۔ جہاں تک بحری علاقوں کا تعلق ہے تو اس

میں لکھا گیا ہے کہ ان کی تعریفات "د" میں دیکھنے کہ بحری علاقوں سے ملکی پانی، متصل پٹی، براعظم کا کنارہ آب اور پاکستان کی مخصوص معاشی پٹی یا کوئی دوسری پٹی پر یا علاقہ مراد ہے جس کے بارے میں وفاقی حکومت نے ایسا اعلان کیا ہو ۔ جناب چیئرمین صاحب ! سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ بلوچستان کے جو ساحلی علاقے ہیں اور اسی طرح کراچی کے جو ساحلی علاقے ہیں جہاں پر ماہی گیری ایک پیشے کے طور پر اپنائی جاتی ہے ۔ وہ ہےمعاشی طور پر اور پاکستان کی تجارت کے لئے انتہائی اہم ہے ۔ اس بل میں اس کو نظرانداز کیا گیا ہے ۔ اور یقیناً بحری سلامتی اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کہ ماہی گیری اور اس کا تحفظ نہ ہو ۔ اور ان کشتیوں کا تحفظ نہ کیا جائے ۔ اس وقت بھی پاکستان کے ماہی گیروں کی کئی کشتیاں ہمسایہ ملک ایران نے اپنی تحویل میں لی ہیں۔ اور کوئی سال ڈیڑھ سال سے ہماری وزارت خارجہ کی جانب سے بار بار کی درخواست کے باوجود اب تک ان کشتیوں کو واپس نہیں کیاجا سکا۔ جناب چیئرمین ! میں آپ کی توجہ چاہوں گا ۔ یہ انتہائی اہم موضوع ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میں بھی یہی عرض کرنا چاہتا تھا تمام ممبر صاحبان سے کہ قانون سازی پر بات ہو رہی ہے اور توجہ فرمائیں ۔ جی ارشاد حافظ صاحب ۔

حافظ حسین احمد۔ جناب ! میں یہی گزارش کرتا ہوں کہ ڈیڑھ سال سے کچھ ماہی گیروں کی کشتیاں جو ایرانی علاقے میں چلی گئی تھیں رات کو مچھلیاں پکڑنے کے لئے، انہیں قبضے میں لیا گیا تھا۔ اس وقت بھی وہ ایرانی حکومت کی تحویل میں ہیں۔ اور وہ غریب ماہی گیر جو بڑی مشکل سے پچاس ہزار یا ایک لاکھ جمع کرکے ایڈوانس دے دیتے ہیں اور پچیس تیس لاکھ کی کشتیاں لے لیتے ہیں ۔ آج کل وہ بے روزگار ہیں اور انتہائی مظلوک الحالی کا شکار ہیں۔ جناب چیئرمین! یہاں پر دفعہ نمبر ۲ کی ذیلی دفعہ "ب" میں کہا گیا ہے کہ بحری علاقوں میں پاکستانی ماہی گیر کشتیوں اور ملاحوں کو کسی قسم کی خلل اندازی یا مداخلت بیجا سے تحفظ فراہم کرنا ایجنسی کی ذمہ داری ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ناکافی ہے، بلکہ اس میں یہ اضافہ کیا جائے کہ وہاں پر غیر ممالک کےلوگ جو کشتیوں کو اغواء کر چکے ہیں یا جو کشتیاں لی جاتی ہیں انہیں دیگر ممالک سے واپس لایا جائے گا ۔ اور اگر یہ ممکن نہیں ہو سکا تو پھر ان ماہی گیروں کو اس کا معاوضہ دیا جائے گا۔ جناب چیئرمین ! ساحل مکران میں کئی واقعات ایسے ہوتے رہے ہیں اور غریب ماہی گیروں کی کشتیوں کو ہمسایہ حکومتیں یا وہاں کے جو بحری قزاق ہیں وہ لے جاتے رہے ہیں ۔ اس سے پہلے نیوی کا بھی وہاں گشت ہوتا رہا ہے لیکن یہ ایجنسی اس میں ناکام رہی ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں ہم نے جو ترمیم دی ہے اس کو بھی زیر بحث لایا جائے خصوصی طور پر یہ کہا گیا ہے کہ جناب اس ایجنسی کے افسران اور ملازمین کا تقرر جو ہے وہ deputation پر ہو گا۔ کسی علاقے کے ساحل سےمتعلق باتیں وہاں کے باشندے بہتر طور پرسمجھ سکتے ہیں۔ میری تجویز یہ ہے کہ اگر ساحل مکران کے لئے یہ بات ہوگی تو پھر اس کے لئے ضروری ہے کہ اس علاقے کے لوگوں کو ملازمتوں میں لیا جائے بجائے، اس کے کہ دیگر وفاقی

ملازمین کو deputation پر لیا جانے اس صوبے سے لوگوں کو ملازم رکھنے کو اولیت دی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ۔ جی جناب شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل۔ جناب والا ! اس بات میں کسی کو اختلاف نہیں ہے پاکستان کے جغرافیائی حدود اور سرحدوں کا تحفظ جس میں سمندری حدود بھی شامل ہیں Maritime Zone بھی اس میں شامل ہیں ۔ ہر کوئی چاہتا ہے کہ ان کی حفاظت ہو ۔ ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رہیں۔ ملکی مفادات جو ہیں وہ ہرقسم کے خطرات سے محفوظ ہوں ۔ لیکن جناب والا اس کے لئے ایک نئی فورس قائم کرنے کی ضرورت کیوں ہے ؟ پہلے ہی سے بہت سی فورسز موجود ہیں ۔ پہلے ہی سے بہت سی ایجنسیاں ملک میں کام کر رہی ہیں پہلے ہی سے آپ دیکھیں گے تو سب سے بڑی فورس جو ہے وہ پاکستان نیوی ہے ۔ اور اس کے علاوہ سمندری حدود میں وہ لوگوں کو ناجائز کاروبار سے منع کرنے کے لئے کسٹم والے بھی اپنی کارروائیاں کرتے ہیں۔ ایکسائز والے بھی کر رہے ہیں ۔ سول آرمڈ فورسز ہیں ۔ ایف آئی اے ہے ۔ یہ ساری ایجنسیاں پہلے ہی سے موجود ہیں جس کا ذکر ابھی بھنڈر صاحب نے بھی کیا ہے پہلے ہی اس کے لئے ایک قانون علیحدہ موجود ہے۔ تو ان ایجنسیوں کی کارکردگی کو اگر بہتر بنایا جائے ۔ ان کی کارکردگی کو نظم و ضبط میں لایا جائے۔ اور ان سے بہتر طریقے پر کام لیا جائے تو نئی فورس کے قیام کی کوئی ضرورت محسوس نہ کی جاتی۔ ایک اور بل آج کے نظام کار میں شامل ہے Anti Narcotics ایجنسی قائم کی جارہی ہے۔ اس میں بھی ایک نئی فورس create کی جا رہی ہے۔ مقصد یہی ہوا کہ جیالوں کی بھرتی کی جارہی ہے۔ اس کے لئے یہ نئی نئی فورس کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔ جناب والا ! سارے ہاؤس کو سارے پاکستان کو اور اخبارات میں آئندہ بجٹ سے آگاہ کیا جارہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ بجٹ پر تقریر کر رہے ہیں ؟ آپ اصل مسئلے پر آئیں۔

جناب شہزادگل۔ جناب والا ! یہ اس سے متعلق ہے کہ حکومت کی مالی حالت جو ہے وہ اتنی خراب ہے اور عوام کو تیار کیا جا رہا ہے کہ بجٹ کے خسارے کو کم کرنے کے لئے آئندہ بہت زیادہ ٹیکس لگیں گے۔ اور حکومت اپنے بجٹ کے خسارے کو پورا کرنے کی فکر میں لگی ہوئی ہے تو ایسے حالات میں جب کہ ملک کی اقتصادی حالت دیوالیہ ہونے کو ہے ۔ ایسے حالات میں نئی نئی فورسز کا قیام ملک کے ساتھ مذاق ہے اس میں کوئی فائدہ اور بہتری کی صورت نظر نہیں آتی جناب والا۔ ایسے حالات میں نئی فورس کے قیام کی کیا ضرورت ہے ؟ جناب والا اس پر ہم نے بہت سی ترامیم دی ہیں ۔ میں نےبھی کافی ترامیم دی ہیں ۔ہر ایک ترمیم پر میں بولوں گا۔ لیکن جیسا کہ میرے فاضل دوست حافظ صاحب اور بھنڈر صاحب نے بھی کہا کہ اس بل کی قطعاً ضرورت نہیں ہے ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں ۔ہم اس قسم کی forces کے قیام کی اجازت ہرگز حکومت کو نہیں دیتے کیونکہ یہ ملک کے مفاد میں ہرگز نہیں ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ ، شیخ آفتاب احمد صاحب ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب والا! اب تک جتنے بھی دلائل پیش کئے گئے ہیں انہیں adopt کرتے ہوئے اور بالکل اختصار سے کام لیتے ہوئے ایک قانون کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا جس کا حوالہ خود اس بل میں موجود ہے۔ یہ قانون بالکل relevant ہے Territorial Waters and Maritime Zone Act 1976 میں نیوی کی طرف بھی نہیں جاتا، میں آرمی کی بات بھی نہیں کرتا اور میں ائر فورس کی بات بھی نہیں کرتا۔ میں صرف اتنی بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب ایک بالکل relevant قانون ریکارڈ پر موجود ہے جس کا تعلق Territorial Waters and Maritime Zones سے ہے تو یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ قانون کے ہوتے ہوئے صرف ایک چھوٹے سے مقصد کے لئے کہ Maritime Security Agency قائم کی جائے، قانون میں ترمیم کی جاسکتی تھی۔ اسی Maritime Zone Act میں ترمیم کرکے یہ ایجنسی قائم کی جا سکتی تھی۔ اس سے non-developmental expenditure کا اضافہ ہوگا۔ مقصد ہم دوسرے طریقے سے حاصل کر سکتے ہیں۔ لہذا اس نئے بل کی شدت سے مخالفت کی جاتی ہے۔ بات وہی ہے جو کہی گئی ہے کہ اس میں بھرتی کرنا مقصود ہے، کیوں؟ بھرتی اس لئے کہ نہ اس ایجنسی کو body corporate declare کیا گیا ہے کہ یہ body corporate ہے۔ اپنے معاملات میں independent ہے، نہیں، اس کو پھر فیڈرل گورنمنٹ کے رحم و کرم پر رکھا گیا ہے۔ ظاہر ہے جیسا کہ باقی دوست کہہ رہے ہیں ان کی بات صحیح ہے کہ لوگوں کو بھرتی کیا جائے، جیالوں کو بھرتی کیا جائے اگر یہ مقصد ہوتا کہ یہ Security Agency اپنے معاملات میں باقاعدہ independent ہو۔ ایک body corporate ہو تو الگ بات ہوتی لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ Coast Guards موجود ہیں دوسرا تمام عملہ موجود ہے ۱۹۷۶ کا نیا قانون موجود ہے یہ جو نیا قانون propose کیا گیا ہے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ We oppose it Sir.

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا! میں اس بل پر زیادہ نہیں بولوں گا۔ اس میں کچھ fear ہے جس کے بارے میں کچھ reservations ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ ایک معزز رکن کی طرف سے کہا گیا کہ نیوی فورس یہاں موجود ہے اور اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سمندری حدود کو یقیناً پاکستان کی Territorial Waters کہا جاتا ہے لیکن بنیادی طور پر یہ دو صوبوں سے متعلق ہے سمندر یا تو بلوچستان میں ہے یا سندھ میں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ جو نئی فورس بنائی جارہی ہے اس میں ہم حکومت کی جانب سے دو یقین دہانیاں مانگیں گے۔ ایک تو یہ ہے کہ اس نئی فورس میں جو بھرتی ہوگی اس کو یقیناً ان دونوں صوبوں سے ہی لیا جانا چاہیئے۔ کیونکہ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ نیوی میں ان دونوں Provinces کی کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ دوسری بات جو بہت ہی زیادہ تکلیف دہ ہے وہ یہ ہے کہ اس میں Provinces کی جو territories ہیں، کیونکہ Sea کے دو حدود ہوتے ہیں، اس میں ایک Provincial territories ہوتا ہے اور دوسرا National ہوتا ہے، اس کے بعد Deep Sea کا حدود ہوتا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ جس طریقے سے water کی National territory کو بڑھایا

گیا ہے اسی ratio کے لحاظ سے Provinces کے پانی کی حدود کو بڑھایا جائے۔ تیسری میری گزارش یہ ہے کہ ان حدود کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ یہ guarantee بھی ہونی چاہیے کہ ان حدود میں جو main trawlers آتے ہیں ان کی وجہ سے چھوٹے ماہی گیروں کے پیشے پر بڑا فرق پڑتا ہے کیونکہ جو trawlers آتے ہیں وہ چھوٹی مچھلیوں سے لے کر بڑی مچھلیوں تک اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ اس وقت میرے خیال میں کوئی پچاس سے ساٹھ تک trawlers کو permission دی گئی ہے اور وہاں کے ماہی گیر اب اس کے لئے سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ بلوچستان اور سندھ میں یہ problem بہت ہی زیادہ شدت اختیار کر گئی ہے یعنی ان trawlers کی وجہ سے ان کے پیشے کو نقصان پہنچ رہا ہے ۔ میں نے ابھی تین باتیں کی ہیں ۔ ایک یہ ہے کہ اس Force کو جب ترتیب دیا جا رہا ہو تو اس میں particularly سندھ اور بلوچستان کو اہمیت دی جائے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کیونکہ یہ لوگ علاقے کو سمجھتے ہیں ، مقامی لوگ ہیں ، اسلئے اس فورس کو ان دونوں صوبوں سے لیا جائے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح National territory بڑھ گئی ہے اسی طرح Provincial territory کو بھی بڑھایا جائے ۔ تیسری بات یہ ہے کہ اس کی guarantee دی جائے کہ اس Provincial territory میں کوئی trawler فشنگ نہ کرے ۔ یہ میرے تین observations ہیں۔ شکریہ!

جناب قائم قام چیئرمین۔ جناب جنرل سعید قادر صاحب۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر ۔ شکریہ جناب چیئرمین! یہ جو Maritime Security Agency Bill پیش کیا گیا ہے اس میں ادھر سے کچھ اختلاف اس لئے آ رہا ہے کہ بل میں جو objects and reasons دکھائے گئے ہیں انھیں صحیح طریقے سے define نہیں کیا گیا۔ اگر اس میں صحیح طور پر objects and reasons define ہوتے تو شاید لوگوں کے خدشات دور ہو جاتے کہ یہ بل کس نوعیت کا ہے اور کس لئے ضروری ہے ۔ بھنڈر صاحب نے اس کی various clauses پر اور ان کی principles پر تفصیلا" اظہار خیال کیا جن کو میں کلیتا" اختیار کرنا چاہتا ہوں ۔ اس کے علاوہ جو تین چار باتیں ان سے رہ گئی ہیں میں ان پر عرض کروں گا۔ اس بل میں جو Agency بنائی گئی ہے اس میں power of search and arrest دی گئی ہے ، جو شاید ضروری بھی ہو ، لیکن اسےکسی حد تک محدود کرنا ضروری ہے ۔ اس میں search اور arrest کی unlimited powers دی گئی ہیں۔ یہ جمہوری ملک ہے اور جمہوری اداروں میں ضروری ہے کہ انسانی حقوق کو ملحوظ رکھا جائے اور جو بھی اتھارٹی ہو ، جیسے یہ Maritime Security Agency ایک ادارہ ہے اس کو لا محدود اختیار کا مالک نہیں ہونا چاہئیے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ court of appeal ، جس کا ذکر بھنڈر صاحب نے بھی کیا تھا ، اگر بنا ہے اس کے سلسلے میں بھی جو افسران تعینات کیے گئے ہیں ان کی تعداد متعین نہیں کی گئی ۔ اور یہ کس قسم کے افسران ہونگے اس کا بھی ذکر نہیں ہے۔ تو یہ ضروری ہے کہ ان کو specify کیا جائے ۔ اس کے علاوہ اس میں جو power to make the rules ہیں گورنمنٹ

نوٹیفکیشن تو کرے گی gazette کے ذریعے کہ ان میں کیا کچھ ہو گا لیکن بہتر یہ ہوتا کہ اگر ہمیں اس قسم کی اطلاع ملتی کہ جو رولز بنیں گے ان میں کیا powers کس لیول پہ دی جانے گی اگر اس کی اطلاع ہاؤس کو مل جاتی تو شاید یہ تعین ہو سکتا کہ جو اس کے آفیسران ہیں ان کی کیا powers ہوں گی۔ ان چیزوں کے علاوہ جو Territoral Waters and Maritime Zone Act ہے وہ میں نے چونکہ پوری طرح اس کا مطالعہ نہیں کیا میں سمجھتا ہوں کہ اس میں بہت ساری باتیں ایسی ہوں گی جو کہ اس بل کو شاید cover کرتی ہوں وہ بل بھی اگر ساتھ ہوتا تو ایک موقع ملتا ہمیں کہ اس کا مطالعہ کر کے یہ تعین کر سکتے کہ کوئی duplicity تو نہیں ہے ان چیزوں میں۔

اس کے علاوہ جو ترامیم میری ہیں جب وہ آئیں گی تو ان پر میں بحث کروں گا۔ آپ کا شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی خلیل الرحمٰن صاحب۔

جناب خلیل الرحمٰن ۔ یہ ایجنسی جناب بڑے عرصے سے کام کر رہی ہے۔ ابھی کسی نے کہا تھا کہ سمندر صوبائی ہو جائے ۔ basically the ocean belongs to the entire country یہ کسی صوبے کی حد میں نہیں آتا اور یہ تقسیم ہوا ہوا ہے territorial wters جو پہلے تین سال ہوتے تھے اب بارہ سال ہو گئے ہیں ۔ اس کے بعد آپ کا defence zone آ جاتا ہے اس کے بعد آپ کا economic zone آ جاتا ہے جس میں fisheries وغیرہ سب آ جاتی ہیں۔ basically یہ ڈیوٹی Customs کی ہے کہ وہ illegal emmigration اور جو contraband قسم کی چیزیں آئیں تو انہیں پکڑیں لیکن ان کے پاس اتنی facilities ہیں نہیں نہ ہی ان کے پاس ships or boats ہیں اور نہ ہی ان کے پاس qualified قسم کے لوگ ہیں تو جب یہ ضرورت محسوس ہوئی اس ملک میں کہ نیوی as such وہ deep water یا oceanic navy ہے it goes beyond a certain point اور چھوٹی جگہ پر جہاں پانی کم ہو اور بڑا جہاز نہیں جا سکتا ہو تو وہاں پر چھوٹی boats لگائی جائیں تو نیوی نے اپنے آپ کو extricate کرنے کے لئے کہ یہ purely civilian قسم کا کام ہے ایک media اختیار کیا اور انہوں نے یہ Maritime Agency بنائی۔ جس کی basic function یہ ہے کہ یہ anti-smuggling, anti-personnel who come illegally into the country. یا اس قسم کی کوئی activity جو کہ coast پر پتہ لگے تو اس کی investigation کرے۔ اب basically you can call it a minor arm of the Navy itself. کیونکہ اس میں جتنے بھی آفیسران ہوتے ہیں certainly جو جہازوں پر ہوتے ہیں وہ سارے qualified people ہوتے ہیں بلکہ serving officers deputation seat پر جاتے ہیں دو سال، تین سال کے لئے ڈی جی جو ہے ان کا دو سال یا تین سال کے لئے جاتا ہے ۔ پھر وہ واپس main stream میں چلا جاتا ہے ۔ اسی طرح جو آفیسران ہیں کیونکہ it is almost like a mini Navy تو یہاں کچھ اس قسم کا تاثر دیا جا رہا ہے کہ اس کے اندر بھرتی ہوگی ۔ اس میں جب بھرتی ہو گی تو

it has to be qualified people. He has to be a sailor you can't put a raw hand there. It is a very very professional job. Now this thing was being confused over. I thought I will get up and clear it to you.

جناب قائم مقام چیئرمین۔جی گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا ! میں اس کو تھوڑا سا explain کرنا چاہتا ہوں کیونکہ لگتا ہے کہ میری اس بات کو rebut کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ میری خیال میں معزز رکن کافی زمانے سے نیوی سے نکل چکے ہیں اس لئے انہیں یہ پتہ نہیں ہے کہ Provincial Territories بھی ہوتے ہیں پانی میں اور پھر نیشنل territories ہوتے ہیں international water ہوتا ہے یہ آپ کے علم بھی ہے اس ہاؤس میں بہت سے معزز اراکین کو پتہ ہے کہ Provincial Territories ہوتے ہیں اسی لئے تو جب دوسری ٹرالرز یا boats دوسرے صوبوں کے اس territorial water میں آتے ہیں تو اس صوبے کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ ان کو ضبط کرے باقاعدہ اس سلسلے میں تین چار مرتبہ ٹرالرز یا boats کو انہوں نے ضبط کیا ہے اور پھر inter provincial مسئلہ اس پر پیدا ہوا ہے ۔ یہ موجود ہے اس وقت میرے خیال میں ان کو یہ پتہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اچھا جی شکریہ۔ سید اقبال حیدر صاحب۔

Syed Iqbal Haider: Sir, I want to remove the apprehensions which were expressed by some of our members.

Mr. Acting Chairman: I think it should be put now?

Syed Iqbal Haider: Yes, Sir. The Agency is already working, there is no question of any

"بھرتی" بھرتی تو ہو چکی 1987 سے ۔ تو کسی کے ذہن میں یہ خیال ہے کہ جیالوں کو بھرتی کر رہے ہیں یا کسی کو کر رہے ہیں بھرتیاں تو مکمل ہیں ہم تو صرف قانونی cover دے رہے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: That has been elaborated and categorically, explained by Mr. Khalil-ur-Rehman. He has spoken on it.

سید اقبال حیدر۔تو آپ پٹ کریں اس کو۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جناب ساجد میر صاحب۔

جناب ساجد میر۔ جناب ! میری ٹائم سیکورٹی ایجنسی کی ضرورت موجود ہے پاکستان کی سمندری حدود کی حفاظت کے لئے انٹی سمگلنگ activities کے لئے لیکن یہ ضروری ہے کہ یہ ایجنسی خود مختار ہو اٹانومس ہو۔ اس کے بغیر یہ اپنے مقاصد حاصل نہیں پائے گی اگر فیڈرل

گورنمنٹ کو اس کے ڈائریکٹر جنرل سے لے کر اس کے لوئر سٹاف تک اپونٹ کرنے کی اجازت دی گئی تو اس میں مرضی کی بھرتیاں ہوں گی اور وہ لوگ جو ذمہ داری سے اپنے فرائض کو ادا کرنے کے قابل ہیں وہ اس میں نہیں آسکیں گے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ جو لوگ بھرتی کئے جاتے ہیں وہ ایک مناسب معیار کے ہوں اور اس کے لئے اس کا اٹانومس ہونا ضروری ہے۔ جب تک ایسا نہیں ہوگا یہ بل اپنے مقاصد حاصل نہیں کر پائے گا۔ اس لئے اس میں یہ اہتمام ضروری ہے کہ ان مقاصد کے حصول کے لئے اس باڈی کو اٹانومس بنایا جائے یہ ضروری بات ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ میں بل موو کرتا ہوں۔

It has been moved that the Bill to provide for constitution and regulation of Maritime Securities Agency [The Maritime Security Agency Bill, 1994], as passed by the National Assembaly, be taken into consideration.

ابھی آپ سیکنڈ ریڈنگ کرنا چاہیں گے۔ کلاز نمبر ۲ کوئی امنڈمنٹ راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین ! لاءمنسٹر صاحب نے یہ کہا تھا کہ جو objection بعض ارکان نے کئے ہیں اس بل کے بارے میں ان کی ایک کمیٹی بنا دیں گے اور وہ کمیٹی۔۔۔

سید اقبال حیدر۔ پاس ہونے کے بعد۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ پہلے یہ آپ کہیں گے commit کریں گے تو پھر یہ معاملہ آگے بڑھے گا۔

سید اقبال حیدر۔ agreed Sir میں یہ commitment کرتا ہوں کہ کچھ ممبران نے ایک تو ہے پرنٹ کی غلطی وہ تو خیر رول ۱۰۵ کے تحت صحیح ہو سکتی ہے۔ کچھ ممبران نے اچھی ترامیم دی ہیں۔ جو قابل غور ہیں اور میں نے یہ commitment دی ہے لیڈر آف دی اپوزیشن کو کہ یہ بل پاس ہو جانے ہم ابھی کمیٹی بنا دیتے ہیں اگلے ہفتے دو ہفتے میں نیوی کے جو ایکسپرٹ منسٹری کے افراد ہیں ان کے ساتھ بیٹھ کر وہ ترامیم جو یہ کرانا چاہتے ہیں ان کے اوپر غوروخوض کر کے ہم آرڈیننس پیش کر دیں گے۔اور اس آرڈیننس کے ذریعے پھر اس میں وہ درستگی کا عمل لایا جا سکتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کیا ضرورت ہے آرڈیننس لانے کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ ایسی بات سمجھتے۔۔۔۔

سید اقبال حیدر۔ جناب ! بل اور آرڈیننس کیونکہ اگلے ہفتے نیشنل اسمبلی بیٹھ رہی ہے میں کوشش کروں گا کہ یہ جوترامیم ہیں اس پر غور و خوض کر کے متعلقہ حکام سے بات کرلیں ایڈمرل صاحب بھی شاید یہیں بیٹھے ہیں ان سے بھی بات کر لیں ایک کمیٹی بنا دیں ۔ وہ اور دیگر ایکسپرٹ جو ہیں جو اس ایجنسی کے انچارج ہیں ان سے بات چیت کرکے اور ہاں نیوی اور آرمی کے ایکٹ کو بھی ہم مدنظر رکھ لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ تو بعد کی باتیں ہیں پہلی تو یہ ہے کہ آیا ہم اس کی سیکنڈ ریڈنگ کریں یا نہ کریں۔

سید اقبال حیدر۔ وہ ہماری اس یقین دہانی پر وہ اپنی امنڈمنٹ واپس لے لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ پاس ہونے کے بعد کون سی امنڈمنٹ رہ جائے گی۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں نہیں جناب آپ نہیں سمجھے یہ امنڈمنٹ withdraw کرلیں میں سمجھا نہیں سکا کہ یہ ترامیم withdraw کرلیں ان amendments کو consider کرنے کے لئے ہماری کمیٹی بیٹھ جائے ۔ یہی میں نے گزارش کی ہے لیڈر آف دی اپوزیشن کو

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ راجہ صاحب ammendments withdraw ہوں گی۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جی ammendments withdraw ہوں گی' the committee is formed now.

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ تو اگر اب میں سیکنڈ ریڈنگ put کروں clause by clause تو آپ ammendments کو withdraw کریں گے۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جی ہاں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ تو پھر تو ٹھیک ہے۔

راجہ محمدظفر الحق ۔ اس کے لئے جناب چیئرمین صبح انہوں نے جو گرما گرمی کی تھی وہ غلط تھی' بے جا تھی۔

Syed Iqbal Haider: Thank your Sir, I appriciate that.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ تو پھر تو ٹھیک ہے جی' the question is تشریف رکھیں جی۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ دیکھئے جو اس وقت تک جو میں سمجھا ہوں جو فیصلہ ہوا ہے کہ ترامیم جو ہیں وہ withdraw سمجھی جائیں گے' گو کہ بہت اچھی ترامیم ہیں بقول وزیر قانون کے' ان کو بعد میں کمیٹی میں پیش کر کے دوبارہ دیکھا جائے گا' اور پھر جو بھی صورت ہو گی تو ان ترامیم کو دوبارہ لایا جائے گا۔

سید اقبال حیدر ۔ بل ابھی پاس کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ تو ان کا خیال ہے کہ جس طرح بھی ہو بل پاس ہو جائے۔ کمیٹی تو راجہ صاحب بنائیں گے ناں۔ اب سیکنڈ ریڈنگ میں clause by clause شروع کرتا ہوں جی۔

The question is that clause 2 do form part of the Bill.

(The amendment was carried)

Mr. Acting Chairman: Clause 2 forms part of the Bill. Now we come to Clause No 3. The question is that Clause No 3 form part of the Bill.

(The amendment was carried)

Mr. Acting Chairman: Clause 3 forms part of the Bill. The question is that Clause 4 to 20 do form part of the Bill.

(The amendments were carried)

Mr. Acting Chairman: Clause 4 to 20 become part of the Bill. The question is that schedule II form part of the Bill.

(The amendment was carried)

Mr. Acting Chairman: Schedule 2 become part of the Bill.

Now I put Clause No.1, short title, commencement and preamble.

(The amendment was carried)

Mr. Acting Chairman: Clause 1 do become part of the Bill.

اقبال حیدر صاحب آپ تھرڈ ریڈنگ کچھ فرمائیے گا۔ جی جناب الیاس احمد بلور صاحب۔

جناب الیاس احمد بلور ۔ جناب چیئرمین! کل بھی انہوں نے ایک commitement کی تھی اور بھول گئے تھے اور پھر وہ ملک قاسم صاحب نے honour کی تھی۔ اقبال حیدر صاحب نے یہ جو آج commitment کی ہے کمیٹی کی یہ تو نہیں بھولیں گے۔

سید اقبال حیدر ۔ بالکل نہیں بھولوں گا جناب۔

With your permission Sir, I move that the Bill to provide for Constitution and Regulation of the Maritime Security Agency (The Maritime Security Agency Bill, 1994) be passed.

Mr. Acting Chairman: It has been moved that the Bill to provide for Constitution and Regulation of the Maritime Secruity Agency (The Maritime Secur ity Agency Bill, 1994) be passed.

(The Bill was passed)

Mr. Acting Chairman: The bill stands passed.

Syed Iqbal Haider: Sir there is one more non-contraversial Bill of

(مداخلت)

سید اقبال حیدر ۔ سر کمیٹی کا اناونس کردیں ابھی ۔ میں اناونس کرتا ہوں ۔ تاکہ میرے دوستوں کو یہ خدشہ نہ رہے کہ میں کہیں بھول جاؤں گا

(مداخلت)

سید اقبال حیدر ۔ کمیٹی کے اراکین سے میں درخواست کرتا ہوں کہ حزب اختلاف کی جانب سے معزز رکن انور بھنڈر صاحب ' آفتاب شیخ صاحب ' شہزاد گل صاحب ' سید قادر صاحب اور حکومت کی جانب سے ملک محمد قاسم صاحب ' اعتزاز احسن صاحب ' کمانڈر خلیل صاحب اور منظور گچکی صاحب ۔ یہ ۸ اراکین پر مبنی کمیٹی ہے جو --------

جناب الیاس احمد بلور ۔ آپ نے حکومت کی طرف سے کمانڈر خلیل صاحب کو کہا وہ آزاد ہیں۔

سید اقبال حیدر ۔ یہ objection اگر وہ خود کرتے تو مجھے زیادہ ----

جناب قائم مقام چیئرمین ۔میری ایک گزارش ہے کہ اس میں ہمارے ایک اور بھی رکن تھے جنہوں نے amendment دی تھی حافظ حسین احمد صاحب ۔

سید اقبال حیدر ۔ کیا حافظ حسین احمد صاحب کی ترمیم آئی ہے ؛

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ہاں جی ۔

سید اقبال حیدر ۔ جی حافظ حسین احمد صاحب ۔ بالکل included سر ۔

حافظ حسین احمد۔ آپ کافی عرصہ بعد خوش نظر آرہے ہیں اقبال حیدر صاحب ۔

سید اقبال حیدر ۔ سر ایک محنت کشوں کا مسئلہ ۔ لیبر لاء please move کریں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔چلیں ۔ آئٹم نمبر ۶۔

THE LABOUR LAWS (Amendment) BILL, 1994

Mr Ghulam Akbar Lasi: Sir I beg to move that the Bill Further to Amend Certain Laws 'relating to workmen's compensation, payment of wages, old-age pension, social security workers' children education gratutity and worker's share in companies profits [The Labour Laws (Amendment) Bill, 1994], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

جناب قائم مقام چیئرمین ۔جی جناب ارشاد فرمائیے۔

جناب غلام اکبر لاسی ۔ یہ بل زیادہ تر پاکستان کے محنت کشوں سے متعلق ہے اور اس کا جو بنیادی مقصد ہے وہ یہ ہے کہ اس سے پہلے ورکرز کو ۔ محنت کش طبقے کو جتنی مراعات مختلف قوانین کے ذریعے ملتی تھیں اس میں جو salary تھی اس کی limit ۱۵۰۰ روپے تک تھی ۔ جس کو ہم نے بڑھا دیا اس لئے کہ آج کے دور میں اس کی جو ویلیو ہے وہ کچھ نہیں ہم نے اس کو ۳۰۰۰ روپے کر دیا ہے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ جتنے ۳۰۰۰ روپے تک تنخواہ پانے والے محنت کش افراد ہیں وہ لیبر لاء کے تحت تمام مراعات سے فائدہ اٹھائیں ۔ میں سمجھتا ہوں یہ ایک انتہائی غیر متنازعہ بل ہے اور مجھے امید ہے کہ ہمارے حزب اختلاف کے ممبران اس میں تعاون کریں گے اس میں اور کوئی بات نہیں ہے صرف ہم نے اس کو cover کیا ہے کہ ۱۵۰۰ سے بڑھا کر ۳۰۰۰ تک تنخواہ پانے والے جو ورکرز ہیں ان کو وہ تمام مراعات دینا چاہتے ہیں جوکہ لیبر لاء کے تحت آتی ہیں ۔ میں گزارش کرتا ہوں اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے اپنے معزز ممبران سے کہ یہ ایک غیر متنازعہ بل ہے اور اس کو منظور کریں تاکہ لاکھوں محنت کشوں کا فائدہ ہو۔

چوھدری محمد انور بھنڈر ۔جناب والا ! ۸ کلاز ہیں اس کے ۔

جناب غلام اکبر لاسی ۔ جناب والا ! میں اس کی صرف یہ وضاحت کردوں کہ یہ جتنے بھی ۸ کلاز اس سے متاثر ہونگے ۔ اس میں تمام جہاں لفظ ۱۵۰۰ روپے لکھا ہے اس کو ۳۰۰۰ روپے کر دیا جائے گا اس لئے کہ مختلف مقامات پر لفظ ۱۵۰۰ ہے ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جناب والا جس طریقہ سے slip shod manner سے غیر محتاط طریقے سے قانون سازی کی گئی ہے اس میں آپ نے خود ملاحظہ فرمایا ہے کہ ہر بل کے بعد پھر ایک کمیٹی بنانی پڑتی ہے اس مجبوری کی وجہ سے کہ چونکہ بل نیشنل اسمبلی سے پاس ہو کر آیا ہے اس لئے اب اگر ذرا سی بھی ترمیم ہوئی تو یہ joint session میں جانے گا اور لمبا پراسیس ہو جانے گا ۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ rush through کرنے کی کوشش نہ کریں جب تک کہ پوری consideration نہ ہو ہم اس کو further improve کرنا چاہتے ہیں ہم اس میں کوئی کمی نہیں کرنا چاہتے ۔ اگر آپ ۳۰۰۰ دے دیں تو شاید ہم یہ تجویز کریں کہ آپ ۵۰۰۰ دیں لیکن یہ نہیں ہے کہ ایسے طریقے سے کریں کہ جب بعد میں قانونی پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں ۔ اس لئے یہ move ہو گیا ہے ----

جناب قائم مقام چیئرمین ۔جی حافظ صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر ۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب لاسی صاحب نے جو بل پیش کیا ہے میں اس کی مخالفت نہیں کر رہا لیکن میں ایک گزارش کر رہا ہوں کہ جب تک یہ بل پاس ہوگا تو ۳۰۰۰ بھی ۱۵۰۰ جتنے ہو جائیں گے ۔

(وقفہ اذان)

Mr. Acting Chairman: The House is adjourned to meet again at 5 O.

clock in the evening today

[The House then adjourned to meet again at five of the clock in the evening today]

[The House re-assembled after interval with Mr. Acting Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair]

جناب قائم مقام چیئرمین۔جی item No 6 گچکی صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی۔جناب والا ! آج شاید ہمارا آخری دن ہو ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔نہیں آخری دن ہمارا اللہ نہ کرے۔

جناب منظور احمد گچکی۔یہ ڈرتے بہت ہیں مولانا صاحب۔ تو گزارش یہ ہے کہ یہ ڈاکٹر ویلفئیرایسوسی ایشن کی طرف سے میرے پاس کچھ کاغذات آئے ہیں ۔ یہ پی آئی ایم ایس کے ہی ۔ جناب والا ! کافی دنوں سے وہاں unrest ہے اور ابھی حال ہی میں ڈاکٹروں نے ہڑتال کی ہوئی تھی ۔ اور اب پتہ یہ چلا ہے کہ ان کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کی طرف سے ان کو ایک سرکولر آیا ہے کہ آپ کی ویلفئیرایسوسی ایشن ban کی جا رہی ہے۔ جناب والا پہلی بات یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ ایگزیکٹوڈائریکٹر جو ہے تو وہ اس پوزیشن میں ہے کہ کسی یونین کو یا ایسوسی ایشن کو ban کرے؟ دوسری بات یہ ہے کہ یہ رجسٹرڈ یونین ہے ۔ تو اب سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان کے grievances ہیں میری گزارش ہے حکومت سے کہ وہ اس سلسلے میں ان سے رابطہ کرے اور خصوصا یہاں پر ہیلتھ کمیٹی ہے میں ان سے بھی گزارش کرتا ہوں آپ کے توسط سے کہ اس مسئلے کو اس کمیٹی میں اٹھایا جائے۔ اور اگر حکومت اس مسئلے کو اب sort out کرسکتی ہے تو میں ان کا مشکور رہوں گا۔ جناب والا! ان کے grievances بہت زیادہ ہیں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک آدمی جو ہے وہ سات یا آٹھ مختلف پوسٹوں پر اس وقت کام کر رہا ہے۔ یعنی اس کے علاوہ کہ ایگزیکٹوڈائریکٹرہے ۔ پرنسپل ہے ۔ پروفیسر آف فیکلٹی ہے ۔ ڈین آف چلڈرن ہسپتال ہے۔ ڈبلیو ایچ او کوآرڈینیٹر ہے ۔ ساتھ ان کے چیئرمین ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو جس طریقے سے centralize کیا گیا ہے یہ اس پروفیشن کے ہی خلاف ہے۔ اس میں بہت سی چیزیں ہیں جو میں آپ کے نوٹس میں نہیں لانا چاہتا۔ جو مناسب نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی مشکلات ہیں ۔ میری آپ سے بھی گزارش ہے اور اس ہاؤس کے ممبران سے بھی گزارش ہے اور حکومت سے خصوصاً اور ہیلتھ کمیٹی سے کہ وہ کچھ کریں۔ اس سلسلے میں میرے خیال میں بریگیڈیر صاحب اگر کچھ *statement* دیں تو بہتر ہو گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں اس سلسلے میں بریگیڈیرصاحب۔

ملک محمد حیات۔ جناب! میں جواب دیتا ہوں بحیثیت چیئرمین ہیلتھ کمیٹی یہ

معاملہ پہلے زیر بحث آیا حکومت نے اس وقت فیصلہ کیا تھا کہ اس ہسپتال میں یونین نہیں ہونی چاہئیے۔ کیونکہ بیماروں کو تکلیف ہوتی ہے ۔ منسٹری نے تو executive order دے دیا جس پر انہوں نے union بند کر دی ۔ لیکن ڈاکٹروں نے union کی بجائے association بنا لی ۔ چیز وہی رہی ۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ ان کے grievances ہیں اور یہ معاملہ Health Committee کی next meeting میں پیش کیا جائے گا اور وہاں اس کو discuss کرکے اس کا کوئی حل تلاش کیا جائے گا۔

Mr Acting Chairman: You being the Chairman of the Health Committee see to it please I think, it would be better and in the fitness of things that you take this matter to your Committee Thank you very much Sh Aftab Sahib on a point of order.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں نے آپ کی توجہ ایک تحریک التوا کی جانب مبذول کرائی تھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ شام کو اس کافیصلہ ہو گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین - جس طرح Order of the Day پر آتا ہے ویسے ہی آئے گا ۔ اس وقت نہ تحاریک استحقاق اور نہ تحاریک التواء آسکتی ہیں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔۱۸ کو موشن دی گئی تھی ۔ اب تک وہ نہیں آئی؟

Mr. Acting Chairman: That was in process.

اس کو دیکھا جا رہا تھا ۔ آج کا جو Order of the Day ہے اس میں تحاریک استحقاق اور تحاریک التواء آ چکی ہیں اور ان پر سارا کچھ ہو چکا ہے ۔ اب next جو سیشن ہوگا اس میں انشاء اللہ آ جائے گا ایسی کوئی بات نہیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ جناب والا ! بحیثیت ممبر Health Committee میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ برگیڈئر صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے ۔ اس سلسلے میں کچھ دن پہلے بھی ہڑتال ہوئی تھی اور بڑی بدمزگی ہوئی تھی ۔ یہ پاکستان کا ایک premier medical institution ہے اور اس میں آئے دن اس قسم کے واقعات بڑے افسوسناک ہیں ۔ ان کا کوئی بنیادی حل ہونا چاہیئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو ایک قومی مسئلہ سمجھ کر اور کمیٹی میں لے جا کر اس کا کوئی حل تلاش کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ ڈاکٹر صاحب آپ کمیٹی کے ممبر ہیں اور کمیٹی کے چیئرمین صاحب نے بھی ارشاد فرما دیا ہے کہ اس کو کمیٹی میں discuss کریں گے تو بات ختم ہو چکی ہے ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جناب چیئرمین ! میں ایک مسئلے کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا

ہوں اور وہ یہ ہے کہ جنیوا کے Human Rights Commission سے جو Resolution withdraw ہوئی اس کے بعد سے لے کر آج تک جس قدر ظلم مقبوضہ کشمیر کے اندر ہو رہا ہے۔ ہم ہر روز اخبارات میں پڑھتے ہیں اور ٹیلی ویژن کے اوپر بھی آتا ہے کہ ۱۵ ' ۲۰ ' ۲۱ بےگناہ لوگوں کو گھروں سے نکال کر شہید کیا جاتا ہے اور ان کی لاشیں سڑکوں پر پھینک دی جاتی ہیں ۔ custodial deaths کی تعداد بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ دو تین دن پہلے میں نے اخبار میں پڑھا ہے کہ ہندوستان کے وزیر اعظم نے مقبوضہ کشمیر کے گورنر کرشنا راؤ کو تین مہینے دیئے ہیں اور الفاظ ہیں to show results ۔ اب وہ یہی results show کر رہے ہیں ۔ میرا اپنا خیال یہ ہے کہ بالکل totally unabated, uncontrolled, without let or hinderance روزانہ یہ butchery جاری ہے اور جو کشمیر کمیٹی کے اور وزارت خارجہ کی کمیٹی کے وفود باہر بھیجے گئے تھے وہ بھی چند ممالک سے ہو کر واپس آ گئے ہیں۔ اس وقت ہمیں ایک عام شہری کی حیثیت سے اور Member of Parliament کی حیثیت سے کوئی علم نہیں کہ حکومت اس چیز کو روکنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے ۔ یہ ایسا معاملہ ہے جس کے بارے میں بےچینی خاصی بڑھ رہی ہے اور یوں بھی ظلم اتنا واضح ہو کر سامنے آ گیا ہے جو دنیا میں اور کہیں کسی جگہ نہیں ہے۔ یہ ایسا معاملہ ہے جو کسی ایک پارٹی یا کسی ایک فریق کا نہیں ہے ۔ یہ تو پوری قوم کا ' national agenda کا ایک item ہے اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کرانی چاہیئے کہ۔ بظاہر کوئی ایسی move نظر نہیں آتی جس سے یہ پتہ چلے کہ جس طریقے سے وہاں ظلم بڑھ رہا ہے اس کی matching efforts کرنی بہت ضروری ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ سید اقبال حیدر صاحب آپ اس سلسلے میں کچھ ارشاد فرمائیں گے؟

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! جہاں تک معزز رکن کی کشمیری عوام پر ہونے والے ظلم و تشدد پر تشویش کا اظہار ہے میں بھی اس میں شامل حال ہوں۔ اور بالکل ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں ظالمانہ کارروائیاں' جس طریقے سے مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں پر بھارتی فوج کر رہی ہے اور بھارتی وزیر اعظم جس ڈھٹائی سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر پردہ پوشی کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں وہ باعث تشویش ہی نہیں بلکہ قابل مذمت ہے۔ اس سلسلے میں ابھی جب نرسمہاراؤ امریکہ گئے تو کشمیریوں پر ہونے والے ظلم و تشدد کی بات کرنے پر صدر کلنٹن بھی مجبور ہو گئے۔ ہماری کشمیر کمیٹی جو کہ نیشنل اسمبلی کے اراکین پر مشتمل ہے اس نے پوری دنیا میں مختلف ممالک میں جا کر عالمی رائے عامہ کو ہموار کرنے میں مثبت کردار ادا کیا ہے اور حمایت حاصل کی ہے اور یہ غلط ہے کہ یہ سلسلہ ختم ہو گیا ہے یا یہ کمیٹیاں مزید دورے نہیں کریں گی۔ یہ مزید دورے بھی کر رہی ہیں اور ہماری سیاسی سطح پر ہمارے مختلف وفود جائیں گے اور سفارتی سطح پر ہمارے تمام تر سفارت خانے کشمیریوں پر ہونے والے بہیمانہ ظلم و تشدد کے خلاف آواز بلند کر رہے ہیں اور ہم ہمیشہ دنیا کی توجہ اس کی جانب مبذول

کراتے رہیں گے اورکشمیریوں کو حق خودارادیت دلوانے کیلئے ہماری حکومت ہر ممکن کوشش کرے گی بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ جس طریقے سے ہم نے کشمیر cause کو اٹھایا ہے شاید اس کی پاداش میں کچھ پاکستان دشمن اور کشمیری مسلمانوں کے دشمنوں نے پاکستان کے اندر تخریبی کارروائیاں، تشدد، فرقہ واریت اور لسانیت کو ہوا دینے کی کوشش کی ہے اس سے مجھے بڑا دکھ ہوا۔ میں یہ تصور نہیں کر سکتا کہ کوئی بھی پاکستانی مسلمان کبھی یہ مطالبہ کرے گا کہ کشمیریوں پر ہونے والے ظلم و تشدد کا نوٹس عالمی ادارے اس وقت تک نہ لیں جب تک کہ minorities کے افراد کے قتل کا نوٹس نہ لیا گیا ہو ۔ اس طرح سے ایک بیان آیا کہ کشمیریوں پر ہونے والے ظلم و تشدد کا نوٹس اس وقت تک نہ لیں جب تک کہ کراچی میں دہشت گردوں کے ہاتھوں ہونے والے معصوم عوام کے قتل کا نوٹس نہ لیا جائے ۔ تو کشمیری عوام کی جدو جہد آزادی کو نقصان پہنچانے کیلئے اس طرح کے کچھ مطالبات آئے جس سے مجھے یہ خدشہ ہے کہ شاید یہ اس وجہ سے ہوا ہے کیونکہ ہماری حکومت نے کشمیریوں کے اوپر ہونے والے ظلم و تشدد پر پوری دنیا کے ضمیر کو ہلایا ہے ۔ اس طرح کی کارروائیوں سے پاکستان کے اندر دہشت گردی کے واقعات میں اضافہ کرنے کا مقصد ایک طرف کشمیریوں کی جد و جہد آزادی کو نقصان پہنچانا ہے ۔ یہ بھارتی پروپیگنڈہ ہے، یہ بھارتی line of thinking ہے کہ نہیں کشمیریوں پر ہونے والے ظلم وتشدد نہیں بلکہ پہلے پاکستان کی حکومت اپنے شہریوں کا نوٹس لے۔ یہ بھارتی پروپیگنڈہ ہے ۔ کوئی پاکستانی کس طرح بھارتی نقطہ نظر کی توجیح پیش کر سکتا ہے جس سے کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کو نقصان پہنچے ؟ اس کا تو میں تصور بھی نہیں کر سکتا ۔ اور ہماری کشمیر کمیٹی کا اجلاس پرسوں پھر ہو رہا ہے اور اس میں مزید وفود کو اور اپنی کارکردگی کو زیادہ موثر بنانے، فعال کرنے اور عالمی رائے عامہ کو اپنا ہمنوا بنانے کیلئے مزید حکمت عملی پر غور ہو گا اور اسی کے اوپر کام کریں گے اور میں یقین دلاتا ہوں اور مجھے خوشی ہوئی ہے کہ حزب اختلاف کے رہنما نے اس معاملے پر اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے ۔ اور انشاء اللہ ہم اپنے کشمیری بھائیوں کو آزادی اور حق خود ارادی دلوانے میں کامیاب ہوں گے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ پرسوں میٹنگ ہو رہی ہے ؟

سید اقبال حیدر۔ جی ہاں پرسوں میٹنگ ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جناب مولانا صاحب۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ وزیر صاحب نے جو کچھ بیان فرمایا ہے یہ ساری چیزیں مزعومات ہیں ۔ +(*******) ڈاکٹر صاحب کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ Benazir regime ہو Nawaz Sharif regime ہو، یا کسی اور کی ہو میں نے ہاؤس کے اندر ہمیشہ جہاد کی تلقین کی ہے اور آپ کو جہاد کے لئے تیار کر رہا ہوں ۔

+ (*******) Expunged by order of the Chair.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جہاں تک مسئلہ کشمیر کا تعلق ہے میرے خیال میں دونوں اطراف اس پر متفق ہیں اور ایک رائے رکھتے ہیں یقیناً ہم سب کے لئے یہ قابل تشویش ہے انشاء اللہ اس پر حکومت جو کچھ کر رہی آپ سب کے سامنے ہیں اور ایک کہنہ مشق ہمارے سیاست دان جناب نوابزادہ نصراللہ صاحب اس پر لگے ہوئے ہیں اور وہ اس پر کافی کچھ کام کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی آگے پیشرفت ہوگی یقیناً ہوگی اور ہماری تمام ملک کی امنگیں انشاء اللہ پوری ہونگی۔ جو اس ہاؤس میں آپ ظاہر کر رہے ہیں۔ شکریہ۔ اب آئیٹم نمبر ۲ حافظ صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

حافظ حسین احمد۔ جناب! میں ایک اہم مسئلے پر چونکہ آج اجلاس ختم ہو رہا ہے میں یہ عرض کروں کہ فاروق لغاری صاحب آئے تھے چاغی کے دورے پر اور کوئی ایک ماہ سے دالبندین میں بجلی نہیں ہے وہاں مظاہرہ ہوا ہے اور ابھی مجھے فون پر اطلاع ملی ہے کہ وہاں پر جو بجلی گھر کا عملہ تھا وہ بند کر کے چلا گیا ہے اور لوگ مشتعل ہیں دو جنریٹر پہلے سے خراب تھے ایک سے بجلی پوری نہیں ہو رہی تھی۔ لوگوں نے اس پر مظاہرہ کیا ہے اور پورا بجلی گھر بند کر کے وہ لوگ چلے گئے ہیں اور اس وقت دالبندین میں سخت گرمی ہے میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم اس پر یقین دہانی کرا دیں کیونکہ وہاں پر یعنی پوری تحصیل میں بجلی گھر بند کر کے واپڈا کا عملہ چلا گیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کیا حکومت کو علم ہے کہ وہاں بجلی گھر بند ہو چکا ہے۔

حافظ حسین احمد۔ جی پتہ نہیں یہ تو ------

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یہ تو علم ہوگا چونکہ بجلی کا تعلق مرکز ہے۔

سید اقبال حیدر۔ سر میں مشکور ہوں گا اگر معزز ممبر مجھے تحریری طور پر یہ شکایت دے دیں۔

حافظ حسین احمد۔ میں اسی لئے پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں کیونکہ آج اجلاس ختم ہو رہا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ اگر آپ کی شکایت درست ہے تو اس کو دور کرنے کی ہماری طرف سے پوری کوشش ہوگی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ تین وزرا حضرات تشریف رکھتے ہیں پوچھ لیں۔ کہ ایسی بات ہوئی ہے کہ نہیں ہوئی۔

سید اقبال حیدر۔ ساڑھے چھ بجے تک صرف سیاست دان کام کرتے ہیں بیورو کریٹ نہیں۔

حافظ حسین احمد۔ میں گزارش کروں گا کہ وہ نوٹس لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ انہوں نے نوٹس لے لیا ہے انشاء اللہ وہ پتہ کریں گے۔ اب آئٹم نمبر ۲ تھا انہوں نے پٹ کر دیا تھا انہوں نے کچھ کہہ بھی دیا تھا۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ میں نے کچھ کہا نہیں تھا اذان ہوگئی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اچھا پھر کہیے۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب چیئرمین! میں مشکور ہوں۔ کہ آپ نے مجھے آج موقع دیا اور میں حقیقت میں یہ چاہتا ہوں کہ ایسا کوئی کارخیر اس سے ہو جائے کہ لاکھوں ورکرز ان کو دعائیں دیں اور یہ جو بل اگرآج ہم اسے پاس کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پاکستان کے لاکھوں ورکروں میں خوشی کی ایک لہر دوڑے گی۔ اس لئے کہ اس بل کی وجہ سے جو مراعات پندرہ سو روپے لینے والے ورکر کو ملتی تھیں اب تین ہزار تنخواہ لینے والے ورکر کو ملیں گی۔ دوسری جو اہم بات ہے موت کی شکل میں یا معذوری کی شکل میں جو ۲۰ ہزار یا ۴۰ ہزار روپیہ معاوضہ ملتا تھا وہ ایک لاکھ روپے تک کر دیا گیا ہے اس کے علاوہ خواتین کے لئے جو محنت کش خواتین ہیں ان کو دوران زچگی جو مراعات ملتی تھیں وہ صرف کارخانوں میں کام کرنے والی خواتین کو ملا کرتی تھیں جس کا دائرہ بڑھا کر تمام تجارتی اور انتظامی تک ہم نے بڑھا دیا ہے ورکرز کے بچوں کو صحت کے لئے سولہ سال کی جو عمر تھی اس کو ۲۱ سال کر دیا گیا ہے۔ کینسر اور ٹی بی کے مریضوں کو ۱۲۱ اور ۱۸۰ دنوں تک جو نقد امداد ملتی تھی اس کو ہم نے ایک سال کر دیا ہے۔ اسی طرح تجہیزوتکفین کے لئے پانچ سو روپے ملتے تھے ہم نے پندرہ سو روپے کر دیئے ہیں اور زخمی ہونے کی صورت میں پہلے جو تین دن کے لئے ان کو کچھ نہیں ملتا تھا وہ ہم نے ان کو دلایا ہے۔ گریجویٹی کے حوالے سے جو ہر سال ۲۰ دن کی تنخواہ ملتی تھی اس کو۳۰ دن کر دیا ہے۔ ورکرز کے بچوں کو مفت تعلیم پہلے ایک بچے کو ملتی تھی اب دو بچوں کو ملے گی اور اس میں لیول کی تمام حدود ختم کر دی گئیں ہیں کسی بھی لیول تک وہ تعلیم حاصل کرنا چاہئیں امپلائر اس کو تعلیم دلوائے گا۔ اس کے علاوہ انتظامی عہدوں کو پہلے ورکر نہیں تصور کیا جاتا تھا ہم نے ان کے لئے بھی یہ سہولت رکھی ہے

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ پہلے جو ورکر پانچ سال تک contribute کرتا تھا اولڈ ایج کی مراعات کے لئے اب دو سال کی contribution میں وہ مراعات کا حق دار ہوگا۔ سب سے بڑی بات جناب چیئرمین! بیوہ یا پسماندگان کو پہلے سات فیصد پنشن ملتی تھی اب سو فیصد پنشن ملا کرے گی۔ اسی طرح یتیم بچوں کی عمر اٹھارہ سال تک کر دی گئی ہے اور غیر شادی شدہ لڑکی کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔ میری جناب چیئرمین! اپنے تمام بھائیوں اور دوستوں سے پرزور اپیل ہے کہ اس میں کوئی dispute نہیں ہے یہ بالکل سمپل بل ہے میں درخواست کروں گا کہ اس کو پاس کیا جائے۔ بہت بہت شکریہ!

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی حافظ صاحب۔

جناب حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین! جب اذان ہوئی اس وقت میں نے عرض کیا تھا جب ۳ ہزار پاس ہوگا اور اس کے بعد اس پر عملدرآمد ہوگا اور نیا بجٹ آئے گا تو اس کے بعد جو تین ہزار کی value ہے وہ پندرہ سو رہ جائے گی۔ تو میری تجویز یہ ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے منشور میں بھی یہ ہے کہ ایک مزدور کی کم از کم تنخواہ ایک تولہ سونا ہوگا۔ تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ بجائے تین ہزار کرنے کے اگر آپ یہ قانون بنا دیں کہ ایک تولہ سونے کے مساوی جو رقم ہوگی اس کے بعد یہ افراط زر ہے کل کوئی اور مسئلہ پیدا ہو جائے تو یہ تین ہزار بھی ناکافی ہونگے۔ اس لئے روزانہ قانون سازی نہیں ہوسکتی۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ قومی اسمبلی نے اسے منظور کر دیا ہے۔ قومی اسمبلی نے اس بل کو پاس کر دیا ہے۔

حافظ حسین احمد۔ میں گزارش کروں جی کہ قومی اسمبلی کوئی لوح محفوظ تو نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ حافظ صاحب آپ اپنی بات کریں۔

حافظ حسین احمد۔ میں اپنی بات کر رہا ہوں چونکہ یہ بل ہمارے سامنے ہے تو میں گزارش کر رہا ہوں۔ کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے منشور میں یہ درج ہے کہ مزدور کی کم از کم تنخواہ ایک تولہ سونے کی رقم کے برابر ہوگی اور یہ ان کا انتخابی نعرہ تھا۔ اور محترمہ بے نظیر صاحبہ ' نصرت بھٹو صاحبہ اور خود اکبر لاسی صاحب بھی گلیوں میں یہی نعرہ لگا رہے تھے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج آپ اس کو تین ہزار کریں اور افراط زر کی شرح کا تناسب اسی طرح رہے گا۔ تو ڈیڑھ دو سال کے بعد یا اس بجٹ کے بعد وہ تین ہزار بھی ناکافی ہونگے۔ تو میں کہہ رہا ہوں کہ اس کی بجائے اگر آپ ایک اصول طے کریں کہ ایک تولہ سونے کی رقم کے برابر کم از کم تنخواہ ہوگی تو ظاہر ہے اس تعین سے ان کو آئینی تحفظ حاصل ہوگا۔ اور بجٹ کے بعد بھی ان کے لئے یہ مفید ثابت ہوگا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ درست ہے۔ بھنڈر صاحب آپ کچھ ارشاد فرمائیں گے اس پر

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! وزیر موصوف نے اس بل کے اغراض و مقاصد کو بیان کرتے ہوئے جس طرح ہاؤس سے اپیل کی ہے کہ اس کو پاس کر دیا جائے۔ میں اس بل کے متعلق اور اس قانون سازی کے متعلق سب سے پہلے یہ کہوں گا۔ کہ جو طریقہ کار ہے یہ اس میں اگر آپ ملاحظہ فرمائیں اس بل میں آٹھ مسودہ قانون تبدیل کئے گئے ہیں مجھے اعتراض جناب اس طریقہ قانون سازی سے ہے میں نے اس سے پہلے بھی اپنی گزارشات میں ایک اور بل میں یہ عرض کیا تھا کہ اس طرح سے تو یہ ہوسکتا ہے کہ سارے سال میں ایک بل لائیں اور جتنے سارے سال کے قوانین تبدیل کرنا ہیں ان کو شیڈول میں رکھ کے سب کے سب میں ترامیم لے آئیں اور ایک ہی بل ایوان میں پیش کریں۔ یہ جناب والا! قانون سازی کا صحیح طریقہ نہیں ہے۔ یہ

ایک رسم ہمارے ملک میں چل نکلی ہے کہ بجائے اس بات کے کہ ہم ایک ایک مسودہ قانون میں' شاید اس میں بل زیادہ لانا پڑیں میں سمجھتا ہوں کہ جناب اس بات سے حکومت کو گھبرانا نہیں چاہیئے کہ بل زیادہ ہونگے۔ اگر یہ ۶۵ یا ۷۰ بل بھی ایک سال میں پاس کرتے ہیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ تو ۶۵' ۷۰ کی بجائے ۲۰۰ بل پاس کریں۔ لیکن اس میں جناب دقت یہ ہوئی ہے کہ workman compensation بل بھی اسی میں ہے۔ maternity benefit بل بھی اسی میں ہے۔ چائلڈ ویلفیئر بھی اسی میں ہے۔ تمام ان مسودات کی جو ترمیم آئے گی وہ آئے گی لیبر لاز ۱۹۹۴ء میں اب اگر دیکھنے والا یا ڈھونڈنے والا ان بلوں کو تلاش کرے گا تو ظاہر ہے وہ لیبر لاز ۱۹۹۴ نہیں دیکھے گا۔ وہ دیکھے گا کہ یہ امنڈمنٹ اس مسودہ قانون جو اس میں ترمیم کئے گئے ہیں ورکرز چلڈرن ایجوکیشن آرڈیننس میں کب آیا تھا یہ ایک مسلمہ طریقہ کار ہے کہ جب میں پینل کوڈ کی کوئی ترمیم دیکھتا ہوں تو میں سابقہ سالوں میں پینل کوڈ کی امنڈمنٹ جو ہیں ان کو تلاش کرتا ہوں۔ کہ یہ پینل کوڈ کی امنڈمنٹ کب آئی تھی کس وقت آئی تھی' کیا امنڈمنٹ آئی تھی۔ لیکن اگر مجھے یہ ہو کہ کرمنل لا امنڈمنٹ میں جا کر پینل کوڈ کی ترمیم کو دیکھوں تو وہ ترمیم مجھے نہیں ملے گی۔ اس لئے مجھے اس طریقہ کار سے جناب والا! اختلاف ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ غیر ممالک یا امریکہ کی قانون سازی کو دیکھ لیجیئے ان میں اتنے بڑی بڑی الگ الگ ترامیم ہو کر اسی ایک ہی ایکٹ کا حصہ بن جاتی ہیں۔ اس لئے کہ آنے والی نسلیں جو ہیں ان کو وہ لیجسلیشن کی ہسٹری ٹریس کرنے کے لئے دقت نہ ہو اور تکلیف نہ ہو۔ اس لئے میں آئندہ سے وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں گا کہ جب بھی وہ بل لائیں کوئی حرج نہیں ہے اگر آپ اس کی بجائے آٹھ بل لاتے اور ایک ہی پرنسپل پر لاتے تو کم از کم آپ کی principle کے laws consolidated ہوتے۔ وگرنہ آپ کو شاید میرا خیال ہے کہ آپ کو بھی شاید کسی وقت اس کی اگر ہسٹری تلاش کرنا پڑے یا آپ کے کسی محکمے کے آدمی کو تلاش کرنا پڑے تو اسے دقت پیش آئے گی کہ یہ طریقہ کار قانون سازی کا درست نہیں ہے۔ اس لئے یہ کوشش کی جائے کہ قانون سازی اس طرح سے نہ کی جائے۔

دوسری جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ یہ بل جو ہیں ان کو آرڈیننس کے ذریعے لانے کے متعلق بھی مجھے اعتراض ہے۔ کہ یہ آرڈیننس کے ذریعے آپ لائے ہیں اور پھر پتہ نہیں کتنی دفعہ آپ نے آرڈیننس جاری کیا ہے۔ وہاں آرڈیننس آپ نے پیش کیا ہے۔ یہاں آرڈیننس آپ نے پیش کیا ہے۔ اس آرڈیننس کے متعلق پھر آپ نے بل پیش کیا اتفاق سے آپ کا پاس ہوگیا کہ وہ نیشنل اسمبلی میں اپوزیشن نے بائیکاٹ کیا لیکن یہ صورتحال ہے کہ جس بل کے اغراض و مقاصد جناب والا درست ہونگے وہ خواہ نیشنل اسمبلی کی اپوزیشن ہو یا سینٹ کی اپوزیشن ہو اس میں یقین جانیئے کہ اپوزیشن جو ہے وہ کسی مخالفت برائے مخالفت کے لئے ہر گز آپ کی مخالفت نہیں کرے گی بلکہ آپ کے ساتھ ہمنوا ہوگی۔ جناب والا میں یہ عرض کرو ں کہ اب تنخواہ جو ہے پہلے ۱۵۰۰ روپے تھی اب یہ ۲۰۰۰ روپے تنخواہ لینے والا بھی ورک مین ہوگا۔

مجھے معلوم نہیں ہے جناب صحیح طور پر کہ ۳۰۰۰ کی تنخواہ کے ورک مین جو ہیں ان کے علاوہ افسر بھی شاید آجائیں ۔ اس وقت آفیسرز کو اگر ورکر کے لیول پر آپ لے آئیں گے تو میں سمجھتا کہ یہ ورک مین کی compensation نہیں ہو گی اس میں تو کچھ آفیسرز بھی آ جائیں گے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ گریڈ ۱ سے غالباً ۷، ۸ تک چلے جائیں ۔ٹھیک ہے جی آپ فرمائیں ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب! ۳۰۰۰ کرنے سے یہ اگر خیال ہے کہ یہ صرف ورک مین اور غریب آدمی کو اور جو چھوٹے طبقے کے لوگ ہیں ان کو آپ یہ benifits دے رہے ہیں - یہ شاید درست نہ ہو اور جو بنانے والا آپ کے بل کا ہے جس محکمے نے یہ بل بنایا ہے شاید اس کے مد نظر یہ بات بھی ہو کہ ۳۰۰۰ والے کو بھی یہ تمام benifits مل جائیں ۔ لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی intention یہ نہیں ہے نہیں ہے ۔ آپ کی نیت جو ہے وہ یہ ہے کہ چھوٹا جو مزدور ہے اس کو یہ ریلیف ملے ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اس بات کا بھی لحاظ رکھ لیجیئےاور دیکھ لیجیئے کہ اگر ۳۰۰۰ تنخواہ پانے والے آدمی کو بھی یہ مراعات ملتی ہیں تو ان مراعات سے وہ مقصد حل نہیں ہوگا جو مقصد آپ کا ہے اس بات پر ضرور توجہ دیں اور اس بات کو آپ غور سے دیکھ لیں ۔ چوتھی بات جناب یہ ہے کہ جیسے میرے فاضل محترم وزیر موصوف نے فرمایا کہ اگر کسی کا اعضاءمعطل ہو جائے گا تو اس کی بھی compensation ایک لاکھ اور اگرمر جائے گا تو اس کی بھی compensation ایک لاکھ ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی مر جائے تو پھر اس کی compensation تو کم از کم اعضاء کی معطلی سے تو زیادہ ہونی چاہیئے ۔

جناب غلام اکبر لاسی ۔ مستقل معذوری ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔مستقل معذوری سے لیکن زندہ تو ہے ۔ کیا آپ اس کو مردہ آدمی کے برابر لے آئیں ہیں ۔ اس کو زیادہ ملنے چاہیئں تو زیادہ دیں ۔ لیکن ان کو برابر تو نہ رکھیں ۔ ایک مرے ہوئے آدمی کی compensation اور ایک عضو معطل کی compensation ۔ میرے خیال کے مطابق اس میں ضرور کوئی نہ کوئی تمیز ہونی چاہئیے ۔ ان کو برابر نہیں ہونا چاہیئے اور اس مسودہ قانون میں ان کو برابر رکھا گیا ہے میرے خیال کے مطابق اس کا یہ صحیح اور درست تعین نہیں ہے۔باقی جناب والا! فیکٹری کی بجائے اسٹبلیشمنٹ میں یہ benifitsدیئے گئے ہیں ۔ اسٹبلیشمنٹ کی تعریف میں بے شمار چیزیں آتی ہیں۔ٹھیک ہے لیکن ان معروضات کو مدنظر ضرور رکھ لیا جائے جو میں نے پیش کی ہیں کیونکہ اگریہ گزارشات مدنظر نہ رکھی گئیں تو میں سمجھتا کہ جس مقصد کے لئے بل پیش کیا گیا ہے شاید وہ مقصد حل نہ ہو سکے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔جی بیرسٹر مسعود کوثر صاحب ۔

سیدمسعود کوثر ۔ شکریہ جناب چیئرمین! میں دو تین باتوں کی وضاحت کر دینا چاہتا تھا جو ہمارے محترم دوست کے خدشات تھے۔ ایک تو ان کا یہ خیال تھا کہ ۱۵۰۰ سے تین ہزار

روپیہ جب بڑھایا جائے گا تو اس سے بعض ایسے لوگوں کو بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے جو کہ مزدور نہ ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ Industrialisation Ordinance پڑھیں Workman Compensation Act پڑھیں یا کوئی دوسرا۔ اس میں workman کی تعریف اپنی ہے اور workman کی تعریف woman تک ہی محدود ہے اس میں managerial یا supervisory staff نہیں آتا۔ اس لیے ان کا جو خدشہ ہے وہ جائز نہیں ہے کیونکہ یہ اطلاق صرف ان لوگوں پر ہو گا جو کہ workman کی definition کے اندر آتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ تقریباً" ہمارے جتنے بھی Anglo- Saxon Laws ہیں یا compensation کے جتنے بھی laws ہیں اس میں concept یہی رکھا گیا ہے کہ جہاں پر permanent disability آتی ہے وہاں پر compensation زیادہ دی جاتی ہے، جہاں پہ unfortunately death ہو جائے اس کی compensation کم ہوتی ہے اور اس میں یقیناً wisdom ہے چونکہ ایک دفعہ permanent injury ہو جائے permanent disablity ہو جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جس میں مستقل معذوری ہو جاتی ہے ۔ وہ شخص زندہ رہتا ہے، وہ زندہ ہوتا ہے۔

سید مسعود کوثر۔ معذوری ہو جاتی ہے تو اس میں اخراجات جو ہیں وہ زیادہ ہوتے ہیں۔ اور تیسری بات میں عرض کر دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں اصولاً" ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ جب بھی کسی law میں amendment کی جائے تو بطور وکیل یہ خاص difficulty محسوس کی جاتی ہے کہ جب آپ history trace کریں۔ لیکن یہ ایک اتنی different type کی amendments میں کہ ان میں صرف figures کو ۱۵۰۰ سے تین ہزار روپیہ کرنا تھا اور میرے خیال میں جو amendment کی گئی ہے اس میں کوئی difficulty نہیں ہو گی کیونکہ It is only change of figures. Thank you. ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ thank you, very much جی ۔ آپ بھی ڈاکٹر صاحب بولنا چاہیں گے۔ تو ارشاد فرمائیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ جناب تھوڑا سا۔ زیادہ سے زیادہ دو تین منٹ لوں گا۔ شکریہ جناب۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ بہت اہم امور پڑے ہیں۔ آپ مہربانی کر کے ذرا وقت کم لیجئے گا۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ نہیں، بالکل بجا ہے جی بس صرف دو تین منٹ میں، آپ کی شفقت ہے جناب۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں جی آپ ارشاد فرمائیں جناب، میں کیوں کہوں گا آپ کو۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ مہربانی جی۔ جناب والا! میں نے اپنے محترم وزیر صاحب غلام اکبر لاسی صاحب کو سنا ۔ انہو ں نے ایک بات اپنی تقریر کے دوران کی۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی نے اس کو پاس کیا ہوا ہے۔ جناب والا اگر قومی اسمبلی میں اپنے اصولوں یا کچھ گلوں شکووں یا شکایات پر اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا اس کا بائیکاٹ کیا ہے اور اس عرصہ میں super sonic speedکے ساتھ یہ قوانین پاس کئے جائیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہاں پر بھی super sonic speed سے یہ پاس ہو جائیں ۔ جناب والا ! پارلیمنٹ کے جو دو حصے ہیں ان کا مقصد یہی ہے کہ ایک میں پاس ہو اور دوسرے میں جانے۔ آخر nobody is perfect ۔ ہم سب انسان ہیں' یہاں پر ایک چیز غلط بھی پاس ہوسکتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ بل پہ بات کیجئے جناب۔بل کے contents پر بات کیجئے جناب۔ اس کو چھوڑیئے آپ۔ وہ تو ایک قانون کے قاعدے کے تحت ہو کے آیا' سپر سانک آیا یا کم رفتار سے آیا۔ وہ علیحدہ بات ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ اب میں آپ سے مخاطب ہوں۔ جناب والا! اس کے ساتھ ساتھ یہ جو بل ہے اس کے صفحہ ۷ پر ایک بات نوٹ کی ہے۔ یہ لکھتے ہیں کہ

where a secured person dies other then due to any employment injury, his dependents shall, subject to regulations be entitle t o medical care for one year

میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ایک سال کی تو اس کو مل جائے گی پھر آگے وہ کیا کریں گے؟ پھر بھیک مانگیں گے۔ کیا کریں گے؟ ایک سال تو آپ نے ان کو وہ کر دیا کہ چلو ان کے منہ میں چوسنی دو یہ رو رہے ہیں اور ایک سال کے بعد time is best healer یہ آرام سے بیٹھ جائیں گے۔ تو جناب والا اگر وہ یتیم ہے اور یتیموں کے ساتھ تو میرے خیال میں جب تک وہ بالغ نہ ہو جائیں ضروری طور پر آپ کو ان کے جو تعلیم اور صحت کے معاملے ہیں' جو بنیادی انسانی ضروریات ہیں ان کو آپ اٹھارہ سال کی عمر تک کم از کم جاری رکھیں۔ میں وزیر صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ اگر وہ نوٹ فرما کے اس پر غور کرلیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ جناب! جناب ساجد میر صاحب آپ بھی ارشاد فرمانا پسند فرمائیں گے؟

پروفیسر ساجد میر۔ جناب! وزیرمتعلقہ نے یہ بل اس نیک جذبے کے تحت پیش کیا ہے کہ وہ اور ہم سب مل کر مزدوروں کی دعائیں لینا چاہتے ہیں۔ میری آپ کے توسط سے ان سے گزارش یہ ہے کہ دعائیں اس انداز میں لیں کہ کچھ عرصے کے بعد وہ بد دعائیں نہ بن جائیں۔ سب سے پہلے تو بددعائیں اس لحاظ سے بنیں گی کہ مزدور بہرحال ہمارے ملک کے اتنے کم تعلیم یافتہ یا غیرشعور کے مالک نہیں ہیں کہ وہ اسے compare نہ کرسکیں۔ جو رعایت یہ دینا چاہ رہے ہیں اسے وہ compare نہ کریں پیپلز پارٹی کے منشور کے ساتھ ۔سب سے پہلے مزدور لیڈر اسے

compare کریں گے ان کے منشور کے ساتھ جیسا کہ حافظ صاحب نے اور دوسرے دوستوں نے پہلے point out کیا ۔ اگر منشور میں ایک تولہ سونے کے برابر مزدوری کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے تو پھر منشور کے مطابق انہیں دینا چاہئے اس سے relate کرنا چاہئے ۔دوسری بات یہ ہے اس سلسلے میں کہ جب آپ کسی disabled مزدور کو یا فوت شدہ مزدور کے بچوں کو رعایت دیتے ہیں اس کے لئے میعاد بہت کم رکھی گئی ہے۔ یہ ڈاکٹر ریحان صاحب نے point out کیا۔ میں اس کی تائید کرنا چاہتا ہوں ۔اس کے لئے میعاد بہت کم ہے اس کو اگر انہو ں نے اٹھارہ سال کہا تو میں کہتا ہوں کہ اگر کم از کم پانچ سال تک یہ رعایت برقرار رکھنی چاہئے یہ اگر ترمیمیں وہ incorporate کر لیں تو اس سے ان کو مزدوروں کی دعائیں یقینی طور پر انہیں بہتر طور پر حاصل ہوں گی زیادہ عرصے کے لئے حاصل ہوں گی اور یہی اگر ان کا مقصود ہے تو پھر انہیں ان ترمیموں سے گریز نہیں کرنا چاہیئے

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کیا آپ بولنا چاہیں گے ؛ سرتاج عزیز صاحب بولیں گے آپ؛ جی۔

جناب سرتاج عزیز۔ میں اس حوالے سے یہ بات کرنا چاہوں گا کہ اس میں جو بہت سی تجاویز ہیں ان پر کام ہمارے وقت میں بھی شروع ہوا تھا ۔ جب ہماری حکومت تھی اور یہ اس کا تسلسل ہے۔ اس کا صرف پیپلز پارٹی کے منشور سے تعلق نہیں ہے اور اس کا آرڈیننس سب سے پہلے میرا خیال ہے۔ کیئر ٹیکر گورنمنٹ کے وقت میں ہوا۔ پھر اس کے بعد انہوں نے اس کا نیا آرڈیننس issue کیا ۔اور اسی لئے ہم اس کو in principle support کرتے ہیں کہ یہ جو پالیسی ہے یہ اس وقت کا تسلسل ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔تو پھر میں ابھی اس کو put کروں جی۔

THE LABOUR LAW (Amendment) BILL, 1994.

Mr. Acting Chairman: It has been moved by Mr. Ghulam Akbar Lasi, Minister of State for Labour, Manpower & Overseas Pakistanis that the Bill further to amend certain laws relating to workmen's compensation, payment of wages, old-age pension, social security worker children education gratutity and workers' share in companies profits [The Labour Laws (Amendment) Bill, 1994], as passed by the National Assembly, be taken in to consideration.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: The motion is adopted. Now, second reading. Is there any amendment in clause 2. *(Pause)* I think, there was amendment in Clause 2 by Gen. Saeed Qadir. He is not present. So, as the person who has

moved this amendment is not present , the amendment is dropped.

Mr.Ghulam Akbar Lasi: I beg to move that clausee 2 be adopted.

Mr.Acting Chairman The question is:
that clause 2 do form part of the Bill. .

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: The motion is adopted. So, clause 2 forms part of the Bill.

Mr.Ghulam Akbar Lasi: I beg to move that clause 3 be adopted.

Mr.Acting Chairman: The question is:
that clause 3 do form part of the Bill.

جناب سرتاج عزیز - جی اس میں ایک technical point یہ ہے کہ یہ clause (3) میں لکھا ہے the Labour Laws (Amendment) Ordinance, 1993.Ordinance No.VII of 1994 is hereby repealed. یہ reissue ہوا ہے as Ordinance XXXIII of 94 آج ہی table کیا گیا ہے۔ تو چونکہ اب اس کا نیا نمبر آ چکا ہے how do we insert the new number? Otherwise this Ordinance will remain in force.

Syed Iqbal Haider: For that the rules have authorized to make these sort of corrections under Rule 105, the Secretariat will make the necessary corrections in regard with to the serial Nos, of the Ordinances which are being promulgated.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, as the Law Minisiter said that instead of Ordinance No.VII this would be substituted.

Syed Iqbal Haider: No. Sir, what I am trying to say that since the Bill will be converted into an Act and an Act overall supersedes all the Ordinances and once it will come into force this will prevail over that. Those correction about the Nos., whether it should be No 20 or 25 will become irrelevant.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I would be submitting on this point of order, not for the sake of the opposition of this Bill but for the good legislation and in principle I would like to know from the worthy Law Minister

that this Ordinance which is now being repealed by this Bill, is being repealed by the passage of this Bill. That Ordinance, will be repealed, that will no longer be in existence and this Bill would repeal that Ordinance and this will become an Act after the assent of the President. Now, there would be two legislations in the field but what Mr. Sirtaj Aziz wanted to say and point out was that there would be two legislations in the field tomorrow, suppose the assent is given by the President then there would be that. (i) this Bill would become an Act of the legislature and it would be very much in force and there would be an Ordinance which was issued by the Government that would also be in the field. How will they reconcile about these two pieces of legislation?

Syed Iqbal Haider: Sir, this is a point which has already been examined previously on several occasions. The Ordinance which has been referred here has already lapsed but when it was passed by the National Assembly that Ordinance was very much in force and only with a view to ensure continuty of the law we had to re-promulgate the same Ordinance, so the old Ordinance in any case stands lapsed. So that is not in vogue, it has always been done, it is nothing new, you can take out several precedents on that issue which I had already examined and that is why I said that (rule) 105 was made to carry out some consequential corrections and correction means, that since it was a consequential Act of having re-promulgated an Ordinance in between the Session of National Assembly or Senate that is the reason that correction is legally authorized.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, very humbly I would submit that I have not been able to understand or I have not been able to clarify myself to the worthy Law Minister. My humbly submission was that if this Bill gets the sanction or the assent of the President then this will become an Act of legislature and here in this Clause it would be repealing Ordinance No. VII. What about the Ordinance which have now been promulgated? Will they take back? Will they rescind that? I think that should be done. When this becomes the Act of the legislature that Ordinance must be repealed simultaniously, so that there should be two legislation on the same subject. There should be one

legislation and that should be an Act of the legislature.

Syed Iqbal Haider: Yes. I do concede. This is also one of the method that under Article 89 the President has a power to withdraw that Ordinance while giving consent. I concede to that point, that is also a point. But then the Clause which will be remaining here relating to the repeal that will become redundant.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: I do not think that this should remain there, because this would be repealing that........

(interruption)

Syed Iqbal Haider: Sir, we will have the Ordinance withdrawn.

Mr. Acting Chairman: So, I put Clause 3 again to the House. The question is that Clause 3 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Clause 3 forms part of the Bill. The question is:

that the Schedule do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: The Schedule forms part of the Bill. The question is:

that schedule 4 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Schedule 4 forms part of the Bill. Now, Clause 1, Short Title and Commencement and the Preamble do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Clause 1 Short Title and Commencement and the Preamble form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Now Third reading, Mr. Lasi Sahib.

Mr. Ghulam Akbar Lasi: Sir, I beg to move that the Bill further to

amend certain laws relating to workmen's compensation, payment of wages, old-age pension, social security workers' children education, gratuity and workers share in companies profits, [The Labour Laws (Amendment) Bill, 1994]may be passed.

Mr. Acting Chairman: It has been moved by Mr. Ghulam Akbar Lasi, Minister of State for Labour, Manpower & Overseas Pakistanis that the Bill further to amend certain laws relating to worksmen's compensation, payment of wages, old-age pension, social security workers' children education gratuity and wokers' share in companies profits, [The Laboaur Laws (Amendment) Bill, 1994], be passed

(The Bill was carried)

Mr. Acting Chairman: The Bill stands passed.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: Now, I think, as the House decided earlier, and as agreed upon, we should also bring up the Committees.

Syed Iqbal Haider: Sir, after Maghreb prayers, we may start that.

(Interruptions)

سید اقبال حیدر۔ یہ Dangerous Drugs والا بل ہے۔بڑا چھوٹا سا ہے۔اس پر چوہدری شجاعت حسین صاحب کی amendment ہے اور اس پر کوئی تھوڑا بہت سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔ منشیات کے خلاف مہم میں تو حزب اختلاف ہمارا ضرور ساتھ دے گی مجھے امید ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔یہ باتیں گیلری کے لئے نہ کیا کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔اس میں کافی amendments ہیں ۔ اب مہران بنک کے بارے میں آپ فرما رہے تھے ۔میرے خیال میں مولانا صاحب نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ اس پر بولیں گے۔جی جناب مولانا صاحب۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔جناب میں ایک جماعت کا صدر ہوں اور افسوس ہے کل میں موجود نہیں تھا ۔ اس بنک نے جوکچھ تباہی اور بربادی کا سامان پیدا کیا ہے یہ خود Banking System کے اندر موجود ہے۔

میری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی
ہیولا برق خرمن ہے خون گرم دہقاں کا

اس کے اندر یہ ہے کہ جو شخص وہاں روپیہ رکھتا ہے ' اس میں اس کا عمل دخل نہیں ہوتا آگے بنک جدھر کرے ۔ یہی وجہ ہے کہ BCCI بنک جو فیل ہوا ۔اس میں لوگوں کا بیس ارب روپیہ غرق ہو گیا۔ رابرٹ میکسل ایک یہودی بنکر تھا ' اس کا جب بنک فیل ہوا تو وہ خودکشی کر گیا' بیس ارب روپیہ لوگوں کا اس میں غرق ہوگیا۔ پھر یہاں پر کواپریٹو سوسائٹیز میں بہت زیادہ تباہی و بربادی ہوئی۔ ان حالات میں ' میں سمجھتا ہوں کہ قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے جولائی ۱۹۴۸ میں اپنی وفات سے دو ماہ قبل سٹیٹ بنک کے افتتاح کے موقع پر جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا ' اس میں انہوں نے بتایا تھا کہ جو دو عالم گیر جنگیں چھڑی ہیں' یہ ویسٹرن معیشت کی exploitation کی وجہ سے ہوئی ہیں۔ یہ جو انسان کاخون چوس کر نظام معیشت قائم کیا گیا ہے ' اس کی تباہی و بربادی ہونی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین - میں پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے حضرات سے درخواست کروں گا کہ گیلری میں ذرا شور کم کیجئے اور مہربانی کرکے ہاوس میں order maintain کیجئے۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی - میں عرض کروں گا کہ مہران بنک کی خرابیاں اور تباہیاں تو سامنے آ چکی ہے لیکن ہر بنک کے اندر اس قسم کی خرابیاں اور فتنے موجود ہیں ۔ جو کچھ ہوا ہے ۔

ع نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

گندگی اور غلاظت کھل کر سامنے آ گئی اور ایک شخص نے جس طرح اپنے دوستوں کو نوازنے کے لئے اربوں روپے خرد برد کئے ہیں ' اس کا سب کو علم ہو چکا ہے۔

جناب والا! خرد برد کے انسداد کی واحد صورت یہ ہے کہ

(عربی) حل اللہ بیع و حرم الربوا (دوسرا پارہ)

اللہ نے حلال کیا ہے تجارت کو ' حرام کیا ہے ربوٰی کو ۔ ربوٰی ایک unearned profit ہے ۔ اس کاواحد علاج یہ ہے کہ جب تک اس ملک کے اندر معیشت اسلامی اصولوں پر نہیں ہوتی ہے ' جس میں یہ ہے کہ بنک میں روپیہ رکھنے والا جو ہے ' وہ آگے investment میں عمل دخل رکھتا ہو' نفع و نقصان میں شریک ہو ' یہ تباہیاں بربادیاں ہمیشہ جاری رہیں گی ۔ ظاہر میں تجارت ہے لیکن حقیقت میں یہ جوا ہے -- سود ایک کا لاکھوں کے لئے مرگ مفاجات --

مہران بنک تو اس نظام کے اندر exploitation کی ایک علامت ہے ' نوع انسان کی تباہی و بربادی کی ۔ فارسی شعر

ع از ربوٰ آخر چہ می زاند فتن

کس نہ داند لذت قرض حسن

یہ فتنے اور تباہی و بربادی اسی نظام کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں ۔ مہران بنک سے متعلق انکوائری ہونی چاہئیے ۔ جن لوگوں نے نا جائز فائدہ اٹھایا ہے ' ان سے یہ روپیہ واپس لیا

جانے اور جس طریقے سے اس روپیہ کا غلط استعمال کیا گیا ہے 'اس کی باقاعدہ سزا ہو ۔ اب ایک شخص اربوں روپے کھا پی گیا ہے ' ادھر ادھر کر گیاہے' اس کو آپ کیا سزا دیں گے آپ نارکاٹکس میں ملوث افراد کے لئے سزائے موت تجویز کر رہے ہیں اور یہاں پر جو اربوں روپے لوگوں کے کھا جاتاہے ' اس کی کوئی سزا تجویز نہیں کر رہے ہیں ۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ اسے جیل میں رکھو' وہ جیل میں پڑا رہے گا ' اسے کیا فرق پڑے گا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اس کے لئے بھی اس طرح کی کوئی سنگین سزا ہونی چاہئیے تاکہ لوگوں کا مال حرام طریقے سے کھانے والے کے لئے یہ ایک نمونہ بنے ۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ میری جماعت کا منشور اس امر کی دعوت دیتا ہے کہ ملک کے سارے نظام معیشت کو استحصال سے پاک کرکے لوگوں کے اندر باقاعدہ مضاربت ' مرابحت اور مشارکت کی بنیاد پر قائم کیا جائے جس میں ہر مرحلے پر روپیہ invest کرنے والے کی نگرانی ہو' نفع و نقصان میں نگرانی ہو تاکہ موجودہ نظام میں جو خرابیاں اور تباہیاں ہیں ' اس سے لوگوں کو نجات مل سکے۔میں جناب یہی نکتہ پیش کرنا چاہتا تھا ۔ شکریہ ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ مجھے ابھی کہلوایا گیا ہے کہ کمال اظفر صاحب بھی اس پر کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ میں آپ کو اذان سے پہلے پانچ منٹ دیتا ہوں۔

Mr. Kamal-ud-Din Azfar: I can begin now but to do justice to the subject, I need more time

جناب قائم مقام چیئرمین۔ چونکہ اس subject کو wind up کرنا تھا ۔ مولانا صاحب کو وقت دیا تھا ' انہوں نے بھی مختصر ارشاد فرمایا ہے ۔ اس لئے آپ کو وقت دے رہا ہوں ۔ڈاکٹر صاحب! اس کو wind up کون کرے گا۔ کیا آپ wind up کریں گے ؟ وزیر داخلہ صاحب تو تشریف نہیں رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جو بھی ہم میں سے ہوگا وہ wind up کرے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ تو پھر کمال اظفر صاحب ! آپ ارشاد فرمائیے جو کچھ آپ کہنا چاہتے ہیں۔

Barrister. Kamal Azfar: Sir, I would like to submit that the scandal of the Mehran Gate and the profile of this banker, the portrait of the so called banker who started his career as Stenographer or as Assistant and rose to the higher echelons is a reflection of the role that money is now playing in the politics of the country and it is indeed a question not only of the structure of the Mehran Bank but of the relationship between money and politics. That is the legacy of 1980s. We have not heard before in the history of Pakistan that the

whole structure of the relationship is such that money dominates the political process. Here is a person who was working in the Habib Bank to begin with it and was involved in giving advances and misappropriations which exceeded three thousand million rupees. Despite this fact, and despite this historical record, he was made the Chief Operating Officer of the Mehran Bank and nonetheless than Jam Sadiq Ali who was the Chief Minister of Sindh presided over the functions and he was present on that occasion as a Chief Guest when this Mehran Bank was inaugurated. It is also said that the then Governor of the State Bank was threatened that his son would be kidnapped unless the sanction was given to the Mehran Bank or certain deposits were made and even that kidnapping took place. So, this relationship is further accentuated and it is really frightening that a formal Chief of the Army Staff is also admitted that he was involved in making certain payments out of the proceeds of the Habib Bank when this gentleman was the provincial Chief of the Habib Bank Limited. Now that was not the money which could have been disbursed in this way, that was the money of depositors and it is really a reflection how this entire process of the relationship between the GRISE EMINENCE in the establishment, the role of money and how that influences the political process. So, it is very important that this cancer should not be allowed to spread in the society. It is very important that whoever is involved should be brought to task and there should be punishment and accountability of Mr. Younas Habib as well others who may have been involved in this process. There should be no person who should be above or immune from the process of accountability and the question it arises is not only whether Mehran Bank is there but if this episode is allowed to go unchecked and there is no punishment, if crime is not followed by punishment, then you know, Mr. Chairman, you have been involved with the enforcement of law at very high levels, your whole life has been spent in that process, that it will open the flood gates for further episodes of this nature. I have got full details of the various transactions and misappropriations and mis-deeds that have been committed by the Mehran Bank in the process. I could have placed test that before the House after the recess but you have given me a very brief period. My submissions, sir, is that what is it stake at is the Constitution

democracy what is at stake is the respect for the instituions for the National Assembly for the Senate for the Provincial Assemblies. There is a whispering campaign going on in the country and which the entire political process is being sought to be damaged and therefore, I think it is something which is above just party politics. We should all participate in ensuring that the guilty persons are punished, that there are no sacred cows, there are no people who are immune from the process of accountability so that the same process is not repeated in other banking instituions. I thank you, Sir

Mr. Acting Chairman: I think it time for Maghrib prayer so the House is adjourned for twenty minutes

(ایوان کی کارروائی بعد از وقفہ نماز مغرب جناب قائم مقام چیئرمین کی صدارت میں شروع ہوئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ محترمہ نسرین جلیل صاحبہ۔

بیگم نسرین جلیل۔ اس سلسلے میں بہت سی چیزیں زیر بحث آئی ہیں۔

I have a point to make here. I have got this newspaper the "The Finance Daily".

تو یہ تو بات ہوئی کہ مہران بینک کے بارے میں کیا ہوا اور کیسے ہوا۔ لیکن اب مسٹر کلیم ریحان جو Chief Executive ہیں ان کے بارے میں اخبار میں کچھ دیا ہوا ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ دوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔پڑھ دیں۔

Mrs. Nasreen Jalil: There is strange appointment of Mr. Kalim Rehan by the State Bank of Pakistan as Chief Executive of Mehran Bank. Now, Mr. Kalim Rehan himself has a history which in the mildest language can be termed as lack of discretion, in the mildest language can be termed as lack of discretion. According to knowledgeable sources, he was off loaded from Indus Bank, Peshawar by the bank authorities for his allegedly un-ethical conduct. Then, he joined City Bank but soon had to be shunted out for alleged irregularities. Mr. Kalim Rehan is reported to be a close associate of Mr. Rashid Chughtai, a key officer in the State Bank of Pakistan. He was given the top slot in the Mehran Bank with the courtesy of his contacts in the State Bank of Pakistan.

تو میرا پوائنٹ یہ تھا کہ اب جو کمیشن تحقیقات کر رہا ہے وہ اس پر بھی نظر رکھے تاکہ آئندہ

گھپلوں کا امکان نہ رہے۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ سٹیٹ بینک کو کیسے control کریں گے۔

تو وہ If a State Bank Officer does something or the administration does something independent ہے

جناب قائم مقام چیئرمین۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ انکوائری میں اس پہلو کو ذرا دیکھ لیجئے گا۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ وہ تو سٹیٹ بینک والوں نے مقرر کیا ہے۔ وہ تو سب اس طرح سے ابھی تک جو ہوتا رہا ہے اس کو محترمہ repudiate کر رہی ہیں۔

On a point of personal explanation and in the Mehran Bank debat and that is actually the issue before the House, Mehran Bank, but even some of our Ministers and some from the other side widened it so wide that they have gone to 15th of August, 1947. May be that they have a point in that but so far as, Pakistan Peoples Party and its leaders are concerned

ہم تو ۱۹۷۷ سے لے کر ۱۹۸۵ تک ایک طویل پل صراط سے گزر کر آئے ہیں

We have been scrutinized, particularly our financial position and our financial conduct by Generals, by Brigadiers, by Judges of the High Courts. And then the 2 and a 1/2 year of Muzaffar Shah and Jam Sadiq Ali

تو میں اپنے منسٹر صاحبان سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ٹھیک ہے اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ۱۵ اگست سے شروع ہوجائے تو کوئی ہرج کی بات نہیں ہے لیکن This is our personal explanation.

Syed Iqbal Haider: On a point of order. Sir, a very important issue was raised on a point of order regarding shortage of water in Islamabad. Instead of making off the cuff statement I enquired from CDA about this serious matter which is concerning all the citizens of Islamabad and I wish to inform through you Mr. Chairman, that CDA is very much conscious of the gravity of the situation and they have already taken several measures which include the publication of the notices to the citizens to conserve water as well as to avoid wasteful usage of water as well as to stop water for their gardens and lawns for the time being. Because there is shortage of water, undoubtedly. The shortage of water is really acute and we are publishing appeals in the newspapers also inviting attention of the citizens to this serious problem as well as making an

appeal to the citizens to conserve water in all possible manners and to prevent water use for car washing and watering the lawns At the same time ...

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یہ سب کچھ کس طرح بتایا جا رہا ہے؟

سید اقبال حیدر۔ جناب اخباروں میں بھی advertisements آ رہے ہیں

tomorrow's paper I am informed , are likely to contain such appeals of CDA. I have been informed , I asked them , they said , yes, those appeals are coming and we seek cooperation of the citizens . At the same time Sir, we are making efforts to save water . CDA is also making efforts to arrange extra water tankers and those available with the firebrigade as well as with the Environment Department etc., they are being plied to provide the additional quantity of water wherever the shortage will occur and a large number of water tankers will be additionally used in addition to the water tankers which are in use. From all possible sources water tankers are being procured for providing additional quantity of water. Use of drinking water for gardening purposes has been discontinued by the CDA already as I stated. Engineers and staff from other Directorates are being attached with Water Supply Directorate as reinforcement . CDA has also taken steps to supervise all existing enquiries following three control centres have been made and they are manned by officers of grade 17 and these three enquires centres or emergency centres to redress the grievance of the citizens are located - No. 1 centre is located at Government Hostel Water Enquiry , its Phone No. is 826680. No. 2 Emergency Water Enquiry Centre is at G-10, Water Works, Phone No. is 856267. No.3 Enquiry Centre is at F-8, Markaz, Water Enquiry Office, Phone No. 852807. In addition the water supply has been regulated as per the timing indicated and a campaign of save water has been launched through a mass media. Sir, in spite of all these steps, it is also felt that arrangements may not be enough to meet the demand of the residents of Islamabad. CDA urgently requires more water tankers and efforts are being made to acquire more water tankers. Sir, these are the steps that CDA has taken on urgent and top priority basis and they are fully conscious of the difficulties of the citizens of Islamabad may face on account of shortage of water and I assure you that every effort will be made to minimize the inconvience that may be caused to the citizens and we

will try and we all pray to Allah to bless us with good amount of rain so that this low level in Simly Dam is improved and water is made abundantly to the citizens Thanking you.

Mr. Acting Chairman: So, the Government is satisfied with the arrangements which have been taken in hand by the CDA?

Syed Iqbal Haider: CDA is a responsibe body and from the Government side we are also monitoring the efforts of the CDA.

ملک محمد حیات۔ جناب میں بھی یہیں رہتا ہوں اور پانی کی shortage محسوس کرتا ہوں اور جو وزیر صاحب نے پڑھ کر سنایا ہے یہ ساری باتیں بالکل درست ہیں اور سی ڈی اے کافی کوشش کر رہی ہے لیکن اب اتنی shortage ہے کہ ہم لوگ صرف ٹینکروں سے گزارہ کریں گے اور ٹینکر کافی نہیں ہیں۔ سی ڈی اے کو زیادہ ٹینکرز دیئے جائیں کیونکہ یہاں کم از کم چھ ہزار گھر ہیں اور چھ ہزار کو سولہ یا بیس ٹینکر پانی نہیں سپلائی کر سکتا ۔ یا باہر سے مدد مانگی جائے یا نئے خریدے جائیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں نے یہی پوچھا ہے ۔ میں نے کہا ' کہاں سے acquire کریں گے ٹینکرز آپ؟

ملک محمد حیات۔ بہر حال اللہ کرے بارش ہو جائے لیکن سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اگر یہ droughts چلتے رہے تو پانی ختم ہو جائے گا تو اسلام آباد کو کہاں سے ملے گا ؛ long term plan انہوں نے بالکل بند کر دیئے ہیں۔ خانپور ڈیم سے پانی آنا تھا دس سال میں ' اب تیس سال ہو گئے اور وہ سات کروڑ کا پراجیکٹ ستر کروڑ پر چلا گیا ہے لوگ پیسہ کھا رہے ہیں اور ابھی تک خانپور ڈیم کا کچھ نہیں ہوا ۔ صرف خانپور ڈیم ہی مسئلہ حل کر سکتا ہے سملی ڈیم مسئلہ حل نہیں کر سکتا تو حکومت کو چاہئے کہ سی ڈی اے کے جو long term plans ہیں واٹر سپلائی کے ان پر کام شروع کریں ورنہ یہ shortage ہر سال ہو گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ بجا ہے ۔ اب جناب راجہ ظفر الحق صاحب اصل مسئلے کی طرف آیئے ۔ مہران بنک کے مسئلے پر۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین! مہران بنک کے سلسلے میں کافی مقررین نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ۔ بد قسمتی ہے روزانہ اخبارات میں اب بھی نئے نئے انکشافات اس بارے میں ہو رہے ہیں اور یہ کوئی ایسا لا متناہی سا سلسلہ نظر آتا ہے کہ خدا معلوم اور کتنے banks یا financial institutions اس کی لپیٹ میں آئیں گے ۔ دکھائی یہ دیتا ہے کہ مالیاتی اداروں میں ایک طویل عرصے سے کچھ ایسی طرز اپنائی گئی جس کے نتائج اب رفتہ رفتہ سامنے آ رہے ہیں ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سکینڈل کے ذریعے جہاں بنک کے آفیسرز اور بنک کے ادارے کی

ساکھ کو نقصان پہنچا ہے وہاں بے شمار ایسے لوگوں کے بھی نام آئے ہیں جن کے بارے میں توقع یہ تھی کہ وہ احتساب کریں گے ان لوگوں کا جو ان کارروائیوں میں ملوث ہیں ۔ لیکن اس میں جو حقائق اس وقت تک سامنے آئے ہیں وہ دوقسم کے ہیں ۔ ایک وہ ہیں جن کو انہوں نے خاص مقاصد کے لئے یا اپنی ترقی کے لئے یا کوئی غیر قانونی اور غیر اخلاقی مقاصد کے حاصل کرنے کے لئے بڑی بڑی رقوم دیں اور دوسرا اس کا پہلو یہ ہے کہ جیسے دنیا میں بنکنگ سسٹم ہے کہ جو financial institutions ہوتے ہیں ' ان میں قومی بھی ہیں بین الاقوامی بھی ہیں ان کا بنیادی مقصد اور وہ نظام جس کے اوپر وہ چل رہے ہوتے ہیں وہ یہی ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو قرضے فراہم کرتے ہیں۔ یہ کہ یہ نظام ہونا چاہئے یا یہ نظام نہیں ہونا چاہئے یہ ایک بڑی لمبی بحث ہے لیکن جو اس وقت سرمایہ داری کا نظام ہے وہ اسی طرح کی بنکنگ کے اوپر چل رہا ہے کہ لوگ deposits دیتے ہیں اور پھر banks لوگوں کو قرضے دیتے ہیں اور اس پر زائد رقم بھی وصول کرتے ہیں اور پھر اس طریقے سے بنکنگ کا کاروبار چلتا ہے ۔ لہٰذا اگر کسی شخص نے کسی مالیاتی ادارے سے قرضہ لیا ہو اور وہ قرضہ واپس دے رہا ہے اپنی ذمہ داریاں پوری کر رہا ہے تو یہ کوئی جرم نہیں ہے کیونکہ اگر کوئی شخص کوئی فیکٹری لگاتا ہے' کوئی کارخانہ لگاتا ہے جہاں اسے یہ مقصد ہوتا ہے کہ وہ اس سے کچھ کمائے تو ساتھ ہی ساتھ اس میں ملکی ترقی بھی ہوتی ہے اور لوگوں کو employment بھی ملتی ہے ۔ یہ ایک economic development کا طریقہ ہے ' industrialization کا طریقہ ہے ۔ لہٰذا وہ ادارے جیسے PICIC ہے یا دوسرے ادارے ہیں Industrial Development Bank ہے یہ سارے ادارے ----

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ہمارے شیخ صاحب بڑے محترم ہیں' بڑے پرانے پارلیمنٹرین ہیں' ان کو آواز ہی اللہ تعالیٰ نے اتنی دی ہے۔

(مداخلت)

راجہ محمد ظفر الحق۔ وہ ادارے قرضہ دیتے ہیں تو اسی سے پھر انڈسٹری لگتی ہے۔ لہٰذا جو یہ پچھلی کیئرٹیکر گورنمنٹ کے دوران ایک campaign چلائی گئی ایک ماحول پیدا کیا گیا یہ کہہ کر کہ بنکوں سے اور مالیاتی ادروں سے کن کن لوگوں نے قرضے لئے۔ اب کئی ایسے لوگ جن کے نام چھپے کہ انہوں نے قرضے لئے ہیں وہ اپنے گھر والوں سے بھی شرمندہ ہوئے جیسے کہ قرضہ لینا بذات خود کوئی جرم ہے حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ ایسےنام بھی چھپے جنہوں نے قرضے نہیں لئے تھے' ایسے نام بھی چھپے جن کا قرضہ regular تھا' جو ان کی ذمہ داری تھا۔ اخلاقی اور قانونی تقاضے وہ پورے کر رہے تھے۔ اپنی instalment دے رہے تھے۔ جرم یہ ہے کہ کوئی شخص قرضہ لے قومی اداروں سے' بنکوں سے' مالیاتی اداروں سے اور پھر ادا نہ کرے اور یا پھر معاف کروا لے۔ یہ جرم ہے' اخلاقی جرم ہے۔ پھر اس کے بعد وہ رقم جو اتنی بڑی لی جاتی ہے اگر وہ رقم سیاسی مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہے تو یہ بھی ایک جرم ہے۔ پھر اگر کسی شخص نے کوئی

کارخانہ لگایا ہے کوئی انڈسٹری لگائی ہے اور حکومتِ وقت ان مالیاتی اداروں کو یہ کہہ کر کہ آپ ہمارے مخالفین کو قرضے نہیں دیں گے' ان کے قرضے re-schedule نہیں کریں گے۔ آپ ان کو مالی طور پر جو ان کا حق بنتا ہے نہیں دیں گے تو میں سمجھتا ہوں یہ بھی worst type of victimization ہے۔ یہ نہیں ہونی چاہیئے۔ میں وہ اصول بیان کر رہا ہوں جو ہر طرف لاگو ہوتے ہیں۔ جو ابتداء میں وزیر داخلہ صاحب نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں بیان کر رہا ہوں جو ۱۶۱ کے بیان کے مطابق ہیں نہ صرف یونس حبیب بلکہ باقی گواہوں کے بھی۔ آپ کو جناب علم ہے کہ ایک ۱۶۱ کے تحت بیانات پولیس خاص مقصد کے لئے خاص ٹارگٹ کے لئے بسا اوقات objectively اور بسا اوقات subjectively ان کو تحریر کرتے ہیں اور چونکہ یہ بات framers of law کو بھی جنہوں نے کریمنل کوڈ بنایا تھا جنہوں نے انصاف کے لئے نظام بنایا تھا ان کے بھی علم میں تھی۔ اس لئے انہوں نے یہ ۱۶۱ کے بعد ۱۶۲ لکھ دیا جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر کوئی انویسٹیگیشن آفیسر کسی ایسے شخص کا بیان لیتا ہے جسے جرم کا علم ہو تو اگر وہ چاہیں گے He may reduce that into writing لیکن اس پر بیان دینے والے کے دستخط بھی ہوتے ہیں وہ بیان حلفی پر بھی نہیں ہوتا اس لئے اس کی وقعت صرف اتنی ہے کہ اگر جس آدمی نے وہ بیان دیا ہے یا جس کے بارے میں یہ ظاہر ہوا ہے کہ یہ ۱۶۱ کے تحت اس کا بیان ہے تو وہ contradiction کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔ ملزم کو اس کی کاپیاں بھی ٹرائل کے دوران دی جاتی ہیں۔ لیکن کبھی بھی وہ corboration کے لئے استعمال نہیں ہوا۔ کبھی اس مقصد کے لئے ۱۶۱ کا بیان پڑھ کر لوگوں کی بدنامی ان کے نام لے کر یہ کہہ دینا کہ فلاں شخص کے بارے میں یہ بیان ہمارے پاس ۱۶۱ کا ہے۔ یہ کافی نہیں تھا۔ اور یہ بڑی زیادتی کی بات ہے کہ آدمی ۱۶۱ کے بیانات جو کسی انویسٹیگیشن آفیسر نے لکھے خواہ کسی کی ہدایت پر لکھے یا اپنی صوابدید پر لکھے' یا کسی نے بیان دیئے' یا نہیں دیئے' یا اس میں کچھ سچ ہے کچھ جھوٹ اس کو بنیاد بنا کر اخبارات کے صفحات کو یہ سپلائی کرنا اور اسے نیوز بنا کر کسی شخص کی بدنامی کا باعث بنانا میں سمجھتا ہوں یہ بڑا ہی قبیح فعل ہے بڑا غلط فعل ہے' ایسا نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ اس لئے جب بھی مطالبہ ہوا نیشنل اسمبلی کے اندر جب ڈیبیٹ ہوئی اس وقت بھی اور سینٹ کے اندر جب بحث ہوئی اس وقت بھی خاص طور پر ہمارے دوست سینیٹر حافظ حسین احمد صاحب نے یہ کہا کہ ہاؤس کی کمیٹی بننی چاہیئے سپیشل کمیٹی بننی چاہیئے اور اس سارے معاملے کی وہ چھان بین کرے۔ اور یہ دیکھے کہ ملزم کا اصل بیان کیا تھا' جو لوگ اس واقعہ سے واقف ہیں جو ڈاکومنٹس ہیں ان کے اندر کیا تحریر ہے اسے بند کمروں میں اندھیروں میں کسی خاص مقصد کے لئے کردار کشی کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔ بلکہ اس کی چھان بین ہونی چاہیئے گناہ گار اور معصوم میں تمیز ہونی چاہیئے۔ وہ لوگ جن کے نام بلاوجہ اس میں شامل کئے گئے ہیں کرائے گئے ہیں یا لئے گئے ہیں وہ مظلوم ہیں اور وہ لوگ فی الواقعہ جنہوں نے یہ جرائم کئے ہیں یا پیسے لئے ہیں اور جن گھناؤنے مقاصد کے لئے لئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کو سب سے بڑی سزا دینی چاہیئے کیونکہ یہ قومی

جرم ہے۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے۔ میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اگر اس سلسلے کو نہ روکا گیا' اگر یہ معاملہ آگے بڑھتا گیا تو نہ صرف مالیاتی ادارے' قومی زندگی' سیاسی ادرے بلکہ خود پاکستان کی سیکورٹی کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ بن سکتے ہیں۔ اگر ذمہ دار لوگوں کو پیسے دے کر خریدا جا سکتا ہے۔ ملک کے اندر اگر پیسے دے کر خریدا جا سکتا ہے تو کل ملک کے باہر سے بھی اس سے بڑی قیمیں دے کرخریدا جا سکتا ہے ملک کے راز حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ملک کی پالیسیاں بنوائی جا سکتی ہیں۔

جناب چیرمین! آپ کو یاد ہوگا کہ جب ایران میں اینگلو ایرانین آئیل کمپنی کو نیشنلائز کرنے کی بات ہوئی تھی اور ڈاکٹر مصدق وہاں کے وزیراعظم تھے اور اس وقت انہیں نے پارلیمنٹ کے اندر یہ انکشاف کیا تھا کہ اس پارلیمنٹ کے ۸۰ فیصد رکن ایران کی اس وقت کی پارلیمنٹ کے مجلس کے ۸۰ فیصد ارکان اینگلو ایرانین آئیل کمپنی کے تنخواہ دار ہیں۔ لہذا کوئی پالیسی کوئی ڈبیٹ ملک کے کسی معاملے پر بھی کوئی بحث ہو رہی ہوتی تھی تو وہ آزادانہ طریقے سے کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکتی تھی۔ کیونکہ جب تک کہ پیچھے سے اینگلو ایرانین آئیل کمپنی اور بیرونی ممالک کے اپنے جو ڈپلومیٹک ذرائع ہیں ان سے وہ ارکان کو قابو نہیں کر لیتے تھے اس وقت تک کسی معاملے پر بحث بھی نہیں ہو سکتی تھی اور ڈاکٹر مصدق کے بارے میں اس وقت اخبارات نے یہ لکھا تھا کہ یہ ایک بہت بڑا نیشنلسٹ ہے اور تو کام بہت بعد میں ہوالیکن اس وقت اس کے کہنے پر لوگوں کی دنیا بھر میں آنکھیں کھلیں کہ مالی طور پر بکنے والے لوگ کس حد تک ملک کی سلامتی کے لئے نقصان دہ ہو سکتے ہیں۔ اس لئے یہ کوئی معمولی معاملہ نہیں ہے اس لئے یہ کوئی ایک یونس حبیب نہیں ہے جو حالات میں نے دیکھے ہیں اس سے میں محسوس کرتا ہوں کہ اس ملک کے اندر کئی یونس حبیب ہونگے اور کئی لوگ ایسے ہونگے جو ان کی پے رول پر ہونگے۔ کئی ایسے لوگ ہوں گے جن کی نگاہیں نیچی اس لئے ہونگی کہ انہوں نے ان کو مالی مفادات پہنچائے ہیں۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت خطرناک معاملہ ہے۔ پارلیمنٹ کےاندر جب ہم نے اس بات کا مطالبہ کیا کہ اس پر بحث ہونی چاہیئے۔ اس کو کسی نتیجے تک پہنچانا چاہیئے۔ تومقصد یہی تھا کسی کی پگڑی اچھالنا نہیں تھا کوئی پوائنٹ سکور کرنا نہیں تھا۔ کہ ایک طرف کے الزامات دوسری طرف لگیں اور اس طرف کے اپنی صفائی صرف یہ بیان کی جائے کہ اس میں اور بھی لوگوں کے نام آتے ہیں۔ یہ کوئی صفائی نہیں ہے۔ دو غلط کام ایک صحیح صورتحال پیش نہیں کرتے۔ اور یہ برائیاں اگر بڑھتی رہیں تو ہرشخص اس کی لپیٹ میں آنے گا۔ ہماری آئندہ نسلیں بھی آئیں گی۔ ایک بہت بڑا فلاسفر تھا۔ اس کا انگریزی کا مقولا ہے کہ weeds must grow in every garden کہ گھاس پھوس ہر باغ میں پیدا ہو جاتی ہے یہ ایک نیچرل عمل ہے ۔ a vigilant gardener keeps them under control. صبح سے شام تک وہ لگا رہتا ہے کہ یہ weeds نہ اگیں ۔ پھل دار درختوں کو خراب نہ کریں ۔ اس نے آگے کہا If does not do that it will be only weeds and no garden پھر رفتہ رفتہ ratio بڑھتی رہتی ہے ایسے لوگوں کی جو اس طریقہ سے مفادات حاصل

کرتے ہیں ' مفادات دیتے ہیں اور پھر ساری قومی زندگی اس سے متاثر ہو جاتی ہے ۔ یہ بڑا serious معاملہ ہے ۔ اس کے لئے ہم مشکور ہیں کہ ہمارے مطالبے کو منظور کیا گیا اس پر بحث ہوئی اور معاملات اور بھی آگے بڑھے لیکن اس کو کسی نتیجے تک پہنچانا ہے ۔ وزیر داخلہ صاحب نے کل یہ کہا کہ ہم ایک Judicial Commission مقرر کریں گے ایک بیان انہوں نے اخبارات میں دیا تھا ۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جس Judicial کمیشن کا تصور ذہن میں آتاہے وہ ایسے Judicial کمیشن کا آتاہے جو قومی سطح کے اوپر اعتماد کا مظہر ہو ۔ لوگ یہ سمجھیں کہ جو یہ فیصلہ کرے گا وہ مناسب فیصلہ ہوگا ۔ لیکن اگر اس معروف طریقے کو نہ اپنا یا گیا اور معروف طریقہ یہی ہے کہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس صاحب کو یہ لکھا جائے کہ آپ judges میں سے ایک یا دو یا ۴ سپریم کورٹ کے یا ہائی کورٹوں کے ملا کر ایک Judicial کمیشن اس بارے میں بنائیں اور اس کی Terms of Reference بھی واضح طور پر اس میں درج ہونی چاہئیں ۔ یہ چیف جسٹس کی صوابدید پر چھوڑنا چاہیئے ۔ تاکہ یہ نہ کہا جا سکے کہ حکومت نے ایک خاص نقشہ پیش کرنے کے لئے ایک خاص نتیجہ حاصل کرنے کے لئے پورے ملک میں دیکھ بھال کر کسی آدمی کو تلاش کرنے کی کوشش کی ہے جس کے ساتھ ان کا کوئی رابطہ تھا یا تعلق تھا اگر serving judges موجود ہیں اور ان پر ہمارا اعتماد ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ پھر تلاش یہ کیا جائے کہ کئی سال پرانا کوئی جج ڈھونڈا جائے جس کے ذریعے سے کوئی خاص مقصد حاصل کیا جائے ۔ ملک کے اندر جب بھی کوئی اس قسم کے طریقوں سے کوئی بنا ہے تو اس کی ساکھ وہ نہیں تھی کہ اس کے فیصلوں کو قبول کیا جائے ۔ وہ controversial ہو جاتے ہیں ایک سائیڈ قبول کرتی ہے دوسری سائیڈ نہیں کرتی ۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ سپریم کے چیف جسٹس صاحب کی صوابدید ہونی چاہیئے اور نام انہوں نے لیا ہے وہ جب تک کہ سپریم کورٹ کے جج رہے اور اس سے پہلے ہائی کورٹ کے جج رہے ۔ میں نے بطور وکیل اور بطور شہری احترام ہی کے الفاظ ان کے بارے میں سنے ہیں لیکن ریٹائرمنٹ کے بعد اس حکومت نے اس کو sponsor کیا International Court of Justice کے لئے تو پھر ایک اور link پیدا ہو جاتا ہے پھر جب کوئی ہیومن رائٹس کی کمیٹی بنتی ہے nominate کیا جاتا ہے پھر ایک اور صورت اختیار ہو جاتی ہے ۔ لہذا میں یہ گزارش کروں گا آپ کی وساطت سے حکومت کو کہ کوئی ایسا کام نہ کرے کہ کمیشن کا مقرر کیا جانا بذات خود controversial بن جائے ۔ اس لئے جو نیشنل اسمبلی میں تجویز ہوئی تھی یا اس کو رکھا جائے کہ ایوان کے دونوں حصوں سے لوگ لئے جائیں ایک مشترکہ کمیٹی بنائی جائے جس کا سربراہ ایک common آدمی ہو ایک غیر جانبدار انسان ہو جس پر دونوں طرف سے اعتماد ہو ۔ وہ کمیٹی اس کی open hearing کرے اور جتنا وقت اس میں لگتا ہے لگائے ۔ جلدی میں کوئی ایسا فیصلہ نہ کرے۔ کسی کو بچانے کی کوشش نہ کی جائے ۔ خواہ وہ کیسے ہی اعلیٰ پوزیشن میں نہ رہا ہو' یا نہ ہو' اب یا اس سے پہلے ۔ تبھی جا کر کسی منصفانہ نتیجے پر پہنچا جا سکتا ہے اس کے بغیر نہیں۔ اگر یہ صورت اختیار کی جائے گی تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ ایسے کمیشن کے ساتھ' ایسی کمیٹی کے ساتھ بھرپور

تعاون کریں گے۔ ان لوگوں کی نشاندہی ہی نہیں بلکہ سزایابی کے لئے بھی جو قومی مجرم ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تعاون کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ بہت بہت شکریہ راجہ صاحب۔ میں اب وزیر قانون سید اقبال صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنا اختتامی خطاب فرمائیں۔

سید اقبال حیدر۔ اختتامی بھی اختصار کے ساتھ۔ جناب چیئرمین! مہران بینک کے سکینڈل کے اوپر بہت سے معزز اراکین نے تفصیلی بحث کی ہے اور ہمارے وزیر داخلہ تمام حقائق پیش کر چکے ہیں۔ ان کے دلائل اور ان کی تجاویز کو میں دہرانا نہیں چاہتا۔ یہاں اس بحث کو سمیٹتے ہوئے حکومت کی جانب سے میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ خدشات اور وہ مفروضے جو کچھ ہمارے معزز اراکین کے ذہن میں ہیں وہ صاف ہو جائیں۔ مجھے خوشی ہے کہ قائد حزب اختلاف نے یہ تسلیم کیا کہ مالیاتی اداروں سے ناجائز طور پر قرضے حاصل کرنا یا قرضے معاف کرانا یا مالیاتی اداروں کی رقوم کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنا ایک نہ صرف غیر اخلاقی فعل ہے بلکہ ایک جرم بھی ہے۔ مالیاتی اداروں کے اثاثوں کے غلط استعمال سے مالیاتی اداروں پر عوام کے اعتماد کو بھی دھچکا پہنچتا ہے۔ یہ ایک سنگین بات ہے اور انتہائی توجہ طلب مسئلہ ہے۔ بالکل صحیح کہا کہ یہ پیراسائٹ پلانٹس جو ہر باغیچے میں اگتے ہیں ان خودطفیلیوں کو اور پیراسائٹس کا خاتمہ حکومت کا فرض ہے۔ مجھے یہ فخر ہے کہ ہماری حکومت نے ایسے مالیاتی اداروں کے اثاثوں کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے وہ پیش قدمی کی جس کی کہ ماضی میں مثال نہیں ملتی۔ اور وہ اقدامات جو کہ ہم نے اٹھائے ہیں مالیاتی اداروں کے اثاثوں کے ناجائز مجرمانہ استعمال کے خلاف کاش کہ وہ اقدامات ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲ء میں بھی اٹھا لئے جاتے تو بہت سے نقصانات کا ازالہ یا سدباب ہو سکتا تھا۔ اور اٹھانے چاہئیے تھے، مجھے یقین ہے کہ اس میں کوئی دو رائے نہیں۔ بالکل صحیح فرمایا کہ ان اثاثوں کی ساکھ کو بھی برقرار رکھنا فرض ہے ہمارا بلکہ ان اداروں کی رقوم کا بے جا مجرمانہ استعمال کو روکنے کے لیے موثر کارروائی کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔ اس جانب حکومت پورے طور سے باخبر ہے اور حکومت نے اس کا نوٹس پہلے ہی لیا۔ یہ کہنا کہ یہ سکینڈل یونس حبیب کی statement under section 161 کی بنا پر آیا یہ اتنا درست نہیں۔ یونس حبیب کو ہماری حکومت نے گرفتار کیا تھا اور یہ اس statement سے پہلے گرفتار کیا تھا۔ اگر ہماری نیت خراب ہوتی، اگر ہمارا مقصد اس کی مجرمانہ کارروائیوں کو روکنا نہیں ہوتا تو یونس حبیب اسی طرح سے آزاد رہتا جس طرح ۹۲-۱۹۹۱ میں رہا اور ہماری نیت صاف ہے ہم بجا طور پر یقین رکھتے ہیں کہ مالیاتی اداروں کے اس طرح کے ناجائز استعمال کے خلاف نہ صرف اس کو روکنا بلکہ ان مجرمانہ اور غیر اخلاقی کارروائیوں میں ملوث افراد کے خلاف قانونی کارروائی کرنا بھی حکومت کا فرض ہے اور ایک شخص نہیں کئی افراد کے خلاف مقدمات درج ہو چکے ہیں وہ گرفتار بھی ہوئے ہیں بہت سوں کی گرفتاری ابھی باقی بھی ہے۔ لیکن اس میں کوئی پس و پیش یا کسی قسم کی کمی یا کوتاہی حکومت کی طرف سے قطعاً نہیں ہو گی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔

دوسری بات میں یہاں وضاحت کر دوں کہ مہران بنک کا اسکینڈل کسی سیاسی مقاصد کے لئے نہیں استعمال کیا گیا ہے اس میں تمام افراد کے نام آئے ہیں اور کسی بھی شخص کا نام حکومت نے ظاہر نہیں کیا ہے ۔یہ پہلے کامران خان کی سٹوریوں سے شائع ہوا تو یہ کہنا کہ حکومت یونس حبیب کے دفعہ ۱۶۱ کے تحت بیان کو نا جائز طور پر استعمال کر رہی ہے یہ اتنا مناسب نہیں میں بلکہ کہوں گا کہ غلط فہمی پر مبنی ہے اور بے بنیاد ہے ہمارا مقصد کوئی سیاسی پوائنٹ حاصل کرنا نہیں تھا ہمارا مقصد صرف دھاندلی ' بدعنوانی اور لاقانونیت اور مجرمانہ فعل کی نقاب کشائی ہے اور اس سے زیادہ نہیں مجرموں کو سزا دینا ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔راجہ صاحب نے تو ۱۶۱ کی relavancy کی یہ بات کی تھی کہ وہ relavant ہے یا نہیں ہے ۔

سید اقبال حیدر ۔دیکھیں' اگر ۱۶۱ کے تحت بیان سے کوئی انحراف کرتا ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی ۔ جناب بھنڈر صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔۱۶۱ کے بیان کا حوالہ تو جناب والا! آ رہا ہے لیکن کیا ۱۶۱ کا بیان ملزم کا ہوتا ہے یا گواہ کا یونس حبیب گواہ ہے یا ملزم ہے یہ بھی ذرا وضاحت فرما دیں۔

سید اقبال حیدر ۔ملزم بھی دیتا ہے گواہ بھی دیتا ہے ملزم ہے وہ تو گرفتار ہے سب سے پہلے تو اسی کی گرفتاری عمل میں آئی ۔اور اس کے بعد مختلف بیانات گواہوں نے بھی دیئے ہیں اس میں میں وہ تو تمام قانونی کارروائی ہو رہی ہے میں اس بحث میں اب نہیں پڑنا چاہتا کیونکہ میں اختصار سے کام لینے کی کوشش کر رہا ہو ں ۔ academic بحث ہم بعد میں کر لیں گے کسی اور موقع پر میرا صرف کہنے کا مقصد تو یہی تھا کہ کسی سیاسی مقصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے قانون کے مطابق کارروائی ہو رہی ہے ہاں ہمارے نقطہ نظر کی اس سے تصدیق ضرور ہوئی ہے ۔بجا فرماتے ہیں میرے معزز اراکین (حزف اختلاف) کہ اس طرح سے سرمایہ کے ذریعے سے لوگوں کی وفاداریاں خرید کر ملک کے استحکام کو بھی خطرہ پہنچ سکتا ہے ۔ اس کی حوصلہ شکنی ہونی چاہئیے ۔بالکل صحیح ہے بالکل یہی ہمارا مقصد ہے یہی تو ہماری شکایت تھی ۱۹۹۰ میں کہ ناجائز طو ر کے اوپر سرمایہ کو استعمال کر کے الیکشن سیل بنا کر rigging کر کے ملک کے حساس اداروں کو استعمال کر کے پاکستان پیپلز پارٹی کی فتح کو شکست میں تبدیل کیا گیا سازشوں کے ذریعے اور یہ سازشیں انتخابی عمل کے خلاف بھی ہیں جمہوری ادارو ں کے خلاف بھی ہیں جمہوری عمل کے خلاف بھی ہیں اور میرے ملک کے استحکام کے خلاف بھی ہیں ۔

راجہ محمد ظفرالحق ۔جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ اگر مزید متنازعہ مسائل کو اٹھایا گیا تو پھر ۹۲ کا الیکشن بھی متنازعہ ہو جائے گا اس کے بارے میں بھی حقائق پیش کرنے پڑیں گے اس لئے ان معاملات میں نہ ہی جائیں تو بہتر ہیں ۔

سید اقبال حیدر ۔خدا نخواستہ کبھی کوئی یہ کہے کہ ۱۹۹۳ کے انتخابات میں کوئی دھاندلی ہوئی یا یونس حبیب نے کسی اور انداز سے یا کسی اور اسلم بیگ نے اس طرح کی کوئی سازش کی اس کو بھی سزا ملنی چاہئیے اگر یہ ہوا ہے تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں ۔اگر آپ یہ کہتے ہیں ۔لیکن ان کو بھی سزا ملنی چاہئیے جنہوں نے ۱۹۹۰ میں الیکشن سیل جعلی بنائے جن کا مقصد صرف اورصرف اس طرح کی سازشیں کرنا تھا وہ تو ثابت ہو چکا ہے ۔وہ تو اسلم بیگ نے بھی تسلیم کیا ہے ۔یونس حبیب نے بھی تسلیم کیا ہے تمام تر حقائق میں تسلیم کر لیا ہے کہ ۱۹۹۰ کے انتخابات میں کھلم کھل دھاندلی ہوئی تھی ۔ 1990. کے انتخابات میں کھلم کھلا دھاندلی ہوئی تھی۔ ابھی تک اللہ کے فضل سے کوئی الزام نہیں آیاہے 1993. کے انتخابات کے بارے میں اس طرح کا الزام نہیں آیا ہے۔ نہ حزب اختلاف کی طرف سے آیا ہے نہ کسی اور جانب سے آیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان کا پردہ چاک ہونا چاہیئے ۔ہمیں تو شفاف حکومت چلانی ہے ۔ہماری حکومت اپنے عمل کر شفاف رکھنا چاہتی ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں ۔ آپ صرف مہران بنک تک محدود رکھیں۔

سید اقبال حیدر۔ مہران بنک پر ہی بات کر رہا ہوں ۔ مہران بنک کا سب سے بڑا سکینڈل بہت اہم ایشو ہے ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جناب! بات بہت لمبی ہو جائے گی ۔ لوگ 1977. کے الیکشن کی طرف چلے جائیں گے ۔ 1993. کی طرف چلے جائیں گے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں ہوتی۔

سید اقبال حیدر۔ مہران بنک کے سکینڈل کا ایک پہلو یہ ہے کہ 1990. کے انتخابات میں حبیب بنک سے لے کر اتنی خطیر رقم استعمال کی گئی اور مختلف لوگو ں کوبانٹی گئی تاکہ الیکشن میں rigging کی جائے ۔ یہ ایک مہران بنک کے بیان کا حصہ ہے ۔ اعترافی بیان ہے ۔

(مداخلت)

اس پر بھی بحث ہو چکی ہے ۔ ہم نے ہارس ٹریڈنگ نہیں کی تھی ۔ وہ صابر شاہ صاحب -----

جناب قائم مقام چیئرمین۔ مجھ سے خطاب کریں ۔ مجھ سے آپ بات کریں ۔

سید اقبال حیدر۔ ہم نے اصولوں کو طے کرلیا ۔ میں ختم کر رہا ہوں ۔ چلیں میں حزب اختلاف کے نکات کو لیتا ہوں ۔ انہوں نے بڑی اصولی بات کی کہ مالی جمہوری عمل میں ناجائز طریقے استعمال کرنا جرم ہے اور مجرموں کو سخت ترین سزا ملے گی اور ملنی

چاہیئے۔ ٹھیک ہے ہم آپ سے اتفاق کرتے ہیں ۔ کوئی بھی ناجائز طریقے استعمال کرے۔ اگر آپ کو کوئی شک ہے۔ عدالتی کارروائی کے سلسلے میں عدالتی کمیشن کی کارروائی کے سلسلے میں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ شک بھی آپ کا بےبنیاد ثابت ہو گا۔ عدالتوں کے تحقیقاتی کمیشن کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ چونکہ عدالتی تحقیقاتی کمیشن ہو گا اور اس کے ایسے غیر جانب دار، superior کورٹس کے جج صاحبان پرمشتمل کمیشن ہوگا اور قومی سطح پر اس کی آزادی اور اس کی خود مختاری کو آپ تمام حضرات بلا شک و شبہ تسلیم کریں گے۔ جو کسی قسم کا خطرہ یا تشویش کا باعث نہیں بنے گا اورعدالتی تحقیقاتی کمیشن اپنی جب رپورٹ پیش کرے گا تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی صاف ظاہر ہو جائے گا کہ کس نے گناہ کیا ہے، کون مجرم ہے۔ کتنوں نے گھناؤنے جرائم کا ارتکاب 1990ء سے لے کر 1993ء تک کیا وہ تمام تر ہم چاہیں گے کہ عوام کے سامنے پیش کریں۔ ہماری حکومت کی بنیادی ترجیح یہی ہے اور ہم شفاف عمل پر یقین رکھتے ہیں اور کسی بھی شخص نے کوئی مجرمانہ فعل کیا ہو۔ ہم نے اس کو معاف نہیں کیا یا حکومت کی جانب سے کسی قسم کی رعایت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی لئے باوجود اس بات کے کہ مہران بنک سکیم کےاوپر ابھی پچھلے ماہ نیشنل اسمبلی میں بحث ہوئی ہم نے کسی ٹیکنیکل ضابطے کا shelter نہیں لیا ہم یہ کہہ سکتے تھے کہ جو مسئلہ نیشنل اسمبلی میں discuss ہو چکا ہے وہ چار ماہ تک سینٹ میں discuss نہیں ہو سکتا۔ ہم نے readily ایسےکیا ہے۔ ہم تمام اسکینڈلز کے اوپر بحث کرنے کو تیار ہیں اور کھل کر بحث کرنے کو تیار ہیں اور ہماری حکومت عوام سے حقائق کو چھپانے پر یقین نہیں رکھتی، چاہے کسی کی گردن ناپی جائے۔ ہمیں اس سے خطرہ نہیں ہے ۔ کوئی سروکار نہیں ہے۔ ہم اس عدالتی کمیشن کی رپورٹ کے اوپر قانون کے مطابق اقدامات اٹھائیں بلا امتیاز و تفریق اور میں اپنی حکومت کی پالیسی کے اوپر اپنے اس بیان کو ختم کرتا ہوں۔ انشاء اللہ بہت جلدی کمیشن اپنی کارروائی شروع کر دے گا اور اس کی رپورٹ کے مطابق عمل ہو گا۔ سب کو سزا ملے گی ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ جناب ۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا ! قائد حزب اختلاف کی جانب سے ایک پوائنٹ اٹھایا گیا وہ یہ تھا کہ Human Rights Commission کے چیئرمین کی حیثیت سےجسٹس دراب پٹیل کو گورنمنٹ نے appoint کیا ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ Human Rights Commission کے چیئرمین کو اگرحکومت appoint کرتی ہے تو کسی کو اعتراض ہو سکتا ہے ۔ دوسری بات یہ کہ یہ ایک انٹرنیشنل ادارہ ہے ۔ اس کا کسی خاص گورنمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ۔ دوسری بات یہ ہے جناب والا کہ جسٹس دراب پٹیل کے اس appointment کو disputed قرار دینے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ جبکہ یہ وہ جج ہیں جس نے پاکستان کی judicial history میں PCO 1981 تحت حلف لینے سے انکار کیا تھا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ created اور کوئی نہیں ہو

سکتا ۔ اور پوری جوڈیشری کی تاریخ میں اس شخص کے بارے میں آج تک کسی آدمی نے انگلی نہیں اٹھائی اور مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایسے لوگوں کو بھی اس جانب سے disputed بنایا جاتا ہے کوئی آسمان سے جناب والا لوگ نہیں لائے جاتے یہ وہ لوگ ہیں جو بہت کم پیدا ہوتے ہیں ملکوں کے اندر ، میں سمجھتا ہوں کہ دراب پٹیل کے بارے میں ، اس نے جو خوبصورت طریقے سے رویہ اختیار کیا ہے اس کو وہ دوبارہ صحیح کریں ۔ اس لئے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس شخص کے ساتھ اور اس کی پوری زندگی کے ساتھ سب سے بڑی زیادتی ہے ۔

ELECTION TO THE STANDING COMMITTEES

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ شکریہ ۔ جناب اقبال حیدر صاحب ۔ سینٹ کی سٹینڈنگ کمیٹیوں کے متعلق جیسا کہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ دونوں اطراف سے متفقہ طور پر ممبر حضرات کو لیا جائےس وقت تمام چیز مکمل ہو چکی ہے ۔ قائد حزب اقتدار ملک قاسم صاحب نے اور قائد حزب اختلاف جناب راجہ راجہ صاحب نے یہ مکمل exercise کر لی ہے ۔اب اس کی موشن جناب اقبال حیدر صاحب put کریں گے اور پھر میں ہاؤس کا sense لے کر جس طرح بھی ہو گا آگے proceed کریں گے ۔

Syed Iqbal Haider: With your permission, Sir, I move, this is a formality under the rules. Under Rule 36 I move a motion to enable me to present list of the proposed members of the Committees to be elected by this House and with you permission, Sir, I move that :

Committee No.1	Cabinet, Establishment and Management Services.
Committee No.2	Defence, Defence Production and Aviation.
Committee No.3	Commerce.
Committee No.4	Industries and Production.
Committee No.5	Communication and Railways.
Committee No.6	Water and Power.
Committee No.7	Petroluem and Natural Resources.
Committee No.8	Finance, Revenue & Economic Affairs and Statistics.
Committee No.9	Planning Development and Population Welfare.
Committee No.10	Foreign Affairs, Kashmir Affairs and Northern Areas.
Committee No.11	Interior Narcotics Control, States & Frontier Region.
Committee No.12	Information and Broadcasting.
Committee No.13	Cultural, Sports, Youth Affairs, Tourism and Women

Development.

Committee No.14 Education, Science and Technology

Committee No.15 Law, Justice and Parliamentary Affairs.

Committee No.16 Religious Affairs and Minority Affairs.

Committee No.17 Labour Manpower and Overseas Pakistanis.

Committee No.18 Food Agricultural and Live Stock.

Committee No.19 Local Government and Rural Development.

Committee No.20 Health, Special Education and Social Welfare.

Committee No.21- Works Environment and Urban Affairs may be formed as per the list of the members presented by the Leader of the House and the Leader of the Opposition to the Chairman of this august House.

Second is the Functional Committees.

Sir, I move that the Functional Committees -

No.1 on Government Assurances,

No.2 on the Problems of Less Developed Areas,

No.3 on Human Rights,.

No.4 on Rules of Procedure and Privilelges,

No.5 the House Committee be formed as per names of the honourable Members placed with the Chairman by the Leader of the House and the Leader of the Opposition and they be passed by this House.

I move further one more motion .

I move further that the certain vacancies, may be filled up by the respective group at a later stage and this House authorises the Chairman of the Senate to allow exchange or co-opting by the Members in different Committees with the permission of the concerned members

Mr. Acting Chairman. These three Motions have been moved by worthy Law Minister Syed Iqbal Haider on the Standing Committees of the Senate and Functional Committee of the Senate. I think in order to avoid repetition I am directly putting the motion as a whole. It has been moved that the certain vacancies, may be filled up by the respective group at a later stage and this House

authorises the Chairman of the Senate to allow exchange or co-opting by the Members in different Committees with the permission of the concerned members

(The motion was adopted)

Mr. Acting Chairman: The Standing Committees stand approved and the Members stand elected to various Committees, and the Chairman of the House may allow the swaping of the Committees. That has been done. Thank you, very much. So, anything else.

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔وہ تو ہو گیا ہے جی'

سید اقبال حیدر۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔Any thing else کوئی Call Attention Notice ہے۔

حافظ حسین احمد۔ میرا ہے۔

سید اشتیاق اظہر۔ سندھ کی صورت حال کے بارے میں جو بحث ہو رہی تھی' اس سلسلے میں مزید تقریریں ہونا تھیں اور پھر اس کا جواب دیا جانا تھا' اس کے بارے میں کیا فیصلہ ہوا ہے۔

CALL ATTENTION NOTICES

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ ابھی جاری ہے۔ Call Attention Notice جناب الیاس بلور صاحب کا ہے اور حافظ حسین احمد صاحب کا ہے۔ حافظ صاحب ارشاد فرمائیں۔

حافظ حسین احمد۔ جناب والا! میرا Call Attention Notice نا معلوم وائرس اور جراثیم سے متعلق ہے۔ ڈاکٹر صاحب! آپ توجہ فرمائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ڈاکٹر صاحب! توجہ فرمائیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! میں عرض کرتا ہوں--

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ پہلے ان کی بات سن لیں۔

حافظ حسین احمد۔ جناب والا! میں گزارش کرتا ہوں کہ کسی وقت ہم کپاس میں خود کفیل تھے۔ بلکہ ہم ایکسپورٹ بھی کرتے رہے ہیں لیکن آج صورت حال مختلف ہے کہ یہ کاٹن ہم ایکسپورٹ بھی کرتے ہیں اور امپورٹ بھی کر رہے ہیں۔ اس وقت ملتان ڈویژن خصوصاً لودھراں اور وہاڑی سب سے زیادہ کاٹن پیدا کرنے والے علاقے ہیں۔ اس میں کوئی آٹھ نو ماہ سے

ایک سفید مکھی کاٹن کے لئے سفید ہاتھی بن چکی ہے اور آج تک اس کی تشخیص نہیں ہو سکی کہ یہ کیا مرض ہے اور کون سا وائرس ہے یا یہ کون سا کیڑا ہے ۔ باقی مارکیٹ میں اس وقت جتنی بھی رس چوسنے والے کیڑے مکوڑوں کو مارنےوالی یا دیگر جراثیم کش ادویات موجود ہیں وہ تمام کی تمام اس وقت تک استعمال کی جا چکی ہیں لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا ہے بلکہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ اس کے علاوہ لوگوں نے دیسی بھی علاج کرائے ، کوئی سرسوں کے تیل سے انہوں نے دھویا ہے اور کوئی مٹی کا تیل ملا کر، جو ان کا اپنا دیہاتی طریقہ کار ہے۔لیکن اس میں سب سے افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ زراعت کے بڑے بڑے ادارے ہیں لیکن اب تک اس وائرس کی تشخیص بھی نہیں ہو سکی کہ یہ مرض کیا ہے اور کاٹن کے پودے کا کس طریقے سے چند دن میں یہ رس چوس لیتا ہے اور اس کے بعد یہ خشک ہو جاتاہے ؛ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت پوری کی پوری ایک فصل تو تباہ ہو چکی ہے اور دوسری فصل کے لئے بھی یہی صورت حال ہے ۔ تو اس بارے میں فوری طور پر کوئی اقدامات کئے جائیں۔ ورنہ ملتان ڈویژن اور لودھراں کے جو علاقے ہیں جو کاٹن کی پیداوار کے لئے مشہور ہیں ، وہاں پر لوگوں کی کروڑوں روپے کی فصلیں ضائع ہوں گی۔ ظاہر ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ملکی معیشت پر بھی اس کا برا اثر پڑے گا اور اقتصادی طور پر بھی اس کا نقصان ہو گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ڈاکٹر شیر افگن صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چئرمین حافظ صاحب نے جو نکات اٹھائے ہیں ان کا تفصیلاً جواب میرے پاس ہے اور وہ اگر ہیڈ فون لگا لیں اور ٹرانسلیشن سنیں تو بہتر ہو گا۔ چونکہ یہ ایک ریگولر پراسیس ہے جوگورنمنٹ نے کیا ہے ۔انگلش کا ترجمہ بھی کر سکتاہوں ۔ لیکن انگلش میں وہ sequence ہے اور ساری چیزیں آپ کو سمجھ آ جائیں گی۔ حافظ صاحب آپ انگلش سمجھتے ہیں۔ تب تو یہ ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ سب صاحب عقل و دانش یہاں پر بیٹھے ہیں جو کہ ایک دوسرے کی بات سمجھتے ہیں۔

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: Cotton production increased during the last decade appearing to the level of 12.....in 1991-92. In 1991 the crop was afflicted with leaf cul virus disease which affected 350,000 acres of land. The disease spread over an area of 3 lacs acres in 1992-93 bringing the production down to 9 million bales. The loss occurred mainly in the District of Multan, Vehari, Khan-e-Wal and Sahiwal. The areas around Mian Channu, Tibba Sultan and Talanba were the worst hit. In order to device crop management strategy a conference was held on 15th and 16th June, 1993 at Islamabad. It mainly focused

on issues relating to Cotton Leaf Cul virus on the basis of recommendations of the conference an action plan was formulated which was communicated to the Provinces and the concerned agencies for implementation. All necessary measures were also taken including campaign on electronic media and extensive efforts to contain the virus as well as for the proper crop management. Despite these measures the intensity of disease was low compared to last year but it extended to areas of Fasilabad Division, Districts of Okara and Sahiwal. The areas affected by the virus disease in Punjab are estimated at 7 lac acres. The Cotton Leaf Cul virus disease is transmitted by certain insects, white fly, from one plant to another. Cotton varieties such as S12, S14, CIM70 are very susceptible and plant growth is stunted if insect is at seedling stage. To control virus development introduction of resistance variety is the only and prominent stand CIM100, CAM1098 which have given good resistance under national condition And these varieties are in the final stages of valuation and they will be commercially available in two years time. The steps taken to protect the crop from virus are as under:

1-Viruse and its carrier have been identified

حافظ صاحب نےجو فرمایا تھا کہ carrier white fly اور اس کے وائرس کی identification
نہیں ہوئی تو وہ ہو چکی ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے variety susceptible
resistance to virus diseases یہ بھی طے ہو گیا ہے کہ کون سی کپاس کی قسم جو ہے
وہ affect ہوتی ہے وہ کل ----

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب ! کوئی خاص وائرس ہے ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ یہ آپ جانتے ہیں کہ وائرس دو قسم کی ہوتی ہے ۔ ایک جام اور دوسری وائرس ۔ virus is little than micro ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ایک سنڈی بھی لفظ استعمال ہوتا ہے ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔نہیں وہ تو کیرئیر ہے ۔ وہ جو white fly ہے ۔ it carries the virus from one plant to another تو اس وجہ سے white fly کیریئر ہے ۔ This is a technical thing آپ چونکہ پولیس میں رہے ہیں ۔ اس لئے آپ کو شاید یہ علم نہ ہو ۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں تو ان کو عالم سمجھتا ہوں ۔ علمیت کا اظہار فرما رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ انہوں نے خود پوچھا تھا علم کے لئے ۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ تو اس میں ورائیٹیز جو ہیں ان کے بارے میں حافظ صاحب کا ایک خصوصی تجسس تھا کہ ورائیٹیز بھی نہیں پہنچانی گئیں اور کاٹن کی وہ قسمیں جو زیادہ وائرس سے متاثر ہوتی ہیں۔ وہ بھی پہچان لی گئی ہیں اور جو resist کرتی ہیں جن میں resistance ہے وہ وائرس کے لئے وہ بھی پہچانی گئی ہیز

campaign through electronic and printed media to educate the growers for effective management of cotton crop against virus has been undertaken. For control of whitle fly carrier resistance against pesticides a project of integrated pest management has been launched

اصل میں پرابلم یہی ہے کہ جو ہمارے ہاں pesticides استعمال ہو رہے ہیں وہ resistant ہیں۔ white fly اس سے kill نہیں ہوتی۔ اس وجہ سے یہ wide-spread ہو گئی ہے۔ اس پر کوئی pesticide موثر نہیں ہوتا ، شروع میں جب یہ 1993 میں یہ detect ہوئی تھی تو اس وقت کنٹرول کر لیا جاتا تو اب یہ مسئلہ نہ ہوتا ۔ لیکن چونکہ وہ could not be eradicated by any pesticide اب اس کے لئے بھی We will try to ensure the suply of quarter field free of diseases, both public and private sectors have beenmotivated. اب اس میں پرابلم جو ہے جو بات سمجھنے کی ہے وہ یہ ہے کہ یہ وائرس جو ہے سیڈ میں گھس جاتا ہے اور یہ وائرس زندہ رہتا ہے جب بھی اس سے پلانٹ پیدا ہوگا ، it will grow and come out of it اور جب white fly آتی ہے اس کو suck کرتی ہے تو virus insect reaches in its stomach اور پھر جب وہ دوسرے پر جاتی ہے تو وہ vomits out and is introduces It at the other plant اب یہ پرابلم ہے اصل میں مسئلہ ہے سیڈ کے اندز

to ensure the supply of cotton seed free of disease both public and private sectros have been motivated. Plant diseas control is being established by t he Government of the Punjab. To strengthen the capability of the Cotton Research Institute a coordinated research project with(FAO's) assistance to develop a package of measure for the control of Leave cull Virus has been formulated. This food and Agriculture

organization جو کی ہے اس سے بھی coordinate ہو چکا ہے۔ تا کہ اس مصیبت سے نجات مل سکے۔

action plan for cotton crop for 94 and 95 againt virus problem have been developed

by the Government of the Punjab. Appropriate measures to control adulteration and indiscriminate pesticide are being undertaken.

جو دوائیں استعمال ہوتی رہی ہیں جہاں ان سے فائدہ ہونا چاہئے تھا اس کا نقصان بھی ہوا ہے۔

in use of any pesticide which was not effective also proved to be a bad rather a good thing Research work for evolving new varieties has been accelerated. Two new varieties, CIM. 1100and CIM-1098. Tolerance resistance to virus have been developed.

اس بیج کی دو قسمیں ہیں وہ develop کر لی گئی ہیں and are in the process of seed
multiplication اب اس کو بڑھانا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ پہلے جب ابتدائی مرحلوں میں تھوڑا سا
بیج پیدا کیا جاتا ہے۔ جو موثر ہوتا ہے تو اس کو بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے اس کے لئے

(huge amount is required. The Committee has to devise policy for a coordinated approach to Cotton Leave Virus during 1994-95 both at Federal and Provincial level have been constituted to monitor the implementation of short and long terms measures. The Government has constituted a ministerial committee to look into the matter relating to cotton. The committee has held meetings at high level with the experts and is taking appropriate steps to solve the problem confronting the farmers. A research group for cotton has been constituted under Task Force for Agriculture. The group is also thrashing out the whole issue on cotton and will make recommendations to improve the situtation.

حافظ حسین احمد۔ بالکل صحیح کہا لیکن آخر تک یہ پتہ نہیں چلا کہ وائرس ہے کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ کپاس کی فلاں قسم کو لگتی ہے۔ میں یہی گزارش کر رہا ہوں کہ ایک سال لگتا ہے کہ لگتی ہے یہ بھی پتہ نہیں کیوں۔ مذکر ہے یا مونث

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ وہ پوچھنا چاہتے ہیں یہی میں بات جاننے والا تھا کہ۔

حافظ حسین احمد۔ جناب اب تک ایک سال سے زائد ہو چکا ہے اس کی تشخیص نہیں ہوسکی ہے کہ یہ کون سا وائرس ہے۔ جراثیم ہے کیڑا مکوڑا ہے۔ سفید مکھی نہیں ہے یہ کوئی اور چیز ہے اس کی تشخیص ابھی تک نہیں ہو سکی ہے۔ وہ کہہ رہے کہ جناب فلاں قسم کی کپاس میں یہ کیڑا لگتا ہے۔ فلاں میں نہیں لگتا۔ کیا نہیں لگتا ہے اس کی تشخیص اب تک نہیں ہوئی ہے

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: There are two varieties of the germs, One is a bigger one known as germ, other is known as virus, little one. Now, he

should understand. There are microse, which can only be seen by the microscopic examination of high calibre . They have got specific action, mode of action either they produce certain anzymes or they do certain damages like that That is known as Leave Culler virus.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ سمجھ گئے ہیں thank you very much جی

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اب سمجھ آ گئی ہے

Mr. Acting Chairman: This brings us to conclusion of the debate.Raja Sahib.

Raja Muhammad Zafar-ul- Haq: Sir, before you read out the prorogation order, I on behalf of the Members of the Opposition would express gratitute to you for conducting the business of the House judiciously, pleasantly. We would also like to thank the officials of the Senate as well as all the workers who have made it possible. Because there have been sessions, even morning and evening. We are also grateful to the press for carrying the reports of the Senate properly, thank you very much.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much.

Syed Iqbal Haider: Sir, same are the feelings on behlaf of the Government. Sir, I do appreciate this precedent and tradition that the honourable Leader of the Opposition has made. We must acknowledge, I do appreciate the manner of conducting this House by you Sir, fully and it is a matter of satisfaction not only to all the Members, but also to the nation that we the politician despite our differences are able and competent and capable of conducting the business of the House in a proper, legal, constitutional and democratic manner. This is a very big point and I hope we will maintain the same atmosphere next week in the National Assembly. And I do appreciate the hard work of the Secretariat of the Senate and the Press who has been made to stay here for late hours and long working hours that we have established. Perhaps it is a good record and a good beginning and Insha Allah we will maintain the same in future also. Thank you very much to all the Members.

Mr Aftab Ahmed Sheikh: I am grateful to you Mr. Chairman because we are in this House for the last so many days. We have absolutely no complaints; you have been very kind to us, very patient, you have heard us in detail on every subject. We are thankful to you again Sir.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much.

میں اپنی جانب سے اور اپنے سکریٹریٹ کی جانب سے اور دیگر اصحاب ' جو تمام کارروائی میں ہمارے ساتھ شریک رہے ان کی جانب سے ایوان کے دونوں اطراف کے معزز سینٹر حضرات کا مشکور ہوں کہ انہوں نے جس صبر کا اور جس تدبر کا اظہار فرمایا وہ میرے لئے ایک تعلیم تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس طرح میری رہبری فرماتے رہیں گے تاکہ میں آپ کے ساتھ مل کر اس ایوان کو اور اس ایوان کی کارروائی کو اسی طرح آگے بڑھاتا رہوں اور ہم اس ایوان کے لئے ایک اچھی اور نیک روایت قائم کرتے رہیں۔ میں آپ دونوں حضرات' سید اقبال حیدر صاحب اور راجہ صاحب کا اور جناب شیخ صاحب کا اور تمام ممبر ان حضرات کا بےحدمشکور ہوں۔ بہت بہت شکریہ۔ میں اب صدر صاحب کا آرڈر پڑھتا ہوں۔

In exercise of the powers conferred by clause (1) of Article 54 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, the President hereby prorogues the Senate on the conclusion of its sitting on 26th May, 1994.

Sd/-.

(Farooq Ahmad Khan Leghari)

President

(The House was prorogued sine die)

PCPPI—683 (96) Senate—13-3-96—180.